مکان کے اندر باغ لگانے کی ترکیب

بقیہ فنون نمبر ۲ جلد ۴۳

دامن درختوں کے لیے مین درست کی ہوئی کیمیلیا آیوی ایونمیا اور گھر کے
باس کی پتیوں کی بیل لگانے کی سفارش کرتا ہوں - دیوار پر چڑھی ہوئی مرٹل بھی پر بہار ہوتی ہے
سدا بہار درخت گو شتون مین خصوصا انگریزی باغوں مین خوشنما نظر آتے ہین - مگر
ان زمانہ درخت قریب نادر ہو گئے ہین

مین حیران ہوں کہ لندن مین جو لوگ گرمی پیدا کرنے کا آلہ نہین چاہتے یا زیادہ تکلیف
وارا نہین کیا چاہتے وہ ایسے باغ کیوں نہین لگاتے جنکو ایک مرتبہ لگانے کی ضرورت
ہوتی ہے - اور کاہے ماہے آبپاشی کی - اگر ان مین پھول بھی نہ لگین تاہم مقابل کی چھت
اور مکان کے لیے ان کی سبزی ہی کافی معاونہ ہوگی -

(د) شیشہ کے خانہ مین جو ۳ فیٹ لمبا اور ۱۸ انچ چوڑا اور دو فیٹ اونچا ہو
دو یا تین مرٹل کے درخت نصب ہو سکتے ہین - اور انکے گرد ایک یا دو جرینیم سبزی کے لیے
اور ایک بگونیا کا درخت اور آیوی کی بیل چوٹی پر سایہ کے لیے کافی ہوتی ہین - اور کم از کم
ایک گملہ مائیڈن ہئر فرن اور ٹیرس (جو نہایت آسانی سے اُگ آتی ہے) اور
لیلو بوڈیم ڈینٹکولیٹم اور سلوفنی لوبم وغیرہ بیلوں کے انکے پاس لگا دینے چاہئین -
ان سے دس یا بارہ دائمی درختوں کے لیے جگہ ہو سکتی ہے - اس قد کے خانے مین ۱۸ پانچ
یا چھ انچ کے گملے سما سکتے ہین - اگر چار انچ کے گملے ہوں تو اور بھی زیادہ آجائینگے -
میری تجویز ہے - کہ جب دائمی درخت پک چکین تو چھوٹے برتنوں مین بہت سے درخت
لگا کر طیار کر لیے جائین - تاکہ جب ضرورت ہو - تو زیادہ پھولدار درخت لگا دیے جائین
یا جو خشک ہو جائین - انکی جگہہ یہ لگا دیے جائین -

اسقدر عرض و طول کے خانہ کے لیے بارہ ڈیڑھ درجن پھولدار درختوں کی ضرورت ہے۔

(۶) ایک باغ کے لیے اعلیٰ درجہ کا آسان انتظام درکار ہوتا ہے۔ پھولوں سے زیادہ گملوں کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ چونکہ یہ گملے بہت ہوتے ہیں اسلیے کم بجھ دانائی کے ساتھ رکھنے سے خوب سبز پتیاں نکلتی ہیں۔ جب ان میں کلیاں نکل آتی ہیں تو وہ زیادہ مناسب جگہہ میں اٹھاکر رکھ دیے جاتے ہیں۔ تو اس چندروزہ تبدیلی سے کوئی بڑا فائدہ نہیں ہوتا۔

(۷) میں یہاں سے سدا بہار درختوں کی فہرست درج کرتا ہوں۔ جو بالاخانوں اور پھول کی گملیوں اور باغوں میں لگانے لائق ہیں۔

ہر قسم کے مرٹل۔ جرینیم اور دیگر سبز پتیوں کے درختوں کی پرورش کی ترکیب نہایت آسان ہے۔ جب تک درخت جلدی جلدی بڑھتا ہو خوب پانی دیے جاؤ تاکہ پتی نہ گرنے پائے۔ جب آہستہ آہستہ بڑھے۔ تو تھوڑا پانی دو۔ اگر وہ درخت چند ہفتہ تک گرمی میں ایسی چھت یا بالاخانہ پر جہاں دھوپ خوب تپتی یا چمکتی ہو رکھے جاسکیں۔ یا باغ میں ایک ٹکٹی پر یا کوئلہ کی راکھ کے کیاری میں رہ سکیں۔ تو وہ خوب درست اور مضبوط ہوجائینگے۔ جب انکو وہاں سے اٹھاکر اندر رکھ لیا جائیگا۔ تو پھر بہت کم پانی دینے کی ضرورت رہجائیگی۔ خصوصاً جبکہ وہ نم بالو پر رکھ دیے جائینگے۔

(۸) پتوں پر اگر گرد یا دھواں جم جائے۔ تو انکو اوپر نیچے دونوں طرف سے گرم پانی سے دھو ڈالنا چاہیے۔ اس سے خوبصورتی اور صفائی بڑھ جائیگی۔ یہ بھی ضرور ہے۔ کہ گاہے ماہے سطح کی مٹی کو گوڑ دیا جائے۔ تاکہ مٹی پھلپلی ہوجائے۔ تازہ مٹی بھی چڑھادیجایا کرے۔ جب مرٹل سال میں دو مرتبہ اس طرحپر درست کردیا جایا کرے تو اسکو دوسرے بڑے گملے (کونڈے) کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میرے چند درخت ۴ ا۔ انچھ بلند جنمیں خوب گھنے پتے لگے ہوئے ہیں صرف ۵ یا ۶ انچھ قطر کے گملوں میں ہیں

درخت فرن۔ موس اور بگونیا کی کاشت کا تذکرہ علیحدہ کیا جائیگا۔ قواعد جنکا میں اب ذکر کرتا ہوں۔ صرف سخت قسم کے پودوں سے متعلق ہیں۔

ان عام اشاروں اور ہدایتوں کو ختم کرنے میں مجھے پھر دوبارہ یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ کل منظر کی خوبصورتی زیادہ تر درختوں کی صحت اور سدابہار پودوں کی کثرت پر منحصر ہے۔ یہ ہر موسم میں درست بنے رہتے ہیں۔ اور ہر سال ان مقامات میں زیادہ مضبوطی کے ساتھ جڑ پکڑتے جاتے ہیں۔ جہاں وہ ایسی زیبایش اور رونق بنائے رہتے ہیں۔

باب دوم

موسمی پودے

(۱) دسمبر۔ جنوری۔ فروری۔ گملہ دار اگدے اپودے

جیسمین سکیم۔ سپیریکا۔ نارسیس۔ ان کھول ٹیولپ سرخ وسفید و گلابی گھاس سرخ اسٹروٹروپ۔ کروکس۔ ہاسنتھ ہر قسم کے رنگ کا۔ سیکلمن۔ انہیں خصوصاً سرخ رنگ۔ ایمین ایپنینا شامل ہیں شروع بہار میں لگائے جاتے ہیں۔ بگونیا فکسیوڈس جسکی جھکی ہوئی کلیان مثل سرخ مونگے کے معلوم ہوتے ہیں۔ اور خوشنما جھکی ہوئی شاخیں نہایت خوبصورت ہوتی ہیں۔ اور دیگر قسم کے بگونیا گرمی میں لگائے جاتے ہیں۔ فچیا سر مٹیا فولیا۔ اور ڈمیانہ اور چینی گلاب جو ماہ جون سے نہ پھولے ہوں یا بہار میں لگائی گئے ہوں۔ اپی پھیلیم ڈوٹزیا گریلس۔ جریبنیم۔ پلارگونیم۔ ہیلوٹروپ (جو خزاں میں پھولتا ہے) پریمولا سفید (جو گرم وتر اور ہلکی و ہموار زمین میں خوب اگتا ہے اور جب وہ تنہا ہوتا ہے تو نہایت مضبوط ہوتا ہے) ممولوس۔ موسیچیا یعنی درخت مسک بھی اسی قسم کے درختوں میں شامل ہیں۔ آخر الذکر پودے کے لیے ایک ہی گملا برسوں تک کافی ہوتا ہے۔ جون اور

اور جولائی میں ان میں پودے جوڑ دینے چاہئیں ۔ اور نومبر میں گرمی اور نرمی سے ان کو درست کر لینا چاہیے ۔

علاوہ برین سیلی ۔ لوبلیا ۔ کروٹلا کلوکیا موسم گرما سے اگایا جاتا ہے ۔ ہگنائٹ ماد جولائی میں بویا جاتا ہے ۔ اور جلد پھوٹنے سے باز رکھا جاتا ہے ۔ وہ نہایت خوبصورت پیدا ہوتا ہے ۔ اور اگانے میں نہایت عزیز و خوشنما معلوم دیتا ہے ۔

کریسنتھم ابتک پھولتا ہے ۔ مختلف قسم کے ٹرڈیلوم ۔ سدا بہار کارنیشن اور دیگر اقسام کے گلابی انابولین اور ہندوستانی یا چینی گلابی پودے ذرا گرمی دینے پر تمام موسم سرما تک پھولتے رہتے ہیں

ہیتھ (یا ایریکا) کو بلا جھونکے کی ہوا کی ضرورت رہتی ہے ۔ اسکو بالا تری کبھی نہ رکھنا چاہیے ۔ ڈفنس کیمپلس اور خوبصورت ازالا مدت تک زیست اور خوبصورت رکھے جا سکتے ہیں ۔ ایپاکرس اپرسیا اور چھوٹا سودرس اور لیک جو خوشنما ہوتی ہیں ۔ مگر تقریبا بے پتے ہوتے ہیں ۔ مگر فرن اور کلوروڈیم ۔ جرینیم اور الوسیاسٹر بوڈور نوں سرخ اور نیلگی رنگ کے خوب بلندی تک اگے ہیں ۔

دونوں بڑے اور چھوٹے پتے کے مرٹل اب نصف کبھی نظر نہیں آتے ۔ سدا گلاب نارنگی ۔ اور جرینیم اس قسم کی پتی کے درخت جو مجھے نہایت پیارے معلوم ہوتے ہیں دستیاب ہو سکتے ہیں ۔ اموی بیل کسی سایہ دار گوشہ میں لگانے کے لائق ہوتی ہے پھولوں میں ہر شخص کی پسند علیحدہ ہوتی ہے ۔ یہ سب پودے خوبصورت اور شیریں مشہور ہیں ۔ ہر شخص کو اختیار ہے ۔ کہ ان میں سے جسکو وہ پسند کرے اپنے ہاں لگائے ۔

(۲) مارچ سے اپریل سے مئی تک

یہ وہی ہیں جو ماہ فروری میں پھوٹتے ہیں مگر اب زیادہ پھول لانے لگتے ہیں ان مہینوں میں گانٹھدار جڑوں کے درخت (اگڑے) ٹولپ ۔ ہیاسنتھ نارسسی

موئکل اور جنگلی سوسن - انیمون - سکیمن - رننکولس بھی اُگتے ہین -

پرمیولا - اور پکولا کی کاشت اب بھی نہین ہوتی جیسکہ چاہیے - ڈوڈنیا اور

چینی گلاب - فیچیا - اور خوبصورت گلوبوسا جسکے نہایت عزیز ہے - جرینیم - پلارگونیم

- ہیلوٹروپ - وربنیس - کالسیولیریا - کارنیشن - ازالا - ہیتھ - کمیلا - ڈیفنس

خصوصًا اوڈورٹیا - وربینا (جسکی پتی خوشبودار ہوتی ہے) اور ٹرل - جیریینیم جو ہمیشہ

سرسبز رہتے ہین - اور فرن جو گملون وغیرہ مین لگائے جاتے ہین - اِس موسم

مین اُگنے والے درختون مین سے ہین - نازک وڈرف - زرد پرمرفرز - پیری ونکل کی

بلو بیل - انیمون کو دیکھکر ہمین جنگل کی یاد آجاتی ہے - یہ سب سایہ مین خوب

اُگتے ہین - انکو زیادہ خشک ہوا اور دھوپ کی حاجت نہین ہوتی - علاوہ انکے

اکیا - جینشا - روڈوڈنڈرنس - نموپھیلا انسگنس جو چمکیلا نیلا ہوتا ہے - اور

رم اور مکناٹ جو کبھی تنہا رہنا پسند نہین کرتا اسی موسم مین لگائے جاتے ہین

مادھوی کے درخت نکلنے شروع ہوتے ہین - دیوار کے پھول اگرچہ بہت سستے ہین

مگر تاہم ان مین خوشبو ایسی ہوتی ہے کہ جسکے باعث وہ قابل قدر ہوتے ہین -

ڈیولیٹ پھلواری کے درخت کا یہان ذکر نہین کرتا - کیونکہ لندن مین اسکا

بدرستی رکھنا دشوار ہے - اسکو دھوپ کی زیادہ ضرورت نہین ہوتی - تھوڑا پانی روز

چاہیے - اور گملے کو تر باد مین رکھنا مناسب ہوتا ہے - اسکو ہوا اور روشنی دینا ضرور

ہوتا ہے - مرجھائے ہوئے پتے اور پھول کو فورًا نکال ڈالنا چاہیے -

(۳) جون - جولائی - اگست - سپٹمبر - اکتوبر - نومبر

وہ کون پھول ہین - جواب نہ پھوٹینگے ؟ ان ایام کے پھوٹنے والے

درختون مین سے حسب ذیل ہین - گلاب - جرینیم - وربینا - ہیلوٹروپ - اکیلیفنی

بگونیا - کارنیشن - پانسی - بڑی سفید سوسن - اور خوبصورت لیلیم [illegible]

جو جیپان کی ایک قسم مین سے ہے۔ گلکس۔ کمپینولا۔ لوبلیا اور ٹروپولم دو آخر الذکر کی ڈالیان لٹکتی ہوئی نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہین۔ بیل فرن جسمین اڈنیٹم کیونیٹم بھی شامل ہے سب سے عمدہ ہوتی ہے۔

پھیلنے والی بیلون مین جو اس موسم مین اُگتی ہین۔ زیادہ قابل لحاظ یہ ہین پیشن فلور۔ کلسیمپیا (جسمین وہ خوبصورت سفید یا نیلا یا کنولوس بھی شامل ہے) اور بھی سکل یا لونیسرا۔ کلیمٹس۔ انگور۔ کوبا اسکنڈنس۔ موزنڈیسر اور کئی اقسام کے گلاب۔ بنکسیا۔ ارسٹایر۔ ہودگا۔ مکارٹنی۔

ان مہینون کے درمیان محنت مرجھائے ہوئے پھولونکو دُور کرتے رہنے اور چند کو قلم کرنیسنتھم۔ اور سُرخ جرینیم کو جلد پھوٹنے سے باز رکھنے سے ماہ نوامبر مین بکثرت پھول پھوٹ آتے ہین۔

نوامبر (دسے) مہینا سب مہینون مین نہایت پریشان ویرانہ اور اُداس ہے اگر ذرا معمولی احتیاط کیجائے تو اسمین بکثرت پھول پیدا ہوسکتے ہین۔ انیمون جو ماہ فبروری (فوروری) مین بو یا جاتا ہے۔ اور جیپان کے سوس جب ذرا دیر کر لگائی جائین۔ اور سڈم سیبولڈے جسکی گلابی لمبی شاخین ہوتی ہین۔ اور جو ڈلیا مین لگانے سے نہایت پر بہار معلوم ہوتا ہے۔ اس ماہ مین بخوبی پھول سکتے ہین۔ تین ڈلیان اس ترتیب سے کہ درمیان مین فرن اور دونون طرف سیڈم اور نیلا لوبیلیا ہو تو نہایت پُرفضا نمایان ہوتے ہین۔

پھر رنگین کرسنتھم اور کچھ باقی بچا ہوا جرینیم۔ ہیلوٹروپ کی باقی شاخین۔ اور مگناٹ جو بائی سے بیج رہا ہو اس موسم کے پھول ہین۔ اور چینی گلاب بھی رہتا ہے۔ تو کوئی خانہ بغیر پھول اور کوئی سبز مکان اُداس اور بے رونق نہین رہ سکتا ہے۔

باقی دارد (م) ک ن

پنجاب میں ریشم کے کیڑے پالنے کا بیان

مضمون ذیل مادھو پور پنجاب کے کارخانہ دار مسٹر ای ایف تیلی صاحب گماشتہ فرم کمپنی سوداگران ریشم بریڈ فورڈ کا لکھا ہوا ہے۔

ریشم مختلف اقسام کے کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جو بہت قسم کے درختوں کی پتیاں کھاتے ہیں۔ اس قطع زمین کو اس قسم کے کیڑے سے سروکار ہے جو توت کی پتی کھاتا ہے۔ اور جسکو بومبکس یا موریٹے کہتے ہیں۔ بومبکس علم حیوانات سے متعلق ہے۔ اور موریٹے لفظ کے معنی توت ہے۔

توت کے درخت بہت قسم کے ہوتے ہیں۔ چینی توت سب سے زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ دیسی توت کی بہ نسبت اس میں جلد تر پتیاں آجاتی ہیں جسکی باعث کیڑے بہت جلد انڈوں سے نکل آتے ہیں۔ اور انکا ریشم بھی گرمی شروع ہونے کے قبل طیار ہو جاتا ہے۔

اگر مناسب اور پر منافع حاصل کرنے کی خواہش ہو تو لازم ہے کہ اول بخوبی توت کے درخت لگائے جائیں۔ اور مناسب طور پر پرورش کیے جائیں۔ ایک ایکڑ زمین جسمیں توت کے درخت ۴ گز لمبائی اور ۵ گز چوڑائی میں لگائے جائیں پاو سیر عمدہ انڈے سے ۵ سو پونڈ (یا اڑھائی سو سیر) کوئے ریشم کے طیار کرانے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ درخت خوب سرسبز اور شاداب رہیں ۱۲ سو فیٹ زمین کیڑوں کے پالنے کے لیے اقدر درکار ہوتی ہے۔ کیڑوں کے پالنے کا ایک گھر ۲ سو ۱۵ روپیہ کے صرف سے طیار ہو سکتا ہے۔ ایک ایکڑ زمین جب خوب صاف کیجاوے۔ اور جب درخت لگائے جائیں۔ اور گرد خندق کھودی جاوے۔ تو ۱۰۰ روپے صرف ہوتا ہے۔ اور ۵ اونس یا پاو سیر عمدہ انڈوں میں ۴۰ روپے خرچ

ہوتے ہین - اسیلیے کل ۳سو۵۰ روپے کا سرمایہ ایک چھوٹے باغ کے لیے درکار
ہوتا ہے - ایسے باغ مین ۵سو پونڈ ریشم کے کوئے پیدا ہوسکتے ہین جنکی ڈیڑھ سو روپیہ
قیمت ہوتی ہے - اور چونکہ کیڑون کو کھلانے وغیرہ کا صرفہ ۳۰ روپے سے زیادہ نہین
ہوتا - اسیلیے مبلغ ۱۲۰ کا صاف منافع ہوتا ہے

اب مین کیڑون کا پالنے کے بیان شروع کرتا ہون - جب توت کے درختون
مین کونپلین (نرم پتیان) نکلنی شروع ہون - تو انڈون کو دو چھوٹے خوانچون
پر رکھ دینا چاہیے - یہ خوانچے نہایت سادہ طور پر بنائے جاسکتے ہین - وہ چار
پتلے لکڑی کے ٹکڑون کے ایک فیٹ لمبے اور ڈیڑھ انچ چوڑے مربع کی شکل کے بنائے جاتے
ہین - اور پیندے ململ یا دوسرے دیسی کپڑے یا کاغذ سے منڈھ دیئے جاتے ہین
ایک خوانچے مین نصف چھٹانک انڈے بفراغت رکھے جاتے ہین - ان کو پالنے
کے مکان مین الماریان لگا کر ان مین رکھ دینا چاہیے - وہ کمرہ ۷۰ درجے فارنہیٹ
تھرمامیٹر کے مطابق گرم رہنا چاہیے - اس طور آٹھ سے پندرہ روز تک رکھنے سے
انڈون سے کیڑے نکلنے لگتے ہین - جب انڈے پھوٹنے لگین - تو نرم نرم پتیان
انکے اوپر رکھ دینی چاہیئین - کیڑے خود پتون اور باریک ڈالیون کے اوپر چڑھ آئینگے
اس صورت مین انکو نہایت احتیاط سے اٹھا کر باریک چٹائی کے خونچون پر رکھ دو
کٹے ہوئے توت کے پتون کو نہایت آہستگی سے وہان رکھ دو - تاکہ وہ ان باریک کتری
ہوئی پتیون کو کھانا شروع کردین - پتے ہمیشہ کاٹ کر بہت سہولت سے دینے چاہیئین
کیونکہ کیڑے درخت کی بہ نسبت مکان مین چلنے کے لیے کم آزاد رہتے ہین کٹے ہوئے
پتون پر بہت جلد چڑھ جاتے ہین - اور کٹی ہوئی ہونے سے پتے برابر تقسیم ہوجاتے ہین -
پتون کو نوچ کر نہ کاٹنا چاہیے - بلکہ چاقو سے برابر کاٹنا مناسب ہے - کاٹنے کے
وقت یہ بھی احتیاط رکھو - کہ چاقو مین کسی قسم کی گندگی نہ لگی ہو - ہر روز کی پتیون پر

تاریخ کا نشان کاغذ پر لکھ کر لگا دیا کرو۔ اور ان کو دوسرے روز کے پتون سے
علیحدہ رکھو۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ جب گریز کرنے کا وقت آئیگا تو اگر ایک سی
عمر کے کیڑے ساتھ نہ رکھے جائینگے۔ تو بہت چھوٹی پتون کے نیچے دب جائینگے
چند تو کھاتے رہینگے۔ مگر اکثر دب جانے کے باعث نہ چل سکینگے۔ اور نہ کھا سکینگے
انجام کار مر جائینگے۔ تاریخ دیکھ لینے سے مالک باغ ایک عمر کے کیڑون کو
ایک ساتھ رکھے گا۔ وہ سب ایکبارگی اور ایک ساتھ گریز کرینگے۔ اور
سب ایک ساتھ رہکر ایک ساتھ کھانا شروع کرینگے۔ مختلف تاریخ کے
کیڑون کو ایک ساتھ رکھنے کا ایک فائدہ یہ اور ہے۔ کہ کل خوان کے کیڑے
جو اپنے کوئے کو ایک ساتھ کاتنا شروع کرکے ایک ساتھ ختم کرینگے۔

اول سولہ روز تک یعنی اول گریز تک کیڑون کو کترے ہوئے پتّے کھلانا چاہیے
اور ہر تیسرے روز پتّے صاف کرنے کے لیے ان کو ہٹا دینا چاہیے۔ ان کو
تھوڑا کم پتّے دو۔ اور دن مین بارہ مرتبہ اور اتنے ہی مرتبہ شب کو بھی۔

دوسرے مرتبہ گریز کرنے پر ثابت پتّے دو۔ اور خوب کثرت سے دو۔ اب
اس حالت مین ہر روز چھ مرتبہ پتّے دو۔ اور اتنے ہی مرتبہ رات کو بھی۔ ۲۴ روز
کے ہونے پر کیڑے پھر کھال یا کینچلی جھاڑینگے۔ اور تین روز تک بلا حس وحرکت
پڑے رہینگے۔ اسکے بعد ان کو نہایت ہوشیاری اور آہستگی سے دوسرے
خوان یا الماری پر ہٹا کر لیجاؤ۔ اور نہایت تازہ پتّے خوب کھلاؤ۔ پھر ۳۵ روز
کے ہونے پر وے گریز کرینگے۔ اور حسب دستور تین روز تک بے حس وحرکت
پڑے رہینگے۔ پھر وہی کارروائی کرو جیسے اول مرتبہ کی تھی۔ اور انکو غذا
خوب شکم سیر کرکے کھلاؤ۔ چوتھے مرتبہ گریز کرنے کے روز سے کاتنے تک کیڑے
قد مین بہت بڑہنے لگتے ہین۔ اس حالت مین انکے لیے زیادہ جگہہ اور خورش کی

حاجت ہوتی ہے۔ سات آٹھ روز میں کیڑوں کا رنگ زردی مائل چکنا ہو جاتا
ہے۔ اگر سفید ریشم کے کیڑے ہوں۔ تو چکنا سفید رنگ ہو جاتا ہے۔ اب وہ ریشم
کاتنے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اسوقت سرکی کے خانہ بنا کر جنمیں مربع کی شکل
کے سوراخ بنے ہوں۔ پتیوں کے اوپر رکھنا چاہیئے۔ کیڑے تیار ہو کر ان سوراخوں
میں جا کر ریشم کے کوئے بنینگے۔ اس گرنے کے وقت سے کوئے کے ہٹانے تک
چار روز کی مہلت ہونی چاہیئے۔ تاکہ کیڑے کوئے کو بدرستی طیار کر لیں۔
کرم پیلہ کی صورت میں تبدیل ہوتا ہے۔ ناپختہ کیڑے سبزی مائل رنگ کے
ہوتے ہیں خصوصاً سر پر۔ پختہ کیڑے کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر ناپختہ کھاتے
رہتے ہیں۔

چھوٹے کارخانہ میں کاتنے کے بکس استعمال میں لائے جاتے ہیں۔
وہ بکس ۳ فیٹ طول میں اور ۲ فیٹ عرض میں ہوتے ہیں۔ اور ان میں
مربع کی صورت کے سوراخ بنے ہوتے ہیں۔ جب کیڑے پختہ ہو جائیں۔ تو انکو
نہایت آہستگی سے اٹھا کر ان سوراخوں میں رکھ دو۔ جب سب سوراخوں میں
کیڑے رکھے جا چکیں۔ تو بکس (صندوق) کو نہایت آہستگی کے ساتھ ڈھک دیا جائے
تاکہ کیڑے رینگ کر اپنے سوراخ سے دوسرے میں نہ چلے جائیں۔ دو کیڑے
ایک سوراخ میں اگر ایک ساتھ رکھ دیئے جائینگے۔ تو وہ ملکر ریشم بنینگے
جو الجھا ہوا ہونے کے باعث کسی مصرف کا نہ ہوگا۔ اور اسکی کچھ قیمت نہ آئیگی
ایک کاتنے کا بکس اگرچہ زیادہ صرف سے طیار ہوتا ہے۔ لیکن اگر
احتیاط سے رکھا جائے تو برسوں درست بنا رہتا ہے۔ انکو دیواروں پر
جھکی ہوئی صورت میں لگا دینا چاہیئے۔ اور انکو شیشم کی لکڑی کا بنانا چاہیئے۔
دیسی لوگ کیڑوں کو گرنے دینے کے بعد توت کی چھوٹی شاخوں پر

رکھدیتے ہین - وہان کیڑے حسب دلخواہ بہ تنگ کر پتے چرتے ہین - اِس طور
تازہ پتّی دار ٹہنیان اِن کو دیجاتی ہین - چہارم گریز کے وقت تک جبکہ کیڑے
ریشم کاتنے کو طیار ہو جاتے ہین - ڈالیون کا ڈھیر تین چار فیٹ بلند ہو جاتا ہے
ننھی شاخ رکھے جانے پر کیڑے اسپر چڑھ جاتے ہین - اور وہان ریشم
کے کوئے کاتتے ہین - یہ ترکیب نہایت ناقص ہے - اِسکی وجہ سے فصل
ماری پڑتی ہے - اِس سے کیڑون مین مرض پیدا ہوتا ہے جسکے باعث وہ مرجاتے
ہین - کیڑون کی غلاظت وکثافت اور پتون کا چورا اور سڑی ہوئی ڈالیون کو
ایک جا رہنے دینے سے کیڑون مین بیماری پیدا ہو جاتی ہے - جس سے وہ مرجاتے
ہین - گورداسپور مین ناکامیابی ہونے کی یہی وجہ ہے - کیڑے جو زندہ
بھی رہتے ہین اور ریشم بنتے ہین اُن مین بھی کچھ بیماری قائم رہتی ہے -
کسیقدر کیڑے جو پتنگے ہونے تک زندہ رہتے ہین انڈے رکھتے ہین -
جنسے کمزور کیڑے پیدا ہوتے ہین - جب یہ ننھے کیڑے ریشم کاتنے کے درجہ
کو پہونچتے ہین تب وہ ریشم نہین کات سکتے - اسکی وجہ یہ ہے - کہ اول شروع
مین اُنکا جسم کمزور تھا - اور نہ سڑے ہوئے پتون اور ڈالیون کی بدبو کو وہ
برداشت کر سکتے ہین - اِس سڑنے والے مادہ سے گرمی و مُضر بخارات
پیدا ہوتے ہین - لہذا کیڑون کے گرد کی ہوا زہر آلود ہو جاتی ہے -

کیڑون کے رہنے کے مکان مین تنکون تک کو نہ رہنے دینا چاہیے
جہانتک ممکن ہو مکان کو صاف اور ستھرا رکھنا چاہیے - شروع سے اخیر
تک وہان کوئی ناگوار بو نہ آنے دینا چاہیے - وہان ہمیشہ ایک خالی الماری
رکھنی ضرور ہے - تاکہ گریز کرنے پر کیڑون کو اُٹھا کر وہان رکھدیا جاوے جبکہ
اُنکی الماری صاف ہو - تو کل غلاظت و سڑے ہوئے پتے وغیرہ صرف الماری

سے نہ نکال لینے چاہئیں - بلکہ مکان کے پاس تک رہنے دین -
پالنے کی کارروائی کے درمیان جب موسم زیادہ گرم و خشک ہوجائے تو دن مین دو مرتبہ فرش پر پانی چھڑک دینا چاہیئے - تاکہ مکان بخوبی تر اور سرد بنا رہے - مکان کے ٹھنڈے رہنے سے کیڑے بخوبی تندرست اور موٹے تازے بنے رہینگے -

یہ کیڑے دونون وقت دن اور رات کو کھایا کرتے ہین - لہذا ان کو دونون وقت خورش کے لیے پتے دینے چاہئیں - صبح کو اسوقت تک پتے درختون سے نہ توڑو - جب تک شبنم خشک نہ ہوجاے - اگر پتے بارش سے زیادہ بھیگے ہون - تو اول انکو بخوبی خشک کر کے صاف کرو - پھر کیڑون کو کھانے کے لیے دو -

ریشم کے کیڑے سات سات یا آٹھ آٹھ روز بعد پوست یا کھال یا کینچلی بدلتے ہین - ہر مرتبہ ان کو زیادہ زیادہ فاصلہ سے بفراغت رکھنا لازم ہے کیونکہ انکا قد زیادہ بڑھ جاتا ہے - زیادہ جگہ دینے سے وہ بترتیب آرام کے ساتھ رہتے ہین - چونکہ وہ ہر مرتبہ گریز کرنے پر قد مین بڑھ جاتے ہین - لہذا قدرت ان کی ترقی کے سامان بتدریج مہیا کرتی رہتی ہے -

ریشم کے کیڑے کے کینچلی اتارنے کا وقت پہچاننا آسان ہے - جب وہ وقت آتا ہے - تو وہ کیڑے بلا حس و حرکت ہوجاتے ہین - اور کھانا بند ہوجاتا ہے تب گندہ زردی مائل رنگ ہوجاتا ہے - جب کینچلی اتار چکتا ہے - تو اخیر کھانے کی کمی کو اب زیادہ کھانے سے پورا کر لیتا ہے - گریز کرنے مین جو تبدلات ہوتے ہین وہ تین روز سے زیادہ عرصہ نہین لیتے - مگر وقت کا زیادہ ہونا گرمی اور سردی پر منحصر ہوتا ہے - گرمی مین وقت کم ہوجاتا ہے اور سردی مین بڑھ جاتا ہے - باقی آیندہ

آلو کی تاریخ

تتمہ مضمون مطبوعہ فنون نمبر ۱

پیٹر سیزیکا نے اپنی کتاب مطبوعہ ۱۵۵۳ء مین بیان کیا ہے۔ کہ باشندگان کیوٹو اس چیز کو غذا کے طور پر استعمال مین لاتے تھے اور وہ اسکو پاپس کے نام سے پکارتے تھے۔ کلوزیس کا خیال ہے۔ کہ یہ پودا وہ ہے جو انکو مقام فلینڈرس سے ملا تھا۔ اس قیاس کی تصدیق دوسرے سیاحون کے بیانات سے بھی ہوتی ہے ان تصنیفون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالباً آلو اوائل مین کیوٹو کے پہاڑی حصے سے یورپ مین لایا گیا ہے۔ اور چونکہ اس زمانہ مین بالکل اہل اسپین کا تسلط تھا پس کوئی شک نہین کہ وہ اوائل ہی مین اسپین آیا تھا۔ لیکن چونکہ ملک مین استعمال ہوتے ہوتے ایک زمانہ درکار تھا۔ اور اسکے بعد اٹلی مین اسکی ایسی شہرت کے لیے کہ اسکا نام بھی بدل لیا جاتا ضرور کچھ زمانہ صرف ہوا ہوگا۔ اسلیے اس بات کے یقین کرنے کی یہ ایک وجہ پائی جاتی ہے۔ کہ آلو یورپ مین آنے کے کئی برس بعد کلوزیس مین گیا ہوگا۔

جنوبی امریکہ مین اس چیز کو پاپس اور ورجینا مین اوپناک کہتے ہین۔ پس آلو کا نام تھا ہرا اسوجہ سے رکھا گیا۔ کہ وہ بٹاٹا یعنی میٹھے آلو (شکرقند یعنی رتالو) سے مشابہ تھا اور سنہ ۱۶۰۰ء تک ضرور اسکا نام ورجینا پوٹیٹو رہا۔

بعض مصنفون نے لکھا ہے۔ کہ آلو کو پہلے پہل سر فرانسس ڈریک نے جنوبی سمندرون مین دریافت کیا تھا۔ اور دوسرے لوگ کہتے ہین۔ کہ انگلستان مین سر جان ہاکنس اسکو لائے تھے لیکن دونون صورتون مین جس پودے کا ذکر کیا گیا ہے وہ شکرقند ہی ہے۔ اور انگلستان مین بطور ایک لذیذ شئے کے عرصہ سے اسکا رواج تھا۔ میٹھا آلو بمقدار کثیر اسپین اور کناریز سے لایا جاتا تھا۔

اور لوگ اسکو مقوی خیال کرتے تھے۔ چنانچہ شکسپیر نے میری "وائوز آف ونزر" مین جہان اور قیاسی میوون وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ وہان اسکا بھی نام لیا ہے۔

سٹھیے آلو خاصکر رائل اکسچینج کے قریب اُن لوگون کے ہاتھ بیچے جاتے تھے جو انکی مشطہرہ صفتوں کے مقر تھے۔ اُس زمانہ کے ناٹکون مین اس بات کا اکثر کنایہ کیا گیا ہے۔ چونکہ اسپین اور رگال مین بہت پیشتر سے آمد و رفت ہونے لگی تھی اس وجہ سے ہم قیاس کر سکتے ہین۔ کہ آئرلینڈ مین پہلے ہی سے براہ راست اسپین کا آلو آنے لگا ہو۔

سارگوچری

سارگو ایک قسم کی جوار ہے۔ جو ہندوستان مین چین سے ۱۸۵۱ء مین آئی تھی۔ ہندوستان مین اسکی کاشت روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ اسکے بونے مین کئی فائدے ہین۔ جنکے باعث کاشتکار خواہش سے بونے پر متوجہ ہوتے جاتے ہین۔ اگر سرکاری طور پر اسکی کاشت اور طیاری اور گوڑ بنانے وغیرہ کے طریقہ سے تمام دیہات کے کاشتکارون کو آگاہ کیا جاے۔ اور تحصیلدارون کی کچہری کے ذریعہ سے تخم ارزان قیمت پر دیا جاے۔ تو بہت جلد سارگو مثل مشرقی افریقہ کے ہندوستان مین بھی ہونے لگے۔ مندرجہ ذیل سارگوچری کے فوائد اسکے ہر دلعزیز بنانے کیلیے کافی ہین۔

(۱) سارگو سے مویشی کے لیے چارہ ملتا ہے۔ اور پہلی بار بحساب فی بیگھہ ۵۵ من سبز چارہ حاصل ہوتا ہے۔

(۲) نیشکر کے بونے کے لیے عمدہ زمین اور آبپاشی اور زیادہ مزدوری کی ضرورت پڑتی ہے۔ سارگو ہر قسم کی زمین مین ہو سکتی ہے۔ بلکہ آبپاشی کی اسکو ضرورت ہی

نہیں پڑتی۔

(۳) کھیت مین فقط ۳ مہینے فصل کھڑی رہتی ہے۔

(۴) اناج انسان کی غذا کے لیے۔

(۵) ڈنٹھل کو کولھو مین پیلنے (پیلنا پیلنے) سے مثل نیشکر کے رس نکلتا ہے جس سے گوڑ بنتا ہے۔

(۶) کولھو سے نکلا ہوا ٹھڈ مویشی کی غذا ہوتا ہے۔ پتے اور اگوے بھی۔

(۷) رس کھٹا ہو جانے سے شراب بن سکتی ہے۔

(۸) پکنے وقت بیجون سے سرکہ بنتا ہے۔

گورنمنٹ کے کانپور کے فارم کی رپورٹ ۱۸۹۳ء اسکے مفید ہونے کی شاہد ہے جسکا بیان ہے کہ سارگو کے بونے مین ۴۲ روپے فی ایکڑ کے حساب سے خرچ پڑتا ہے اور تقریبًا ۱۳۳ روپے پیداوار کی قیمت ہوتی ہے۔ یعنی فی ایکڑ ۹۱ روپے کا نفع ہوتا ہے۔ نیشکر کے ایک ایکڑ کا صرف ۹۶ اور قیمت پیداوار ۱۱۰ روپے ہوتی ہے یعنی ۱۴ روپے کا منافع فی ایکڑ ہوتا ہے۔

خیال کرنا چاہیے کہ نیشکر کے ایک ایکڑ پر ۹۶ روپے لگے۔ اور ۱۱۰ کا مال پیدا ہوا جس سے ۱۴ روپے ملے۔ اور زمین سال بھر تک رکی رہی۔ برخلاف اسکے سارگو کے ایک ایکڑ پر ۴۲ روپے لگا کر ۹۱ روپے نفع حاصل کیا۔ اور زمین بہت جلد خالی ہوگئی۔ اگر دوسرے الفاظ سے کہا جاے۔ تو یون کہا سکتا ہے۔ کہ نیشکر کے مقابلہ مین سارگو بونے سے کاشتکار کو چوگنا نفع ہے۔

اسکے بونے کا طریقہ مثل دیسی جوار کے ہے۔ اور شروع برسات مین عمومًا بوتے ہین۔ تاکہ شروع جاڑے کے موسم مین رس نکالکر گوڑ بنانا شروع کیا جاے۔

کوئلہ

اگر کسی عمدہ اور مجوزہ پر ریل کے توسیع کی تدبیر کیگئی ہوتی - تو آج ہندوستان مین ریل کی شکل جال کیطرح بچھی ہوئی ہوتی - جس سے نہ صرف فوجی مقاصد پورے ہوتے بلکہ تدبیر زراعتی ملک کی بھی پیمانہ مساوات مین آجاتی - یعنی ریل ایک ضلع کی زائد پیداوار کو اس ضلع مین باسانی لیجاتی - جہان پیداوار کم ہوتی - بشرطیکہ محصول سرکاری و باربرداری اسقدر کم ہوتا کہ اُس مقام کی قیمت خرید پر بہت ہی تھوڑا مصرف بڑھتا - جہانسے وہ شئے برآمد کیجاتی - فی الحال یہ کیفیت ہے - کہ اگر چاول یا اور کوئی غلہ کسی ایسی جگہہ نہایت کثرت سے پیدا ہو جو ریل سے صرف ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے - تو یہ زیادتی پیداوار بالکل فضول جاتی ہے - کیونکہ باربرداری چھکڑے گاری (بنڈی) کا کرایہ اسقدر لگتا ہے - کہ دوسری جگہہ اسکو لیجاکر فروخت کرنا آسان نہین ہوتا -

یہ قاعدہ کی بات ہے - کہ ریل کی کمپنیان کرایہ کے کم کرنے مین جمہور انام کی مرضی کے موافق کام کرنے پر خوش ہین - لیکن اسکا کیا علاج کرین - کہ کوئلہ انکو نہایت مہنگا ملتا ہے - فی الحقیقت درآمدی کوئلہ باہر کا معمولی قیمت پر فروخت نہین ہوسکتا - پس اس امر کی شکایت ہے - کہ اس ملک کی قوت پیداوار کوئلہ کو ذرا کام مین نہین لایا جاتا اگرچہ سلطنت ہذا ہر لیڈنگ جورنل (یعنی نامی اخبار نے) گورنمنٹ کی توجہ کو بارہا اس طرف مبذول کرنا چاہا - مثلاً ریاست ریوان ہی مین کروڑون من کوئلے کے ذخیرے (اور کوئلہ بھی کیسا نہایت اعلیٰ اور عمدہ قسم کا) مزے سے چھپے پڑے ہین نہ کوئی نکالتا ہے نہ کوئی کھودتا ہے - اور ریل کی کمپنیان کوئلہ کے لیے گویا بھوکی مرتی ہین -

ہم کو معلوم ہوا ہے - کہ ایک شاخ ایسٹ انڈیا ریلوے کی کٹنی سے ۸۰ میل

پانی بھر کر رکھ دیتے ہین۔ تو صبح تک پانی جمکر برف ہوجاتا ہے۔ اسکا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ
پانی بھاپ ہوکر خوب اُڑ جاتا ہے جسکے باعث پانی ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ اور اسکے
سواے پانی کی گرمی روشنی کیطرح لمعہ ریزی سے چارون طرف نکلتی جاتی ہے۔

پس ان سببون سے پانی کی گرمی اسقدر کم ہوجاتی ہے کہ وہ جم جاتا ہے۔ گھونس
اس غرض سے بچھاتے ہین کہ زمین کی گرمی پانی تک نہ پہونچے۔ اوپر کے بیانات سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی ٹھنڈا کرنے کے لیے دو خاص طریقے ہین۔ ایک تو یہ کہ پانی
کو ایسی حالت مین رکھین کہ بغیر بہت گرم کیے آسانی سے خوب بھاپ نکلتی ہے۔
جسکی عام مثال پانی کو کوزہ مین اور اوس مین رکھدینی ہے۔ دوسری یہ کہ پانی کو
کسی ٹھنڈی چیز کے ساتھ رکھنے سے کہ اسکی گرمی اُس چیز مین کچھ آجائے اور پانی
ٹھنڈا ہوجائے۔ یہ دونون تدبیرین کام مین آتی ہین۔

(۱) گندھک کے تیزاب اور چونے کے ستو مین یہ خاصیت ہے کہ وہ پانی کی
بھاپ کو بہت سوکھ سکتے ہین۔ اسلیے اگر ایک چھچھلے برتن مین پانی اور دوسرے
چھچھلے برتن مین گندھک کا تیزاب یا چونے کا ستو بھرکر ایک دوسرے کے پاس رکھکر
اس طور پر چارون طرف سے ڈھک دیوین۔ کہ وہ باہر کی ہوا سے بالکل الگ ہوجاوین
تو اندر کی ہوا کے پانی کو تیزاب یا ستو سوکھا دیگا۔ اسلیے برتن کے پانی سے بھاپ برابر
نکلتی جائیگی اور پانی ٹھنڈا ہوگا۔ تیزاب کو آبالنے سے اور ستو کو دھوپ مین
یا آنچ پر رکھنے سے انکا پانی نکلجائیگا۔ اور پہلے کے موافق کارگر ہوگا۔

(۲) دوسرا طریقہ ہے پانی ٹھنڈا کرنے کی سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے
کہ خوب پسا ہوا نوشادر ایک حصہ۔ اور خوب پسا ہوا شورہ دو حصہ لیکر ایک
دوسرے کے ساتھ خوب ملا دو۔ اور اسے کسی مٹی یا لکڑی کے برتن مین بھرکر اس
مصالحہ کے پانی مین اس طرح ڈبا دو۔ کہ اسکے ظرف کا تھوڑا سا حصہ پانی کے باہر نکلا رہے

تھوڑی دیر میں پانی خوب ٹھنڈا ہو جائیگا۔ اگر حسب خواہ نہ ہو۔ تو تھوڑا سا نوشادر اور شورہ کی بکنی پانی میں اور ڈال دو۔ اگر پانی کو بہت ہی ٹھنڈا کرنا یا برف جمانا منظور ہو۔ تو جتنی نوشادر اور شورے کی بکنی پانی میں ڈالی گئی ہے۔ اتنی ہی عمدہ سجی کی بکنی اس پانی کے ساتھ اچھی طرح ملا دو۔ جتنا پانی ہے اتنے ہی وزن کی سجی ملانے سے نقصان نہیں ہوتا۔ اگر سجی پانی میں نہ ڈالی جائے۔ تو استعمال کے بعد اس پانی کو جسمیں نوشادر اور شورہ گھلا ہے سکھا کر جو بچ رہے اسے پیسکر پھر پانی میں ڈالکر اور پانی ٹھنڈا کر سکتے ہیں۔

لوسن اور گنی گھانس کا بیان

موسم گرما میں مویشی کی چرائی کے واسطے گنی گھانس سے بڑھکر اور کوئی چارا نہیں ہے۔ یہ بکریوں۔ گایوں۔ بھینسوں وغیرہ کے لیے نہایت نفیس غذا ہے جس سے دودھ بڑھتا ہے۔ اور بے روگ ہے۔ ایک کھیت ۵۔ ایکڑ کا تھا جسمیں گنی گھانس بوئی گئی تھی۔ جسکا خرچ یہ ہے۔

	روپیہ
پانی ڈالنے کے لیے چار مزدوروں کی سال بھر کی تنخواہ	۱۴۰
زائد مزدور نلائی وغیرہ کے لیے اور کھات ڈالنے کی اجرت	۳۱۷
پانی کھینچنے کے بیلوں کی اجرت	۱۸۰
جملہ لاگت	۶۳۷

یعنی فی ایکڑ ۱۳۷ روپیہ صرفہ ہوا۔

آمد

۱۷۲ ٹن گنی گھانس پیدا ہوئی بحساب فی ٹن ۱۰ روپے قیمتی	۱۷۲۰
۲¼ ٹن لوسن بحساب فی ٹن ۲۲ روپیے ۴ قیمتی	۵۰
جملہ	۱۷۷۰

یعنی ۳۵۳ روپئے فی ایکڑ پیداوار ہوئی۔
اسمین کھات کی قیمت محسوب نہین کی گئی۔ کیونکہ گندہ نالہ کھیت سے قریب تھا
اسکی مٹی کھات کے طور پر ڈالدیگئی تھی۔

۱۸۹۸ء مین ایک اور مقام پر گنی گھانس بوئی گئی تھی جسکی زمین ۸۲۱ گز
مربع تھی۔ پہلی بار ۱۲ جولائی کو چلایا گیا۔ اپریل مین پانس (کھات) ڈالا۔ مئی اور
ماہ ستمبر مین دو بار آبپاشی کی گئی۔ اور تاریخ کے مہینے مین گھانس کاٹی گئی۔
کٹائی مین ۴ روپیہ ۵ آنے لگے۔ اور اسکی بکری سے ایک سو ۱۲ روپیہ
فی ایکڑ کے حساب سے وصول ہوئے۔ یعنی فی ایکڑ ایک سو ۸ روپیہ ۱۱ آنے فی ایکڑ
کے حساب سے منافع ہوا۔ جو قابل اطمینان ہے۔

ایک بار گنی بونے کے بعد سوائے کھات اور پانی دینے کے پھر کوئی
لاگت لگانی یا محنت کرنی نہین پڑتی۔ ایک صاحب نے ہمکو اطلاع دی ہے کہ
پہلے گنی بوکر اپریل سے جولائی تک فقط ایک پانی دیا تھا۔ تسپر بھی سرسبزی
مین کوئی خلل واقع نہین ہوا۔ لیکن ماہ جولائی سے اگست تک آبپاشی نہ ہونیکے
باعث سے کچھ فرق معلوم دیا۔ ان درختون کی جڑین پہلے سال کمزور اور کم طاقت
ہوتی ہین لیکن دوسرے برس طاقتور ہوجاتی ہین جتنی کہ زمین کے اندر سے خود
پانی چوس لیتی ہین۔ یہ گھانس تمام ہندوستان مین ایک ہی ہے۔ جو تمام ملک مین
مطبوع اور مفید ثابت ہوئی ہے۔ یہ گھانس قحط کے زمانہ مین بھی غالباً نہایت
کارآمد رہسکتی اور اپنی فصل کے چارے سے مویشی کو ہلاکت و فاقہ کشی سے بچاسکتی ہے
اسکے بونے کے لیے ہمارے نزدیک مندرجہ ذیل مقامات مناسب ہین۔
نالون اور نہرون اور گولون۔ راجپوتون کی پٹریون پر۔ تالابون۔ جوہڑون (
گنتون) کی کنارون اور مینڈونپر۔ ان مقامات پر اسکا بونا بہت مناسب ہے۔

اور بہتر ہے کہ اسکا درخت خود اپنی جڑ کے ذریعہ سے قریب کے پانی کو زمین
سے کھینچکر اپنی غذا بنائیگا - اور پھر یہ پرسے آبپاشی کا محتاج نہ رہیگا -

---

احاطہ پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازیخان کے لفٹننٹ کرنل لنس صاحب بہادر
کمانڈر انچیف نے ۳ - اگست ۱۸۸۳ع میں رپورٹ کی تھی کہ جب اوائل میں ضلع
ڈیرہ غازیخان میں لوسن گھانس کا رواج ہوا - تو گھوڑوں کے کھلانے کے لیے جاڑے
کے موسم میں چارے کی بڑی قلت تھی - اور جو کچھ چارا میسر آتا تھا وہ بہت خراب ہوتا تھا
اسوقت اوسکا چارا بھی ناقص پیدا ہوتا تھا - یہ حالت دیکھکر تجویز کی گئی
کہ لوسن گھانس پھر نئے سر سے بوئی جاے - پس ایک نامعقول ناہموار رقبہ
اسی تجربہ کی تکمیل کے لیے منتخب کیا - جسمیں کوڑا کرکٹ اور کانٹے وغیرہ بکثرت تھے
یہ رقبہ کیمپ کے ایک بازو تھا - اس رقبہ میں ایک چاہ کھدوایا - اور اسیوقت
زمین کو صاف کراکر طیار کیا - اس رقبے کی زمین ایک ہی قسم کی نہ تھی - بلکہ کئی قسم کی
جو درخت لگانے اور زراعت کرنے کے ناقابل تھی - اسی زمین کی نسبت ایک
تجربہ کار مسن شخص نے بیان کیا تھا - کہ یہاں یہ گھانس ہرگز عمدہ پیدا نہ ہوگی - جسپر
بڑے بڑے افسروں نے اتفاق کا ووٹ دیا تھا - اور اس زمین کا نام ناقص یا ناکارہ
رکھدیا تھا - مگر میں نے ہل چلواکر زمین کو درست کرایا - اور قندھار - بمبئی - شہر سبی
سے تخم منگواکر بویا - جنمیں سے بمبئی کا تخم عمدہ نکلا - اور خوب پھلا پھولا -

اس ڈیرہ غازیخان کی آب و ہوا کی تاثیر سے پایا جاتا ہے - کہ سواے ماہ ستمبر
اور اکتوبر کے لوسن گھانس تمام سال فصل دیتی رہتی ہے - لیکن گرم ہواسے بھی
پیداوار کم ہوتی ہے - اور موسم گرما میں کیڑے بھی اسکو نقصان پہونچاتے ہیں -
انکا علاج یہی ہے - کہ تمام گھانس کاٹ ڈالیں - اور کھیت میں راکھ (خاکستر) بچھا دیں

پانی برسنے ہی کیڑے غارت ہوجاتے ہین - اور نئے اُسکے واسطے درخت عمدہ پیدا ہوتے ہین - ہر کٹائی کے بعد کھات اور پانی بخوبی دینا چاہیئے -

پچھلے سال زمین مین ایک فٹ گہرا ہل چلایا گیا اور ۴ - انچھ اونچا پانس ڈالا گیا تھا - اِس سال زمین بہت عمدہ پیداوار ہوئی - افغانستان مین ایک بار کا بویا ہوا تخم تین برس تک کافی ہے - لیکن اس ملک مین ہر سال از سرِ نو بونا بہتر ثابت ہوتا ہے - لیکن محنت کی بچت کی نظر سے دو برس تک رکھ سکتے ہین - جسکے باعث تخم اور مزدوری کی کفایت ہوتی ہے -

گنی گھانس یہانکی آب و ہوا کے اعتبار سے پانچ مہینے تک رہ سکتی ہے - اور ہر مہینے ۵۰ من فی بیگھہ کے حساب سے سبز چارا دیسکتی ہے لیکن مجکو امید ہے - کہ اِس سے زیادہ عمدہ زمین اور گرم موسم مین پیدا ہوسکتی ہے -

ایک گھوڑے کے لیے دس سیر کٹا ہوئی لوسن اور دو سیر بھوسا عمدہ خوراک ایک روز کی ہے - اور گنی گھاس ۲۰ سیر روزانہ - موسم گرما مین گنی گھانس لوسن سے بہتر ہے - کیونکہ لوسن کسیقدر گرم تاثیر رکھتی ہے -

"ڈپٹی کمشنر ملتان نے رپورٹ کی ہے - کہ لوسن سے گنی گھانس بہتر ہے - کیونکہ وہ موسم سرما مین نہین سوکھتی - گنی گھانس تخم اور پود (پنیری) سے ہوسکتی ہے یہ گھانس سخت اور ہر زمین مین ہو سکتی ہے لیکن پانی چاہیئے - لوسن سے زیادہ جلد پھیلتی ہے - گھوڑے گنی کو برغبت تمام نوش کرکے موٹے تازے ہوتے ہین - ہمارے ہان گنی کی ایک سال کے اندر ۸ کٹائیان ہوئین -"

مسٹر بن ہیلین لکھتے ہین - کہ لوسن صرف نرم زمین مین عمدہ پیدا ہوتی ہے کیونکہ اُسکی جڑین نرم زمین مین بآزادی تمام خوب پھیلتی ہین - اِسکو قطار (پانت) مین بونا چاہیے جسکا فاصلہ ڈیڑھ فیٹ ہو - پانی دونون قطارون کے بیچ کی نالی مین

دو گڑ ادو - اتنا پانی نہ دینا چاہیے - کہ پتے بھیگ جائیں - پانی کی ساتھ ہی کھات (ایرو) دو - تاکہ پانی کی ساتھ کھات جڑ مین سرایت کر جائے - لوسن بڑی بڑی کیاریوں مین بونے اور زیادہ پانی دینے سے خراب ہو جاتی ہے - کیونکہ جب پتے پانی مین بھیگینگے - اور سورج کی گرمی اُنپر اثر ہوگی - تو خراب بھاپ کھیت کو نقصان پہونچائیگی

ممالک مغربی و شمالی سے ایک صاحب لکھتے ہین - کہ گنی گھاس کے لیے زمین نرم اور عمدہ ہونی چاہیئے - مگر امید ہے - کہ ہر ایک قسم کی زمین مین ہو سکتا ہے لیکن مذکرہ بالا مین افضلتر پیداوار ہوتی ہے - کھات دینے کے بعد ہل چلانا چاہیے - تاکہ زمین مین کھات مل جائے پھر کیاریان بناؤ جنکی ۱۲ سے ۱۸ فیٹ چوڑائی اور لمبائی پانی دینے کے آرام کے لیے ہو - تخم دو انچ گہرا زمین مین بوؤ - اور ہر ایک کا فاصلہ ۲ فیٹ رکھنا چاہیے - اگر بارش نہو - تو پانی دو جسکی مقدار ہفتہ مین دو بار پانی برسنے تک ہے زمین کی نلائی کرکے خود رو گھاس پات کو نہ بڑھنے دو - جب تک کہ درخت ۱۸ - انچ بلند ہون - گنی کے تخم بہت چھوٹے اور نرم ہوتے ہین - اگر نلائی نہ کیجائیگی - تو درخت جلد جل جائینگے - بعد ۱۸ - انچ ہونے کے اگر جنگلی درخت اُگین - تو کچھ پرواہ نہین - اگر موسم اچھا ہے - تو اگست کے شروع مین کٹائی کی قابل کھیت ہو جاتا ہے اور وسط ستمبر مین گھانس کی گری لگانے کے لائق ہو جاتا ہے - ایکبار درخت بوکر برسون تک بے فکری ہو جاتی ہے - ان فقط پانی اور پالش (سار یا کھات) ہمیشہ دینا چاہیے - موسم گرما مین پانی کی زیادہ حفاظت کرو - اسکی جڑ کو کھود کر یا ٹکڑے ٹکڑے کرکے نئے درخت لگا سکتے ہین - اس طریقہ سے ہر موسم مین نئے درخت لگا سکتے ہین لیکن پانی حسب ضرورت دینے کا بندوبست پہلے کر لیا جاسے اگر تخم (یا پودا) تھوڑا ہو اور زمین زیادہ - تو کچھ فاصلہ پر خیال نہ کرو - بو دینے کے بعد درخت پھیل کر تمام کھیت بھر دینگے - اور اگر تخم زیادہ ہو اور زمین کم

تو گنجان بو دو۔ لیکن ۱/۲ انچ سے کم نہ بو ئو۔"

منتی اشیا کا درختونپر قائم مقام

تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نیلی (منتی) اشیا درختون مین ڈالنے سے اُن کی سرسبزی بڑھتی ہے۔ لیکن خاص خاص درختونپر علیحدہ ہی اثر ہوتا ہے جسکے باعث بڑی دقت پڑتی ہے۔ بعض حالتون مین نقصان بھی ہوجاتا ہے۔ اسلئے مندرجہ ذیل نسخہ نہایت مفید ناظرین کو بتلایا جاتا ہے جسکو استعمال کرکے بہت فائدہ اُٹھائینگے ۔۔ ڈیڑھ پاؤ صابون کو ایک گیلن پانی مین گھولو۔ گھلنے کے لیے ذرا گرم کرو۔ اس پانی کو درختون پر چھڑکو اور جڑ مین ڈالو۔

ہمنے جب تجربہ کیا تو پہلے تو کچھ اثر نہ معلوم ہوا لیکن چار روز کے بعد درخت صاف ہوگیا اور کیڑون کا نشان تک نہ رہا۔ صابون کا نیمگرم پانی درختونپر چھڑک کر پھر اُنپر سرد پانی ڈالا گیا۔ جسکا نتیجہ حسب دلخواہ پایا۔ اسکے استعمال سے چیونٹیون۔ مچھرون وغیرہ سے درخت بچ سکتے ہین۔

کونڈون (گملون) کی صفائی

اکثر لوگ کونڈون (گملون) کو صاف نہین رکھتے جسکے باعث اُسکے اندر کے درخت بیمار ہوجاتے ہین۔ اُسمین کائی (جم جاتی ہے۔ اور اُسکی مٹی سُراق ہے۔ ہوا ناقص ہوجاتی ہے۔ درختون کے لیے کونڈے ایسے لو جنکے کنارے موٹے ہون۔ درختون کو ہمیشہ ایک ہی کونڈے مین نہ رکھو۔ بلکہ ہمیشہ بدلتے رہو۔ اور کونڈون کو صاف کرتے رہو۔ اگر ممکن ہو۔ تو مٹی بدلتے رہا کرو۔ ورنہ اوپر کی مٹی اوتارنے اور صاف کرنے سے درخت درُست ہوجاتا ہے۔

درخت کے دھونے کی یہ ترکیب ہے کہ اول سرد پانی سے بھگو دو
دو گھنٹے کے بعد گرم پانی سے دھو ڈالو۔ پھر گھانس سے دھو۔ اگر اس سے
بھی صاف نہ ہو۔ تو برش سے صاف کرو۔

گوبر کی پتلی کھات

پھلواری کے درختوں میں ولایت کے لوگ گوبر کی خشک کھات نہیں ڈالتے
بلکہ پانی میں گوبر گھولکر ڈالتے ہیں۔ جہاں گوبر کی کھات ڈالتے ہیں۔ بلکہ اسکے فوائد
سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ پھلواری کی کیاریوں میں بعض لوگ بہت کھات گوبر
کی ڈالدیتے ہیں جو اسکے حق میں مضر ہے۔ گوبر کو پانی میں ملاکر دینا چاہیے
نہایت مفید ہے۔

کھات کلیاں نکلنے کے قریب دو۔ اگر جاڑے کے مہینے میں نہ دو۔ کیونکہ
اس وقت درختوں کا اگنا اور بڑھنا بند ہوجاتا ہے۔ اگر گوبر کا پانس دوگے
تو درخت جلد بڑھتا رہیگا۔ اور بیج پکنے کا زمانہ دور ہوجائیگا۔ جو بہتر نہیں ہے
اگر پھول لینا چاہتے ہو۔ تو کلیاں نکلنے کے وقت گوبر کی کھات دو۔ گلاب کے درخت
کی جڑ میں گوبر کا پانس دینے سے خوب سرسبز ہوتا اور بڑے بڑے پھول دینے
لگتا ہے۔

میوہ جات کے درختوں میں زیادہ گوبر دینے سے پھل کم پیدا ہوتے ہیں
جو پھل لگتے ہیں وہ پھیکے اور بے مزہ ہوتے ہیں۔

کھات دینے کے لیے عمدہ ترکیب یہ ہے۔ کہ پیڑ کے قریب ایک چھید (سوراخ)
کرو جسکا قطر ۳ انچ اور گہرا ۱۲ سے ۱۸ انچ ہو۔ اس سوراخ میں رقیق
کھات بھردو۔ جب ہوا میں خشکی ہو۔ تو بہت پتلا پانس دو۔ ہر دو تین ہفتے کھات دیا کرو

ماہ جون کی ترکاریان

اس مہینے مین جوار اور راسی وغیرہ کے سوا کوئی انگریزی ترکاری نہین ہو سکتے۔ یہ مہینا گرم ہے۔ درختون کو خوب پانی دو۔ سلری کالیفلاور س۔ مروس۔ لیٹوس کو جو ماہ گذشتہ مین بوئے گئے تھے زیادہ پانی دو۔ تاکہ برسات کے موسم مین وہ طیاری کے قریب آجائین۔

اسپرگس کی بیل کے بیچ مین سے گھاس اور کانٹے پتے وغیرہ نکال ڈالو۔ اور بالکل صاف کر دو۔ کڈنی بینس (قسم پھلی) وسط ماہ مین بوؤ۔ تاکہ آیندہ جبکہ پہلے بوئے ہوئے بیج ہون یہ کام آئے۔ براکولی کے درخت کو وسط ماہ مین بوؤ۔ کالیفلاور اور گوبی بوؤ۔ شکر کدو۔ ٹوماٹو (ولایتی بینگن) کیپ سیکم کو پانی بافراط دو۔ سلری بوؤ۔ اسکی حفاظت دیسی مالیون سے پوری طرح نہین ہوتی۔ اسکا بیج زمین مین بو کر پھر اکھاڑنا نہ چاہیے۔ وہین رہنے دو۔ اگر اکھاڑنا ہی ہو تو جلد اکھاڑ کر گاڑ دو۔ دوسری جگہ لگاتے ہی اسپر راکھ ڈالدو۔ اس مہینے مین گول مٹر (بٹانا) بھی بویا جاسکتا ہے لیکن شبنم اسکو نقصان پہونچاتی ہے۔ پیاز۔ گاجر۔ کیرس۔ انڈلو بوؤ۔ میٹھی مولی درست کی ہوئی زمین مین بوؤ لیکن ایک قطار مین۔ اسکے بیچ کی قطار مین کوٹے یا راکھ بھر دو۔ ہر قسم کے تخم چھدرے چھدرے بوؤ۔ تاکہ درخت عمدہ طور پر اگ سکین۔

ماہ جون کی پھلواری

کریسنتھمم (گل داؤدی) کی قلمون کو جو لگائی گئی تھین علیحدہ علیحدہ گونڈون (گملون) مین جماکر بارگشن ہونے تک سایہ مین رکھو۔ اُن گونڈون کو جو سایہ مین نہ ہون پانی برس چکنے کے بعد سخت چیز پر رکھو۔ تاکہ کیڑے نہ لگین۔ گرم ممالک مین پیدا ہونیوالے

درختونکے قلم اس مہینے مین لگائے جا سکتے ہین۔ برسات مین درختون کی جڑون
کے قریب پانی نہ ٹھہرنے دو۔ کیاریان کھود کر صاف رکھو۔ روشون کو صاف کردو
گھانس وغیرہ نہ جمنے دو۔ جو درخت خود کھڑے نہین ہو سکتے اُنکو لکڑی سے باندھدو
جو درخت بہت اونچے نہ ہون اُنکے سوکھے ساکھے پتے نوچ ڈالو جس ڈالی مین
پھول آچکے ہون اُنکو کاٹ ڈالو۔ لیکن جن ڈالیون سے پھول لینے ہون۔ اُن کو
نہ تراشو۔ شام کے وقت سدا بہار درختون کو برابر پانی دیتے رہو۔ کریسنتھیمم
دگل داودی) کزاریس۔ پلرگونیم۔ چینی گلاب۔ وربینا وغیرہ کی قلمین بھی لگا سکتے
ہو۔ بیلون کے جھڑے ہوئے پتے نکالکر جگہہ صاف کردو۔

درختونکے کیڑے مارنیکا علاج

امسال ولایت مین پھولونکے درختون پر کیڑون کا بڑا حملہ ہوا لیکن اُنکا دفعیہ
تمباکو کے پانی کو پچکاری مین بھرکر درختون پر مارنے سے ہوا۔

ونیلا کو بوو بڑا قیمتی درخت ہے

جناب مرشد پیران صاحب قبلہ نے ہمکو اپریل کے اخیر مین مطلع کیا تھا۔ کہ
وُنیلا (یا ونےلا) ایک بیل ہے جسکے پتے سا ذج کے پتون سے مشابہت رکھتے
ہین۔ اسکے پھول (جو ہر پھلی کے سر پر لگے ہوتے ہین) نر پھول کی ڈنڈی مادہ
پھول کی ڈنڈی مین پہناتے ہین تو مادہ پھول کی پھلی مین تخم پیدا ہوتے ہین۔ اور
وہ تخم نہایت گران قیمت سے بکتے ہین اور یورپ مین سکے ماکولات مین مصالحہ
کے طور پر خوشبو پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہین۔ چندروز ہوئے ہینے ایک
انگریز سے سُنا تھا۔ کہ یہ بیل اگر ایک ایکڑ مین کاشت کیجائے۔ تو ۵ ہزار روپے

کی سالانہ پیداوار ہو سکتی ہے - مجکو اُسوقت سے اِسکی از حد جستجو تھی - بارے اب دو پھلیان دستیاب ہوئین - جنکو مین اپنے احباب ساکن چک مگلور کے دیکھنے کے لیے روانہ کیا ہون - وے دیکھ کر اُن پھلیون کو آپ کے پاس بھیجدینگے - اسکے دیگر حالات دریافت کرنے کے لیے زراعتی مدرسہ مدراس کے ہیڈ ماسٹر کو لکھا تھا غالباً اور حالات بھی ہیڈ ماسٹر صاحب کی چھٹی سے دریافت ہوجاوینگے -

حال کی ڈاک مین ہیڈ ماسٹر صاحب کی چھٹی بھی پہونچی - جسکا خلاصہ یہ ہے - کہ " ونیلا کی بیل کی لمبائی ۹ انچھ سے ۱۲ تک ہوتی ہے - اور موٹائی پاؤ انچھ سے زیادہ نہین ہوتی - تمام ڈالیان سیاہ روغنی بیج سے مثل مرہم کے بھری رہتی ہین - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار اور بدمزہ ذائقہ ہے - ایسا ذائقہ کسی درخت مین نہین پایا گیا - یہ گرم مصالحہ کے طور پر خوشبو کے لیے یورپ مین برتتے ہین - تمام انگریزی کھانون مین اسکا استعمال کیا جاتا ہے - چونکہ اسکی قیمت گران ہے - اسلیے یہان عموماً انگریزی کھانون مین اسکا استعمال نہین ہوتا - اسکے نام سے ایک اور رقم دیگر کا مصالحہ کام مین آتا ہے - اور بازارون مین یہی دستیاب ہوتا ہے -

ایڈیٹر ایک سال کا عرصہ ہوا - کہ ہمارے ایجنٹ شعیدنہ سیلون نے ہم سے اسکی تعریف کی تھی - اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کے ناظرین رسالہ سے کوئی صاحب اسکا بونا چاہین - تو مین بحفاظت بھیج سکونگا سیلون سے حیدرآباد تک براہ مدراس دو سو درخت کا صندوق ڈیڑھ سو روپے مین آسکتا ہے - یہ درخت بالکل ننھے ننھے نہین بلکہ دوسرے برس بار آور ہو سکتے ہین - افسوس ہے - کہ پھر کوئی موقع ایسا نہ ملا کہ اسکے حالات اور طریق کاشت سے ناظرین کو آگاہ کرکے اُن کی توجہ کو اسکی طرف مبذول کرایا جاتا چنانچہ اب مولانا سید مرشد پیران صاحب کافی پلانٹر نے پھر تحریک کی ہے لہذا امید ہے - کہ ونیلا کے پورے پورے حالات سے ناظرین محروم نہ رہینگے -

اسکاٹ لینڈ کا نشت سیلون سے غالباً بہتر ملسکیگا - کیونکہ وہان پر اسکی کاشت کیجاتی ہے - اور وہانسے قریب کے جزائر مین اسکے درخت بھیجے گئے ہین - تاکہ اسکی زراعت کو ترقی ہو -

آم کا مصالحہ

دو تجربہ کارون نے امتحان کرکے یہ بات مسلم ٹھہرا دی ہے کہ آم کے درخت کی جڑ مین گوبر کی کھاد دینے کے عوض آدمی کی ہڈیون کا چورا اگر دیا جاے تو نہایت مفید ہے - بمبئی کے آمون کا مزا جو ناقص ہوگیا ہے - غالباً انکو یہی ہڈی کا چورا دینا بہتر ہوگا -

متفرقات

انگریزی رسالہ مین لکھا گیا ہے کہ محنتی لوگون کو چھاچ کا پینا مفید ہے - بخار والے بھی اسکے پینے سے صحت پاتے ہین ہیضہ کے واسطے تو اسکا پینا اکسیر ہے - یہ بیماری بخار اور گرمی مین ہوتی ہے -

چاء - اکثر باورچی دیگ ہمیشہ پانی گرم رکھتے ہین - جب چاء بنانی ہوتی ہے - تو اسی مین سے پانی لیکر چاء کی پتیان ڈالدیتے ہین - پس یہ پانی دوبارہ جوش کھاکر بدمزا ہو جاتا ہے - لہذا لازم ہے کہ ہمیشہ تازہ سرد پانی چاء کے لیے استعمال کیا جاوے -

لعل - یونائیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) مین ایک کھان سے ایک لعل نکلا ہے جسکا وزن آدھ سیر ہے - ابتک زیادہ سے زیادہ پاؤ بھر تک کے دستیاب ہوئے ہین لیکن یہ سب سے بڑھ گیا -

سنکونا - کورگ مین سنکونا کی کاشت جس امید پر شروع کیگئی تھی - وہ پوری نہ ہوئی شاید اسکا یہ باعث معلوم ہوتا ہے - کہ جن مین سنکونا بوئی گئی ان کھیتون مین پہلے کافی بوئی گئی تھی جسکی وجہ سے زمین کمزور اور کم طاقت ہوگئی تھی - اگرچہ بہت درخت سوکھ گئے - مگر جو درخت اب باقی ہین

فصلِ مکا (مکئی) امریکہ رپورٹ

بابت ۱۲۹۲ فصلی

مندرجہ ذیل مضمون جناب محمد اکبر خان صاحب فارمر زمیندار موضع جلبوپر ضلع شاہجہانپور کا طیار کیا ہوا ہے جسمین فارمر موصوف نے اپنا ذاتی تجربہ قلمبند کرکے دیگر حضرات کے لیے آسانی پیدا کردی ہے۔

سالگذشتہ کے اکتوبر (آفر) مہینے کی آٹھوین تاریخ کو تھوڑا سا بیج امریکہ کی مکا کا عطیۂ جناب پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب آنریری اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت ممالک مغربی وشمالی اور زمیندار و فارمر موضع اندپور ضلع شاہجہانپور آزمایش کی غرض سے میرے پاس پہونچا۔ چنانچہ اسکے پہونچنے کے بعد کاشت کی جانب توجہ کرنی چاہی۔ تو یہ دقت پیش آئی۔ کہ یہ تخم کس قسم کی زمین کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اسکی نسبت بونے کا کونسا قاعدہ برتنا چاہیے۔ اور کیا کیا مراعات اسکی آیندہ پرورش کے لیے ملحوظ رکھنی چاہئین۔ کیونکہ پنڈت صاحب موصوف نے بجز بیج بھیجدینے کے کاشت کے طریقے سے کسی قسم کی اطلاع نہ دی تھی۔

یہ بیج بھٹون مین مجتمع تھا۔ اور اکثر دانے ایسے گھنے اور آفت رسیدہ تھے۔ کہ جس سے اُنکے کامیاب ہونے کی بہت کم اُمید پڑتی تھی۔ ہرگاہ کہ موجود ہونا بیج کا اور مرتب ہونا کھیت کا کاشتکار کے دل کو کاشت کی جانب مائل کرتا ہے۔ قطع نظر اس سے۔ کہ نفع ہو یا نقصان۔ اُسکا ہمیشہ یہی خیال رہتا ہے۔ کہ اس مرتبہ ضرور اس بحرِ ناپیداکنار سے مراد کی کشتی ساحلِ سلامتی اور کامیابی پر پہونچیگی۔

بس مینے بڑی خوشی اور چاو سے دوسری زمین کے قطعہ سے جسکا چین بتردد

ہوچکا تھا۔ اور کھاد کی تکمیل بھی کیجا چکی تھی۔ خاص اسکی کاشت کے واسطے ۱۲ اکٹھے مربع کا ایک ٹکڑا علیحدہ کرلیا۔ اور اسکی سولہ کیاریان ایک ایک گھٹے کی بدینغرض بنائین۔ کہ سہولت کے ساتھہ آبپاشی ہوسکے۔ پھر اخیر اکتوبر (آذر) کو چیدہ چیدہ دانون کو اٹھارہ اٹھارہ انچہ کی مناسبت سے ڈیڑھہ انچہ گہرائی کی زمین مین بودیا۔

یاد رہے۔ کہ اس قسم کے بیج کی بیندی (جڑ) زمین کی بیرونی سطح کی جانب رکھنی ضرور ہے۔ کیونکہ جڑ سوئیان نکلنے کے وقت اطمینان سے باریک مٹی کو اچھی طرح پکڑ لیتی ہین۔ اور انکھوا بلاتکلف سیدھا سطح کے اوپر اُگ آتا ہے۔

بعد انتظار کافی مدت تک کہ بیج زمین مین جم جائین۔ مینے بیج کو دیکھا۔ تو ظاہر ہوا۔ کہ بہت سے بیج پھوٹ چلے۔ اور سطح زمین کے اوپر آنے کی کوشش کرتے ہین۔ صرف ایسے چند نظر پڑے۔ جنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ شاید انکو دیمک یا چیونٹیون نے صاف کردیا۔ غالباً ایسا ہوا۔ کہ زمین کے خشک مزاج ہونے کے سبب جمنے سے معطل رہے۔ مجکو اسوقت یاد نہین رہا تھا۔ ورنہ تخم کے جمنے کا حساب فیصدی جانچ لیتا۔ البتہ قیاساً کہہ سکتا ہون۔ کہ تقریباً چوتھائی بیج ضائع گیا۔ بونے کے تین ہفتے کے بعد انکو پانی کی احتیاج پیدا ہوئی۔ چنانچہ اسی تالاب کے ململے پانی سے کارروائی کیگئی۔

چونکہ آبپاشی کے بعد قاعدہ ہے۔ کہ زمین کرخت ہوجاتی ہے۔ اسلیے اسکی معقول طور سے نلائی (نکائی یا گڑائی) کیگئی۔ نصف نوامبر (دے) مین ہمارے نوخواستون کا قد دہ فیٹ کی درازی پر آچکا تھا۔ لیکن سرسبزی اور شکل شادابی کی کمی کے ساتھہ پائی جاتی تھی۔ درانحالیکہ وہ قوی اور توانا دکھائی دیتے تھے۔ لہذا مینے اس نقصان کے رفع کرنے کی غرض سے پیشاب وراکھہ کو نونی اور پرانے گوبر مین مخلوط کرکے پودون کی جڑون پر قریب ڈیڑھ ڈیڑھ پاو کے رکھہ کر دوبارہ پانی دیدیا۔ اس تھوڑے سے خوراک نے

وہ فائدہ بخشا - جو کسی کمزور کو ما ءاللحم کا پیالہ بخشتا ہے - اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ تر وتازگی اور بالیدگی کو روز افزون ترقی ہونے لگی - حتیٰ کہ ہر درخت کی جڑ سے پانچ پانچ چھہ چھہ شاخین پیدا ہوئین - اور وہ سب موٹی اور تناور تھوڑے ہی عرصہ مین ہوگئین - مختلف اوقات پر غور وپرداخت انکی پرورش کی بمستعدی مدنظر رکھہ کر نتیجہ کا منتظر رہا -

اگر حافظہ نے دھوکا نہ دیا ہو - تو مجھے یاد پڑتا ہے - کہ ان مین دسمبر (بہمن) کے مہینے مین زیرہ نکل چکا تھا - کچھہ روز کے بعد گگڑی (بھٹا) آنے کی نشانیان ظاہر ہوئین - الغرض ۲ - اپریل (خورداد) کو جبکہ مکا کے اناج کو جانورون سے زیادہ مضرت پہونچنے لگی - اور فصل بھی کاٹ لینے کے قابل ہوآئی تھی - تو مینے اس کو کاٹ کر ذخیرہ کر لیا -

یہ مکا تین قسم کی ہے - اگرچہ مجکو انکے نام کی لاعلمی ہے لیکن انکی شکل اور شمائل کو بیان کرسکتا ہون - وہ یہ ہے - نمبر ۱ بھٹا کلان گونہ گاودم - ٹھیٹھی (جسمین دانے ہوتے ہین بعض جگہہ اسکو گلنا بولتے ہین) کی رنگت لال تھی - دانہ دیسی مکا سے کچھہ بڑا رنگ مین ہلدی کے ہمشکل - اسکے ایک جانب نیچے کو خلا - پوست دبیز - ذائقہ مین شیرین - نمبر ۲ - بھٹا لمبا - پتلا اور دونون سرے برابر دانے ہر دو جانب یعنی نیچے اور اوپر تک لگے ہوتے ہین - دانہ کلان - رنگ اسکا زردی مین سفیدی کھلی ہوئی - پوست اور ذائقہ مثل اول کے نمبر ۳ - مشابہ دیسی مکا کے لیکن کسیقدر اس سے متغیر - دانے پر خار خفیف خفیف - اسکا مزا اقسام بالا سے (ملاحت) ہمنے بوجہ ناداشتگی فصل ہذا پندرہ روز پیشتر ہاتھہ ڈالا جسکا ماحصل یہ ہوا کہ پیداوار کو بہت نقصان پہونچا - کہ اکثر اناج خام ونیم پختہ تھا - اگر اسکے برخلاف عمل کیا جاتا - تو غالباً اسکے حاصل سے طمانیت پہونچتی - تاہم آیندہ فصل کے لیے کافی

ذخیرہ بہم پہونچا۔

میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر ٹھیک زمانہ کاشت کا اسکی شروع ستمبر امہر اقرار دیا جاوے۔ تو بہت بہتر ہوگا۔ کیونکہ اناج پڑنے کے وقت جسکو وہ دھرپڑنا کہتے ہیں۔ سردی کا ہونا لازمی ہے۔ چونکہ اسکی کاشت کی مقدار بہت ہی تھوڑی تھی۔ لہذا بہت لاگت اور پیداوار دونون کیطرف نظر ڈالنا مناسب نہ جانا۔

میرے نزدیک وہ آیندہ آزمایش کے لیے بہت جرأت دلاتی ہے۔ اور جہانتک مجھکو معلومات ہوئین۔ اُنسے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس صوبہ مین اس سے بخوبی فائدہ ہوسکتا ہے۔ مشکل تو یہ ہے۔ کہ یہانکے کاشتکارون کو ہرگز اس جانب توجہ نہین۔ ایسی آزمایشون کو محض بیکار سمجھکر ٹھٹھون مین اُڑا دیتے ہین۔ ہرچند کوشش کیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنی دقیانوسی رسمون سے باز رہین لیکن یہ انکو ترک کرنا موجب ہتک جانتے ہین۔

دیکھو اہل یوروپ نے فن زراعت کو کیسی کچھ رونق دی۔ اور تمام جہان پر یہ بات مثل دوپہر کے آفتاب کے روشن کردی۔ کہ فن زراعت شریف فن ہے۔ اس سے کیسا کیسا کام لیا۔ مدتون تجربے کرکے صدہا کتابین تصنیف کرڈالین۔ ہزارہا روپیے صرف کرکے آلات اور کلین ایسی ایجاد کین جنمین لاگت کم اور فائدہ زیادہ ہو۔ بیجون کیطرف جو نظر اٹھائی۔ تو کیسے کیسے بیج ملک ملک کے جمع کرلیے۔ کیا اسمین کسیکو جائے گفت ہوگی؟ ہرگز نہین۔ افسوس ہے۔ کہ ابتک ہماری قوم نے اس طرف توجہ نہین کی۔ خصوص زمیندارون نے جسکے ہاتھ مین باگ سمند زراعت کی حوالہ کیگئی ہے۔ اس سے کچھ بھی فائدہ نہین اٹھایا۔"

مکان کے اندر لگانے کے پودونکا بیان

بقیہ فنون نمبر ۳ جلد ۲

خاص خاص پودون کی کاشت

(۱) گانٹھ دار جڑ کے درخت مکان کے اندر باغ لگانے مین نہایت ضروری ہین۔ مگر اِنکے انتخاب مین مناسب احتیاط ہونی لازم ہے۔

جب جڑون مین گانٹھ پڑنا شروع ہو تو اُسوقت لگانے کے لیے درخت خرید لینے چاہئین۔ وہ بغیر زمین کے زیادہ عرصہ تک نہین رہ سکتے۔ لہذا جہانتک جلد ممکن ہو۔ اِنکو ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہ یا گملے (کونڈے) مین لگا دینا چاہیے۔ وہ جنکی حاجت نہین ہوتی بآسانی خشک رکھے جا سکتے ہین۔ اِنکو ایک مرتبہ تر کر کے خشک کرنے مین نہایت نقصان ہوتا ہے۔

(۲) مین چار انچ کے گملون مین اِن درختون کو جنکو کنارے کے ہیاسنتھ کہتے ہین۔ اور دیگر برتنون مین بالو سے بھر کر وہ جنکو چھوٹی ہیاسنتھ کہتے ہین لگاتا ہون مجھے یہ نہایت پسند ہین۔ وہ نہایت خوبصورت گروہ یا جھنڈ بنجاتے ہین۔ جب انکے گرد سیلا اور سنودروپ کی جھالر یا تحریک جاتی ہے۔

مین چار انچ کے گملون مین ایک تہائی حصہ بالو بھر دیتا ہون۔ ان مین تین پودے ہیاسنتھ کے لگ سکتے ہین۔ گانٹھ دار جڑ کو مٹی پر آہستہ سے رکھ کر مٹی کے ساتھ ملے ہوئے بالو کو اس پر دبا دیتا ہون۔ گرہ دار جڑ کے پودون کو اُگانے کی یہ عمدہ ترکیب ہے۔ ہیاسنتھ اکثر گملون مین مع مٹی کے نکال کر لگایا جاتا ہے۔ مگر مینے جب اس طور سے اپنے درخت لگائے۔ تو وہ بخوبی سرسبز نہین ہوئے۔

(۳) جن گرہ دار جڑ کے درختون کو مین جلد اُگانا چاہتا ہون۔ اُنکو تر مٹی مین

لگاتا ہون - اور نہایت احتیاط کرتا ہون کہ وہ بالکل خشک نہ ہو جاے - ایسے درختون
کے گملون کو مین تہ خانہ یا کسی سرد و تاریک جگھہ مین دو تین ہفتہ تک سوکھے رہنے دیتا
ہون - تاکہ قبل پتون کے لگنے کے جڑین پھیل جائین - بعد ازان ایک دو دن تک
کچھہ روشنی کے مقام پر مثل روشندان کے اور پھر خانہ کے اندر سرد گوشہ مین کانچ
کے پاس رکھہ دیتا ہون - اور گملون کو گھماتے رہنے سے وہ درخت خوب سرسبز
ہوتا ہے -

اول مین شیشہ دار خانہ مین صرف اسیقدر درختونکی شمار کو رکھتا ہون جنکی اصل
ضرورت ہوتی ہے - وہ اسقدر عرصہ دراز تک پھوٹتے رہتے ہین - کہ موسم سرما مین جاکر
ختم ہو جاتے ہین - وے جو کھڑکیون مین رہتے ہین - ماہ جنوری مین لگانے کے لیے طیار
ہو جاتے ہین یعنی چند روز کی گرمی مین طیار ہو جاتے ہین - اور پھول کی ڈنڈیان نکلنی
شروع ہو جاتی ہین - اس سے دو بڑے فائدے ہوتے ہین - ایک یہ کہ پھول جلد نکلنے
شروع ہو جاتے ہین - اور شاخین آزادی کے ساتھہ بڑھتی ہین - گو معمول سے زیادہ نہین
بڑھنے دیجاتین - اس موسم سرما مین مجھے اپنے اسی طور سے لگائے ہوئے ہیاسنتھہ کو
درست رکھنے کے لیے ایک جگھہ بھی سہارا لگانا نہین پڑا - تاہم کونپلون کے سر اس قدر
بہت بڑے اور زیادہ خوبصورت تھے - بعد ازان ایک سرد خانہ یا سبز مکان یا
نشست گاہ کی ٹکٹی اسکو رکھنے کے واسطے مناسب جگھہ ہوتی ہے -

(۴) اگر انکے لیے کوئی خوبصورت چینی کے برتن ہون - تو اس ترکیب سے
ان کو چننے مین بہت خوبصورتی معلوم ہوگی - اول تو گرہ دار جڑ کا درخت کسی معمولی
پیالہ یا رکابی مین لگایا جا سکتا ہے - مگر جب پھوٹنے کے قریب ہو - تو اسکو آہستہ سے چینی
کے گملے مین رکھنا چاہیے - یہ درخت اسی طور پر شیشے کے برتن مین اگ سکتا ہے -
اس طرح پر جو درخت پیالون مین لگائے جاتے ہین - تو نہایت خوشنما معلوم ہوتے

ہین - ایک ہیا سنتھس کے درخت کو جو ننھا سا ہو درمیان مین اور چار یا چھہ پاپون کے قد کے مطابق اُسکے گرد ایک ایک سفید اور ایک ایک رنگین پھول کے درخت لگا دیئے نہایت بہار و نظر آتی ہے - یہ سب درخت یکسان قد کے ہونے چاہئیین - دوسری خوبصورت ترتیب اس طور ہو سکتی ہے - کہ ایک لاکنڈر وسط مین اور افی دی گور اور لاکنڈر کے درختون اور نیلا خوبصورت سلا سپیریکا کو یکے بعد دیگرے چنکر حلقہ بنا دو - درخت وسط کے گرد مین اور باہری دائرہ کے گرد ایک گنجان قطار خواہ انکے درمیان اسنوڈراپ ہو یا نہو - بنا دینے سے عمدہ خوب صورت گوٹ لگ جاتی ہے -

اور ترکیبون سے بھی خوبصورت ہو سکتے ہین - مثلاً وان تھول - لالہ - اور سفید یا رنگ برنگ کے کروکس کو کنارے کنارے پر لگانے سے نہایت بہار معلوم ہوتی ہے - جب وہ بالو مین بہت پاس پاس دبا دیئے جاتے ہین - تو گھنے گھرے ہو جاتے ہین - انکو لگانے کے قلیل عرصہ کے بعد بالو کو ذرا نم کر دو - اور روشنی مین لانے کے وقت انکو برابر تر رکھو - مگر سب سے عمدہ یہ ترکیب ہے - کہ خالی گملے (کونڈے) مین اول نیچے پیندی مین تر بالو رکھدو - اور اوپر خشک - اس صورت مین درخت کی جڑون کے نیچے کے حصے تر رہینگے - اور اوپری خشک -

درخت لگے ہوئے شیشون اور رکابیون کو وہان رکھنا چاہیے - جہان تاریکی ہو - (ان مین درخت اس طور لگے ہون - کہ انکی جڑین صرف پانی کو چھوئی رہین) اور جب درختون کی جڑ ایک انچھ لمبی ہو جائے - تو انکو وہان سے اٹھا کر ہوادار کھڑکی و روشنی مین رکھو - اور پانی و بالو دیدینا چاہیے - تو وے بہت جلد آ جینگے - جب ان مین پھول آنے شروع ہون - تو کچھ سوار (کنجال) یا کائی دینی چاہیے - اس صورت مین ان مین اتنی جلد کلیان نکلنے لگینگی - جتنی گملون کے درختون مین لگتی ہین -

ابتدائی پسند خاص گروہ دار درختونکے اگانے کے بارہ مین جمع انکے نام ...

اور صاف ستھرے ساتھ جو آلو اور بانی سے بخوبی اُگتے ہیں ہدایتیں لکھو تھا - اگرچہ سب ہیا سنتھ گملون میں عمدہ طور پر اُگتے ہین۔

(۵) ان میں سے تنہا رہنے والی قسم سب سے عمدہ ہوتی ہے - سب سے عمدہ قسم کا نام نوزیا ہے - اسمین سب سے اول زرد و گلابی گھنٹی نما پھولونکے خوشے آتے ہیں - ونکور - و ووٹ انفظم میں نہایت صاف نیلے رنگ کے پھول آتے ہین۔ ڈاکٹر - پارپچینیا سب سے عمدہ قسم ہے - گروٹ وریشا - کروننہ ورستن - اور لا ٹور اوورن میں نہایت خوبصورت دوہرے پھول آتے ہین - تنہا اُگنے والے زرد پھولون کے درختون میں ہر میون اور لا پلوی دی آور خوبصورت ہوتے ہیں - اور نیلے اور ارغوانی رنگ کے پھولون کے درختون میں برن وتل اور چارلس ڈکس نہایت خوبصورت ہوتے ہیں - ان میں کلیون کے خوشے خوب ستے ہین -

کنارے کے لگانے کا ہیاسنتھ جو نیچے گملون مین لگایا جاتا ہے - نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے - کھڑکی کے باہر بکسون مین یا سبزے کے مکانون کے مچانون پر رکھنے کے لیے یہ بلکین قیمت ہے - چھوٹی قسم کا ہیاسنتھ - گرینڈ ڈنگر اور الاکنڈر جسمین سفید پھول ہوتا ہے - اسی طرح دی کور و ڈیبنڈس سیلسکنگی - جمین گلابی پھول ہوتا ہے - بہت پیارے معلوم ہوتے ہیں - سفید اینا میریا - سرخ بوکٹ نذر - ونیا نارڈ و لنگٹن بیرن ون تل تین بھرے پھول لگتے ہین۔

(۶) ٹیولپ (لالہ) مینے اس قسم کے درختون کو بھی اسی طرح کامیابی کے ساتھ اُگایا جیسا ہیاسنتھ کو اُگاتا ہون - رسالہ گارڈ نرز جسکی تحریر پر مجھے اعتبار ہے لکھتا ہے - کہ اول ٹیولپ کے درختون کو بکس مین لگانا چاہیے (اسی طور تاریکی مین نمی دیکر جیسا ہیاسنتھ کو دیتے ہیں) اور پھر ان میں سے اس سے بڑے کو نکالکر گملے مین لگانا چاہیے - تاکہ سب ایک ساتھ پھولین - یہ ترکیب آزمانے لائق ہے

کیونکہ بعض اوقات ٹھولپ ہفتہ تک گرم کمرے مین بلا اُگے ہوئے رکھے رہتے ہین۔ مگر جب وہ اُگنے شروع ہو جاتے ہین۔ تو نہایت شتابی اور خوبصورتی کے ساتھ اُگتے ہین جیسا کہ ہیاسنتھ بالو دار برتن مین اُگتا ہے۔

میرا عام قاعدہ یہ ہے۔ کہ تین گرہ دار جڑ کے درخت کو ایک چھوٹے گملے مین لگاتا ہون۔ وے خوب سرسبز ہوتے ہین۔ اور سب خالی جگہہ کو بھر لیتے ہین۔ وَن تھولس کے پھول نہایت شیرین اور دلپسند ہوتے ہین۔ اسکا درخت صرف ۴ انچہ لمبا ہوتا ہے۔ اور سب سے جلد دسمبر مین پھولتا ہے۔ مین خاصکر سفارش کرتا ہون۔ کہ اول سُرخ اور پھر گلابی اور سفید گل کے درختون کی قطار لگانا چاہیے۔ گلنار رنگ اور دُہرے زرد رنگ کے پھولون کے درخت ٹرنیسول اور چھوٹا وَنتھولس سب سے پیچھے پھولتے ہین۔ مین صرف اس ترتیب کو ظاہر کیے دیتا ہون جس سے رنگ خوب معلوم ہون۔ مگر یہ ہر شخص کی پسند پر منحصر ہے۔ کہ رنگون کی جو ترتیب اُسکو پسند آئے لگائے۔ ہر شخص فہرست تجارت سے جس رنگ کے درخت چاہے منتخب کر سکتا ہے۔

(۷) کروکس۔ مین سب کو مشورہ دیتا ہون۔ کہ ایک قسم کے بڑے سفید۔ و ارغوانی۔ زرد اور دیگر سنہرے وزرد پھلے پارچہ کے مثل گل کے درخت طلب کرین۔ یہ چار قسم کے پرانی وضع کے درخت ہین۔

(۸) نارسیس۔ دُہرا رومن اور بلبو کوڈیم اگر ہیاسنتھ کے مانند پرورش کیے جائین۔ تو کرسمس (بڑا دن) کے قریب ان مین پھول لگ آئین۔ ایک علم نباتات کی کتاب مین مرقوم ہے۔ کہ اس درخت کا نام ایک نوجوان کے نام پر پڑا ہے جو خود اپنے اوپر عاشق ہو کر مر گیا تھا۔ اول بات تو قرین قیاس ہے۔ مگر دویم نہین۔

(۹) گرہ دار بیج کے درخت۔ مثلاً ہیاسنتھ۔ نارسیس۔ سِلا۔ سنوڈروپ۔ ٹھولپ اور کروکس کو پانی مین اُگانے کے لیے بڑی اور درست گرہ منتخب کرتے ہین

بہت احتیاط ضرور ہے۔ تنہا گردے سے خوب درخت نکلتا ہے۔ یہ بہتر ہے کہ اس شخص سے
جس سے تخم خریدو یہ دریافت کرلو کہ ان گانٹھون کو پانی یا بالو یا گملے مین بونا
چاہیے۔ یا کس چیز مین۔

ماہ ستمبر مین گرہ خرید کر فوراً پانی مین ڈال دینی چاہیے۔ سنٹے صاحب کے بنائے ہوئے
بیاسنتھ کے شیشے مین خیال کرتا ہون انکے لیے بہت عمدہ ہوتے ہین۔ کیونکہ ان مین
پھولون کو سیدھا رکھنے کے لیے سہارے کی ضرورت نہین ہوتی ہے۔ لیکن اگر کم جگہہ
روکنے کا خیال ہو تو پرانی وضع کے شیشے مناسب ہونگے۔ مینے اکثر اس کام کے لیے
عام آبخورہ استعمال کیا۔ اس سے جگہہ کی بہت کفایت ہوتی ہے۔

ہر حالت مین گرہ جو تر بالو یا پانی یا سوار (کنجال) مین اگائی جانے کے لیے ہون۔
تو صرف پانی سے بھیگی ہوئی رکھی جائین۔ اور اول بالو سے ہی بھیگی ہوئی رکھی جائین
زیادہ پانی یا بالو کے اندر نہ کر دینا چاہیے۔ اس طور شیشے کے اندر یا صرف بالو پر
رکھکر انکو سرد خشک بالکل تاریک جگہہ مین دو یا تین ہفتہ تک رہنے دینا چاہیے۔
جب تک کہ ایک انچہ جڑ نکل آئے۔ بعد ازان انکو روشن اور سرد جگہہ مین نکالکر
لانا چاہیے۔ اور چند روز بعد انپر بالو بھگو یا اگا دینا چاہیے۔ جو گرہ کہ پانی مین لگائی
گئی ہون ان مین اب پانی زیادہ کر دینا چاہیے۔

سپاری کے برابر لکڑی کے کوئلے کے ٹکڑے جڑون کے لیے نہایت مفید ہوتے ہین
اور انسے پانی بھی سڑنے نہین پاتا۔ مین اپنے درختون کا پانی اسوقت تک نہین بدلتا
جب تک کہ وہ بدبودار نہین ہوتا۔ دن مین بیاسنتھ کے شیشے کو جنوبی روشندان (یا روشن
کھڑکی) پر اور شام کو آتش دان کے قریب رکھنے سے درخت بہت جلد بڑھتا ہے اور
جب پھول کی ڈنڈیان نمایان ہونے لگتی ہین اور جب وے جلد نہ اگتی ہون (جیسا کہ
اکثر ہوتا ہے جب درخت وقت مقررہ سے پہلے لگایا جاتا ہے۔) تو موٹے کاغذ کو گاودی

صورت بنا کر کونہ یا بین سے اس مین لگا دینا چاہیے - صرف منھ کھلا رکھنا چاہیے -
اس طور پھول نکل آتے ہین - مگر جب درخت شیشے کے اندر ہو - تو اس ترکیب کے کرنے کی
ضرورت نہین رہتی - اگر کرہون مین پھپھوندی لگ جاوے - تو ان کو ریشمی رومال سے
نہایت آہستہ سے پونچھ ڈالنا چاہیے - اور پھپھوندی لگی ہوئی جاے پر ذرا گندھک
بُرک دینا چاہیے پھپھوندی کے پاس دوسرا درخت نہ رکھو - اور نہ کسی طور اسکی مٹی
دوسرے کے پاس پہونچے - کیونکہ بگڑی ہوئی گرہ کی مٹی دوسرے درخت پر پڑنے
سے اسمین بھی پھپھوندی پیدا کر دیتی ہے - مگر جب احتیاط کے ساتھ صاف کر ڈالا جاے
تو گرہ کا کچھ نقصان نہین ہوتا -

پھولی قرب کی شاخون کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے - ان درختون مین جو شگوفے
مین لگائے جاتے ہین - انکو فوراً نکال ڈالنا ہی مناسب ہوتا ہے - کیونکہ ایک تو وہ
خوشنما نہین ہوتے - دوسرے درختون کو نقصان پہونچاتے ہین -

چند روز تک درختون کو ہموار و بے گرم کیے ہوئے خانہ مین رکھنے سے انکی
پھول جلد نکل آتے ہین - اگر کمین گرمی مین رکھے جائین - تو مناسب ہے - کہ پھول نکلنے
کا وقت آوے - تو ان کو وہان سے ہٹا کر ایسے مقام پر رکھ دو - جہان خوشبو روشنی ہو -

باغبانی کی عجیب وغریب ترکیبین

آلبیومن - ایک گاڑھا بے ذائقہ اور چپچپا عرق ہوتا ہے - اور بے جوش دیئے ہوئے
انڈے کی سفیدی کے مشابہ ہوتا ہے - یہ شئے نباتات کے خانون کے اندر (پا کشیلیون میٹر)
رہتی ہے - وہ بہچو درخت اور چند درختون کے تخم اور کاٹھ (فنگی) کے پھولون مین بکثرت
پائی جاتی ہے -

درختونکو صاف اور سفید کرنے کی کارروائی (ایوولیشن) سے ہم انکی

زیادہ تر مٹی نکالدیتے ہین - وہ کئی طرح پر ہوتی ہے - ایک ان پر اسقدر مٹی چڑہا دینے سے کہ ہوا اور روشنی نہ پہونچے - اور دوسری انکو تختون سے ڈھکدینے سے - مگر یہ ترکیب اس ملک مین مناسب نہین ہے - ایک طریق یہ بھی ہے - کہ درخت پر دونون طرف سے کھلے ہوئے مٹی کے برتن رکھدیتے ہین - اور رہیندہ مین خالی جگہہ کو بالو سے بھردیتے ہین - لیکن مین اس آخری ترکیب کو کسی طور پسند نہین کرتا - اسکی وجہ یہ ہے - کہ پتیان دب جاتی ہین جنکے نکالنے مین دقت پیش آتی ہے - میرا قاعدہ ہمیشہ یہ رہتا ہے - کہ دو نصف دایرے کے کھپرئل (کویلو) کو پودے کے گرد رکھکر مٹی بھردیتا ہون - ساگ یا چٹنی کے نباتات کے لیے یہ ضرور ہوتا ہے - انکی سب پتیون کو ایک جاکرکے کیلے (موز) کے پتے یا دیگر اشیا سے باندھدو - مگر جب بارش ہوتی پتیون کو کھولکر پانی جھاڑدو - ورنہ وے جلد سڑ جائینگی -

پژمردگی - (مرجھاو یا کملاو) یہ ایک عام لفظ ان نقصانات وضرر کو لگایا جاتا ہے - جو درخت کے بڑہتے وقت اسکو بلا کسی ظاہر اسبب کے پہونچتا ہے - وہ یکایک مرجھا جاتا ہے - کیڑون کے حملے یا پالا پڑنے یا زیادہ مرطوب موسم ہونے سے - جیسے لسی لگ جاتی ہے - درختون کا یہ حال ہو جاتا ہے -

قلم لگانا - قلم لگانے کی کارروائی صبح یا شام کے وقت ہونی چاہیے - دیسی لوگ اکثر چاندنی کے شروع یا اخیر ہفتہ مین قلم لگاتے ہین - قلم ایسے درخت مین لگانا چاہیے - جو صحیح وسالم ہو - اور اسمین پھل لگ چکے ہون - قلم یا پیوند لگانے کے لیے عمدہ وقت شروع برسات ہے - مگر جاڑے مین درخت کی حالت جس سے تم قلم لگانا چاہتے ہو اور اس درخت کی پیش دستی اور تیزی پر جسمین پیوند لگایا جائے زیادہ تر کامیابی منحصر رہتی ہے - خواہ اس قلم مین پانی کی گردش ہوتی ہو - یا بند ہوگئی ہو - لکڑی سے چھلکا (پوست) بآسانی علیحدہ ہو جاتا ہے جب کھول دیا جاتا ہے -

کارروائی کی ترکیب - ایک عمدہ تیز چاقو اور مہین کپڑے کی دھجیان
یا کیلے کے پتے ایک انچھ چوڑے طیار رکھو- اور ایک چپٹا ہاتھی دانت یا بانس (ہبو)
کا ٹکڑا جو چکنا اور نوک دار ہو موجود رکھو- تاکہ وہ چھال کے اندر ہوکر لکڑی سے اسکو
جدا کر دے- جب چاقو- دھجی اور قلم سب طیار ہو جاوے- تو طریق مندرجہ ذیل کی
مطابق کارروائی کرو-

اپنے چاقو سے جلد کے چکنے حصہ مین ترچھا تراشو- اور ڈنٹھل پر سے چھال دور
کر دو- اور یہ احتیاط رکھو کہ بجز چھال کے اور زیادہ گہرا نہ تراشا جائے- اور
پھر وسط مین ایک سیدھ ۲-انچھ تراشو- تاکہ کروس کا نشان بنجائے جسمین پیوند داخل
ہو سکتا ہے- تب اپنے قلمون سے ایک پیوند اس طور نکالو- سب پتون کو دور
کر کے ڈنڈی کے ایک چھوٹے حصے کو باقی رہنے دو- اور نیچے کیطرف ایک انچھ
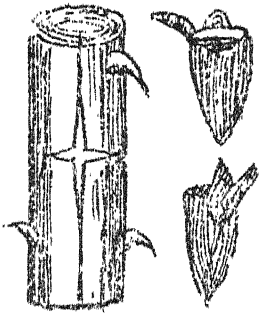
کی قریب ترچھا کاٹو- اور صاف طور پر
آدھے تک چیرتے چلے جاؤ- جب کہ صرف
نصف انچھ رہجاوے- تو پھر ٹیڑھی مین
ترچھا نشان کرو- پھر اپنے چاقو کی نوک سے
چھال کے اندر کی لکڑی آہستہ سے صاف
کر دو- اور دیکھو کہ پیوند کے اندر آنکھوا
باقی رہتا ہے کہ نہین- اگر وہان ایک
چھوٹا سوراخ نظر آئے- تو سمجھ لو- کہ آنکھوا نکل گیا- وہ پیوند اب لگانے لائق نہین رہا-
دوسرے قلم بناو- اور جب وہ ٹھیک درست ہو جاوے- تو فوراً اس درخت مین داخل
کرو- جہان تجویز کی ہو- ہوشیاری پیوند کو سیدھے لمبے خط کے وسط مین درج کرو
اور بخوبی جانچ لو کہ پیوند پر درج کی چھال اور شاخ وغیرہ کا دباو تو نہین ہے- اگر

اکٹھا ہو۔ تو اُس حصہ کو باندھ دو۔ اور یہ لحاظ رکھو۔ کہ باندھنے سے آنکھوا تو دبا نہین ہے
جب اسکو دھجی سے بخوبی لپیٹ چکو۔ تو سرے کو ایک طرف لپیٹ دو۔ بس اس طرح
یہ کارروائی ختم ہوتی ہے۔ کیلے (موز) کے ایک پتّے کو پیوند کے ۳۔ انچہ اوپر اس طرح
باندھ دو۔ کہ وہ دھوپ سے اسکی حفاظت کرے۔ اور اسکے اُگنے کو ترقی دے۔
پندرہ روز مین اسکی سبز صورت معلوم ہونے سے تم جان لوگے۔ کہ آیا پیوند بخوبی
لگ گیا۔ جب نہین لگتا۔ تو اسکی صورت سیاہ اور سکڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے جب
نیا کلّہ چھہ یا آٹھ انچہ لمبا ہوجائے۔ تو پیوند کے اوپر صرف دو انچہ چھوڑکر درخت کی
اوپر کی شاخون کو کاٹ ڈالو۔

ڈھال یا صرف T کی صورت کا پیوند صرف شگاف کے طریق کے سبب سے
مختلف ہوتا ہے۔

یہ لحاظ رکھو کہ جب تمھارا پیوند خوب زور کرکے اُگ آئے۔ تو بندش
کو ذرا ڈھیلا کردو۔ اور پری ہندسنے کو کچھ زیادہ عرصہ تک رہنے دو۔ سن یا دیگر
قسم کی ڈور سے پیوند کو کبھی نہ باندھو۔ کیونکہ وہ پوست کو چھیدکر پیوند کے اُگنے
مین مخل انداز ہوتے ہین۔
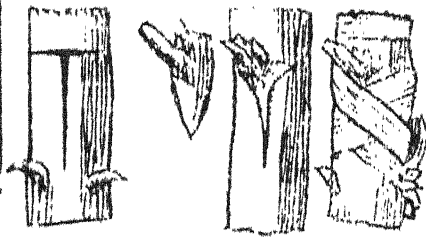
گلاب وغیرہ کے پیوند

اس صورت ∩ کے لگائے جاتے ہین

حیدرآباد دکن مین جب
فبروری کے مہینے مین ایک پیوند
خاردار گلاب کا گلاب ایڈورڈ مین
لگایا گیا۔ تو لگانے کے بیس روز بعد
اسمین تین انچہ لمبا کلّہ نکل آیا۔

پیوند لگانے کا دیسی طریقہ۔ یہ بہت زیادہ مروج طریقہ ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے پوری کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ درخت مین ایک لمبا شگاف لگادیا
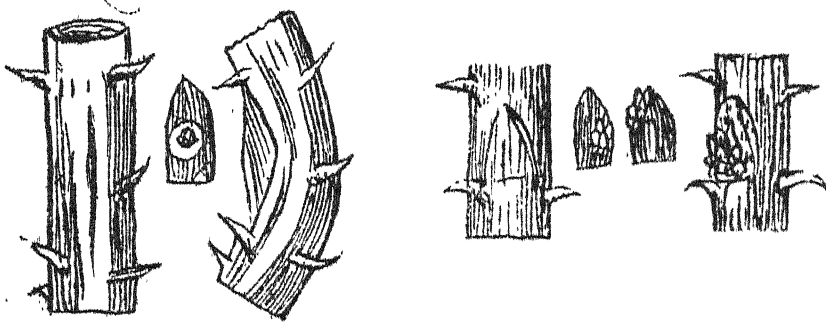
جاتا ہے۔ تب وے اسکو ہاتھ سے پکڑکر شگاف کے اوپر اور نیچے دبا دیتے ہین۔ اور درخت کو اپنی طرف جھکا لیتے ہین۔ اس طور چھال علیحدہ ہوجاتی ہے۔ اور اتنا سوراخ ہوجاتا ہے۔ کہ اسمین پیوند داخل کردیا جاوے۔ پیوند سیدھا کھڑا کردیا جاتا ہے۔ تب درخت پھر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تب چھال پیوند پر کس جاتی ہے۔ کیلے کے پتّے کی ایک دھجّی سیدھی شگاف کے گرد باندھ دیجاتی ہے۔ صرف پیوند کے پاس نہین باندھا جاتا تاکہ اسکے بڑھنے مین کوئی خلل واقع نہ ہو۔ ترچھا خط لگانے کی ضرورت نہین رہتی۔

جبکہ تم ان درختون کو اُس جگہہ ہٹاکر لیجاؤ۔ جہان وہ انکو ہمیشہ رکھا چاہو اور جب سمجھ لو کہ جڑ پکڑلی ہے۔ تب پیوند لگے ہوئے درخت کی چوٹی کو ترچھی شکل مین تراش دو۔

زمین مین پانی کی گردش۔ درختون کی واجب پانی کو جو زمین کو تر کیے ہوئے رہتا ہے۔ مناسب گردش نہ ایسی ہو گی (زیادہ قلیل) اور رسا مقدار ہو کہ اسمین نمی نہ رہے۔ تو

گردش آب معمول سے زیادہ تیز ہے - اور جڑون کے ریشون سے جذب ہونے کے
قبل بہہ جاتا ہے - اور درخت کی غذا نہین ہونے پاتا - برعکس اسکے جب زمین ایسی
سخت اور کڑی ہوتی ہے کہ پانی جو وہ جذب کرے گردش نہ کرسکے - ایسی حالت مین
جڑون کی باریک نلیون کے منھہ دب جاتے ہین - اور درخت کو غذا نہین پہونچ سکتی - یہ
دونون صورتین روئیدگی کے لیے مضر ہوتی ہین - جب زمین زیادہ مسامدار ہوتی ہے -
تو پانی تلہٹی مین اُتر جاتا ہے - اور وہان سے بہہ کر نکلجاتا ہے - اور چونکہ گرمی سطح کے
پانی کو بھاپ بناکر ہوا مین اُڑا دیتی ہے - اور جبکہ اس طور سطح خشک ہوجاتی ہے - تو
نیچے کی نمی بھی اسیطرح دور ہوجاتی ہے جس سے درخت کی پرورش کے لیے کچھہ غذا
نہین پہنچتی - لیکن اگر ایسی زمین مین کم گہرائی پر یعنی ایک دو فٹ پر سخت یا چٹانی
زمین ہو - تو پانی وہان ٹھہر جاتا ہے - اور آفتاب کی کشش کی حد سے باہر ہونے
کے سبب نہین چڑہ سکتا - لہذا ضرور ہوتا ہے کہ وہ ہٹا رکھا جائے - ورنہ گردش
نہ ہونے کے باعث وہ درخت کی غذا کی لائق نہین رہتا - پودون کے قریب کبھی
پانی کو بند ہوکر سڑنے نہ دینا چاہیے - ورنہ انکی جڑون کے منھہ بند ہوجاتے ہین -
اور انکو غذا نہین پہونچتی - پانی بند ہونے سے اسکے اندر سے ضرر پہونچانے والی گیس نکلجاتا ہے
اور آخرش کو وہ درخت کے لیے مہلک ہوجاتا ہے -

کافی کی زراعت

بقیہ فنون نمبر ۲ جلد ۲

کارخانہ جاری کرنے کا قصد ہو - تو شروع مین قلیون کا ایک گروہ حاصل
کرنا آسان نہین ہوتا - یہ ایک ایسی مشکل ہے - کہ اکثر کاشتکار قہوہ کو
ہے کسی ضلع مین وہ کیون نہ ہو - یہ ایک فکر ہمیشہ دامنگیر رہتی ہے -

وہ نہایت خوش قسمت ہوگا جسکو عین وقت پر مزدورون کی کافی تعداد دستیاب ہوجائے باوجود معقول مزدوری دینے کے دو باعث سے ضرورت کے وقت مزدور میسر نہین آتے۔ ایک یہ کہ ادنیٰ درجہ کے ایشیائی لوگ دائمی سخت محنت کرنا پسند نہین کرتے۔ دوسرے یہ کہ خوراک کا سامان نہایت ارزان ہے۔ ۱۸۲۶ء مین یہ اندازہ کیا گیا تھا کہ احاطہ بمبئی مین پانچ آدمیون کا ایک خاندان ایک ماہ تک ساڑھے سات روپے مین بہ تنگی اوقات بسری کرسکتا ہے یعنی صرف ڈیڑھ روپے مین ایک آدمی۔ مگر اب یہ حال نہین ہے۔ سینے بخوبی تخمینہ کرلیا ہے کہ سیلون مین ایک قلی اپنی کمائی کے ⅓ حصہ مین بخوبی کھاتا اور کپڑے کا صرفہ نکال سکتا ہے۔ اور جنوبی ہند مین ¼ سے بھی کم مین گذراوقات کرسکتا ہے۔ اور جبکہ دیسیون کے چلن اور مزاج کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ تو اس امر پر کچھ بہت حیرت نہین ہوسکتی کہ مزدوری پیشہ لوک روپیہ پیدا کرنے کے اس ذریعہ کیطرف ایسی بے پروائی کرتے ہین جو کافی کے اضلاع مین معمولی محنت کے عوض مین انکو مہیا کیا جاتا ہے۔ جو لوگ کافی کے باغون مین محنت کرنے کو راضی ہوتے ہین۔ وے بجز قلیل حصہ کے زیادہ وہان رہنا پسند نہین کرتے۔ قلیون کو روپیہ پیدا کرنے کا ذرا حوصلہ نہین ہوتا۔ جبکہ انکے ضروری اخراجات نکلتے رہتے ہین تو انکو اور کچھ زیادہ پرواہ نہین ہوتی۔ اور جب انکی گرہ مین دس پانچ روپیہ جمع ہوتے ہین۔ تو انہین اپنے گانو جانے کی فکر پڑجاتی ہے لیکن سب مزدور ایسے نہین ہوتے۔ چست وکفایت شعار تندرست۔ اور خوش مزاج مزدور (جو اپنے کام کرنے مین خوش رہتے اور روپیہ کمانے کی دھن مین رہتے ہین) ہمیشہ صاف اور ستھرے خوشنما رنگ کے کرتے پہنے اور عمدہ رومال سر سے باندھے ہوئے کام پر مستعد رہتے ہین ایسے لوگونکو بجستجو تمام تلاش کرکے رکھنا واجب ہے۔ یہی لوگ بعدہٗ لائق کنگنی یا مستری بنا دیے جاتے ہین۔ بعض ان مین سے ۵۰ روپئے ماہواری پر دو سو سے تین سو مزدورون کے اوپر افسر مقرر ہوجاتے ہین۔ مگر یہ عام قاعدہ نہین ہے۔ مستثنیٰ ہین۔

مزدوروں کا گروہ جمع کرنے کی ایک یہ تدبیر ہے۔ کہ ایک کنگنی یا مستری کو اول
نوکر رکھو جو کسی پلنٹر دوست کے ذریعہ سے مل جائے۔ یا کسی دیسی یا کرانی محرر کو اس شرط
پر نوکر رکھنے کا وعدہ کرو کہ تم ہمیں مزدور لا دو۔ تو ضروری ہے۔ کہ وے مزدوروں کے
بہم پہونچانے میں ساعی ہونگے۔ اس صورت میں انکو کچھ زر پیشگی دینے کی حاجت ہوتی ہے
تاکہ قلیوں کو کچھ خرچ پیشگی دیکر باغ کو روانہ کریں۔ یہ لازم ہے کہ روپیہ ادا کر دینے کی
ان سے مناسب ضمانت لیجاوے۔

چونکہ اکثر تجربہ ہوا ہے۔ کہ ایک ذلیل و ناتربیت یافتہ آدمی کے ہاتھ میں یکایک
ایک اجنبی کے ذریعہ سے بہت سا روپیہ پہونچے (جسکے پاس ایک پیسہ بھی نہو) تو اسکو
اسقدر روپیہ لیکر بھاگ جانے کی ترغیب ہوگی۔ اور رقم بھی اسقدر ہو کہ جو اسکو آرام
و اطمینان کے ساتھ سال تک کھانے اور کپڑے کے لیے کافی ہو۔ تو ضرور اسکو کمال حیرت ہوگی
کہ پیشگی دینے کا قاعدہ کس صورت میں اس قدر جاری رہ سکتا ہوگا۔ نووارد کو جو مشرق میں
بود و باش کرتے کچھ عرصہ گذر جاتا ہے۔ تب اسکو یقین ہوتا ہے۔ کہ بلا عام رواج ملک کے
مطابق کارروائی کیے ہرگز کام کا چلنا ممکن نہیں ہے اگر آپ کو ایک جوڑے جوتے کی ضرورت
ہوگی تو موچی بغیر کچھ پیشگی لیے آپ سے کام شروع نہ کریگا جب آپ اپنا کوٹ بنانے
کے واسطے حکم دینگے۔ تو درزی بھی وہی مطالبہ کریگا۔ دس میں سے صرف نو اشخاص
لیکر بھاگ جانے کی نیت سے آپ سے پیشگی چاہتے ہیں۔ وے بآسانی اس طور مفرور
ہو جاتے ہیں کہ آپ انکا سراغ نہ لگا سکیں۔ مثلاً فرض کیجیے کہ ہندوستان کے ایک پلنٹر نے
ایک کنگنی (میٹ یا سردار) کو اس نیت سے روپیہ دیے کہ اضلاع ترچناپلی مدورہ
یا میسور سے جاکر مزدور جمع کر لاوے۔ تو بالکل ممکن ہو سکتا ہے کہ اس شخص کے مفرور
ہو جانے پر وہ اسکو کبھی پولیس سے گرفتار کرا کے سزا دلا سکے۔ اور اگر وہ اسکو سزا دلانے کے درپے
ہو۔ تو ضرور ہوگا۔ کہ ایک ماہ تک یا زیادہ وہ ہندوستان میں اس غرض کے واسطے

سفر کرے۔ اس صورت مین ممکن ہے۔ کہ وہ شدید گرفتار ہو۔ مگر تاہم یہ بھی بے قیام ہے
کہ وہ ضرور گرفتاری ہو۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اب پیشگی دینے کا دستور موقوف ہو۔ اکثر حالتون
مین یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک غریب کسان بلا کچھ امداد کے یا اپنے عیال و اطفال کے چند روز
کے کھانے کا سامان مہیا کیے روانہ نہ ہو سکے۔ کنگنی ہمیشہ پیشگی لینے کے لیے یہی وجہ پیش
کرتے ہین۔ اور بلا پاسکے قلیون کے لیے ہرگز روانہ نہین ہوتے۔ انکے پاس خود کچھ روپیہ
جمع ہوتا ہے۔ جسکو وہ ضرورت کے موقع پر لگا سکتے ہین۔ اور روپیہ لینے والے کی کوئی بدنیتی
نہین ہوتی۔ وہان اصل سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے پاس سرمایہ رکھکر اپنے ماتحت
مزدورونکو سخت سود پر قرض دیکر اپنا فائدہ نکال لیتے ہین۔

کنگنی اکثر دو سو سے تین سو روپیہ تک پیشگی لیتے ہین۔ اور اس مد مین بھاری
نقصانات لکھے جاتے ہین۔ مگر تاہم یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے۔ کہ اس قسم کے نقصانات شاذ و نادر
ہی ہوا کرتے ہین۔ اتنے نہین ہوتے جتنے کا اول اندیشہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات کنگنی
عدالتی کا پرانا ملازم ہوتا ہے۔ جو سب طرح سے قابل اعتبار ثابت ہوتا ہے۔ بعض وقت وہ
باغ کے دوست ہوتے ہین اور روپیہ ادا کرنے کی ضمانت دیتے ہین۔ بعض اوقات کنگنی غریب
قلیون سے چند روپیہ کا سود اسقدر سخت جسکے باعث عام قلیون مین ناراضی پھیل جاتی
ہے۔ اور جبراً وصول کرتا ہے۔ جس سے وہ اکثر بھاگ جاتے ہین۔ چونکہ وہ چالاک لوگ مالک
کو انکی خبر نہین پہونچنے دیتے۔ لہذا وہ اصل کیفیت سے ناواقف رہتا ہے۔ اور کچھ
انتظام نہین کر سکتا۔ سب سے زیادہ خرابی اور ناگواری یہ ہوتی ہے۔ کہ کنگنی ان سادہ لوح
قلیون کو یہ یقین دلا دیتا ہے۔ کہ یہ سخت سود مالک کے لیے لیا جاتا ہے۔

جہان ٹھیکہ مین کام کرنے والے دستیاب ہون۔ وہان اس طور پر کام کرانے مین
نگرانی اور فکر کرنے کی ضرورت نہین پڑتی۔ سیلون مین درخت کاٹنے جھونپڑیان
تیار کرنے وغیرہ کام کے لیے معتبر اور لائق ٹھیکہ دار پیدا کرنے مین ذرا بھی دقت اٹھانی

نہین پڑتی۔ یہ لوگ اپنے کام مین ہوشیار ہوتے ہین۔ انکو بجز عام ہدایت اور مزدورون کے لیے اوزار اور خوراک کے اور دوسری کوئی ضرورت نہین ہوتی۔ اس قسم کے ٹھیکے اکثر صرف زبانی ہوتے ہین۔ اور پیشگی روپیہ دینے کی کبھی ضرورت نہین ہوتی۔ جب تک کہ کام شروع نہ ہو جاے۔ معمولی قاعدہ یہ ہے۔ کہ ایک مقرری شرح فی ایکڑ درخت کاٹنے کے لیے دیجاتی ہے۔ اسی طور صاف کرنے اور جلانے کے واسطے مقرر ہے۔ اس طور حساب لگایا جاتا ہے۔ جب سب کام ہو جاتا ہے۔ اور زمین کاشت کے لیے بالکل طیار ہوتی ہے۔

جنوبی ہند مین عموماً یہ رواج ہے۔ کہ کبھی گواہون کے سامنے تمسکی کاغذ یا اقرارنامہ ٹھیکہ دار سے لکھا کر کچھ روپیہ پیشگی دیدیا جاتا ہے۔ چند امورات پر واجب لحاظ کیا جاتا ہے تاکہ یہ اقرارنامہ عدالت مین جائز تصور کیا جاے۔ مقدار کام و شرح اجرت۔ تاریخ کام شروع کرنے اور ختم ہونے کی اور رقم پیشگی کی تفصیل ہونی چاہیے۔ اسٹامپ کی قیمت زر پیشگی کے مطابق ہونا چاہیے۔ ہندوستان کے قانون کے مطابق اس قسم کا کوئی اقرارنامہ بلا زر پیشگی کے جائز نہین ہوتا۔ جب یہ سب لکھا جا چکتا ہے۔ تو اسکے خلاف ہونے پر ٹھیکیدار کو قید کی سزا ہوتی ہے۔ باوجود اس سب کارروائی کے دکن مین ٹھیکیدار اپنے اقرارنامہ کے بالکل پابند نہین رہتے۔ مینے اکثر انکو خلاف کرتے دیکھا ہے۔ ملیبار ساحل پر دیسی ٹھیکیدار ہر قسم کے کام کے لیے ٹھیکہ لکھنے کو طیار رہتے اور اقرار کر دیتے ہین۔ کہ خلاف ہونے پر جو مناسب سزا ہو دیجاے۔ بشرطیکہ زر پیشگی اسقدر ہو کہ بعدہ عدالت مین نالش ہونے پر جو نقصان و خسارہ ہو اسکا معاوضہ پورا ہو جائے۔ بعض اوقات یوروپین لوگ ٹھیکہ لینے کو بھی مستعد رہتے ہین۔ مگر انکو بشکل مالکان باغ مزدورون کے بہم پہونچانے مین دقت پیش آتی ہے۔

ٹھیکہ کے طریق کو درا صل قابل اطمینان بنانے کے لیے ضرور ہے۔ کہ ٹھیکہ دار اپنے اقرار کو پورا کرنے کے لیے کافی ضمانت دے۔ مگر دیسی لوگ نہ تو ایسی ما لضمانی دینے کے لائق ہوتے ہین اور نہ دار

جائفل کی پیداوار کا بیان

جائفل اکثر ایسے چھوٹے چھوٹے درختون پر جو نباتاتی کے پودون کی برابر ہوتے ہین اور جنکی درازی ۲۰ فیٹ سے زیادہ نہین ہوتی لگتے ہین۔ اسکا پھول جو جنگلی گل سوسن کے مشابہ ہے زرد رنگ کا اور بہت خوشبودار ہوتا ہے۔ اسکے پھل کو جائفل اور اسکے اوپر کے باریک چھلکے کو جاوتری کہتے ہین۔ اسمین تقریباً آڑو کے برابر پھل ہوتا ہے جو پک کر بیچ سے شق ہوجاتا ہے۔ اور اسکے اندر وہ گٹھلی نظر آنے لگتی ہے۔ اسکا درخت امریکہ کے گرم حصون مین پیدا ہوتا ہے۔ اور تقریباً ۷۰ یا ۸۰ برس تک پھولتا پھلتا رہتا ہے اور اس عرصہ مین ہمیشہ پکے پھل اسپر موجود رہتے ہین۔

ہندوستان کے جزائر سیلون۔ برہما سنگاپور اور احاطہ مدراس مین یہ درخت پیدا ہوتا ہے۔ جزیرہ جمیکا مین ایک ایک درخت سے چار چار ہزار پھل اترتے ہین۔ ایک زمانہ مین جبکہ ڈچ لوگون نے جزائر بنڈا پر قبضہ کیا۔ اور سب اپنے ہم پیشہ سوداگرون پر فتح حاصل کی۔ تو انھون نے اسکی کل تجارت اپنے قبضہ مین کرلی۔ اور اسکے اکثر درختون کو غارت کیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ انھون نے جائفل کو گران کرنے کے لیے اسکے تین ایسے بڑے بڑے انبارون کو جنکی اونچائی ایک اچھی بڑی اونچی عمارت سے کم نہ ہوگی جلاکر خاک سیاہ کیا۔ لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ اس قادر مطلق کو ہرگز ہرگز ایسے ذلیل اور کم حوصلہ امورات پسند نہین آتے۔ اسنے اپنی قدرت کاملہ سے بہت جلد کبوترون کے ذریعہ سے اس شے کو جسے ڈچ نیست و نابود کرنا چاہتے تھے سب جزائر ہند مین پھیلا دیا۔ یعنی کبوترون نے ان گٹھلیون کو جو کہ انکی خوراک تھی۔ سب آس پاس کے ملکون مین لیجا ڈالا جس سے اسکے درخت ان جزائر مین ہر ایک جگہ بکثرت پیدا ہونے لگے۔ اور لوگونکو پھر اسیطرح فائدہ ہونے لگا۔ راقم محمد فیاض الحسن

بگونیا کا درخت

یہ پھلواری کا درخت باسانی کاشت کیا جاتا ہے - یہ ایسا خوشنما اور دیرپا ہے
کہ موسم سرما اور گرما مین مکانون مین سبزہ رکھنے کے لیے نہایت کافی ہے - اسکے بونیکا
طریقہ ہے - کہ ماہ جنوری (اسفندار) مین اسکی جڑ کو آزماؤ - اور اصلی جگہہ سے اکھاڑو - بعض لوگ
ان سب جڑون کو فراہم کرکے ایک صندوق مین رکھتے ہین جسمین ریتلی مٹی بھری رہتی ہے
اور بعض اسے پہلے کیاری مین بو دیتے ہین جسمین سوکھی اور ریتلی مٹی ڈالکر زمین کو کھودتے ہین
اگر زمین یا جگہہ بہت ہو تو جڑون کو زمین مین گاڑ دو - مگر بہتر تو یہی ہے - کہ اوائل مین
صندوق مین گاڑنا چاہیے - اسکے بونے کی دوسری ترکیبین بھی درست ہین - اگر کونڈے
(گملے) مین بونا چاہتے ہو - تو اوّل مین چھوٹے کونڈے مین بوؤ جسمین پوری جڑ آجائے
اور کسیقدر اطراف کی جگہہ مین مٹی آسکے - اگر صندوق مین رکھتے ہو - تو سب جڑون کو
علیحدہ علیحدہ برابر برابر رکھو - جب بڑھنے لگین - تو گملون مین بھرو - جب دو تین انچہ
اونچے ہون - تو انکو علیحدہ معتدل جگہہ مین رکھو - جہان کسیقدر روشنی ہو - روشنی
ایسی بھی نہو جس سے دھوپ کا صدمہ درختون تک پہونچ سکے - سرد اور ہوادار جگہہ
اسکے لیے مناسب ہے - اسکی جڑ کو سرد رکھنے کے لیے کوئلہ کی راکھہ اور کنکریلی مٹی دگریوال
کو ملاکر بچھاؤ - جب درختونکو پھول آئین - تو پھول گرنے کے بعد بونڈے (یعنی گھنڈی
جسمین پھول کھل چکا ہو) کاٹ ڈالو جسقدر تخم لینا چاہتے ہو - اسکے اندازہ سے بونڈے
چھوڑ دو - اخیر موسم مین جڑون کو ذرا گرمی مین لاؤ یعنی دھوپ کے سامنے لاؤ - تا کہ تخم
پک کر جلد طیار ہو جائے -

تخمون کا طیار کرنا

تخم طیار ہونے کے بعد بوئے جاتے ہین - اگر وہ پختہ ہون - تو ماہ اگست (شہریور) کے اخیر

تک بوؤ۔ اگر اس سے دیر ہو۔ تو دوسرے موسم تک بدستور رہنے دو۔ اگر تخم موسم گرما مین بویا جاے۔ تو درختون کو موسم سرما مین محفوظ رکھو۔ اور آہستہ آہستہ بڑہنے دو۔ اسکی ترکیب یہ ہے۔ کہ موسم سرما مین گرم مکان مین رکھو۔ اور کانچ کے قریب۔ اور پانی موافق دیتے رہو۔ بلکہ اتنا تھوڑا پانی دو کہ درخت نہ سوکھ سکے۔ موسم بہار کے شروع مین انکو نکالکر گملون (کونڈون) یا صندوقون مین رکھو۔ اسکے بعد پھول نکلنے تک بدستور رہنے دو۔ اس ترکیب سے گرما مین درخت بہت اچھا رہتا ہے۔ اور ایک گملے تخم سے ہزارون گملے علیحدہ بنا سکتے ہین۔ مگر یہ مشکل ہے۔ کہ جتنے درخت اُگتے ہین۔ وے سب قائم نہین رہتے۔ لیکن تاہم اکثر اپنی عمر طبعی کو پہونچتے اور اوائل موسم مین نہایت عمدگی سے پھول دیتے ہین۔

سب درختون کو برابر پیدا ہونے کے لیے یہ ترکیب کرو۔ کہ ایک طیار شدہ کیاری مین سب درختون کو جماکر کھات (ایرو) اور خشک پتے برابر پھیلا دو۔ تاکہ درختون کی جڑون کو گرمی پہونچے۔ مگر زیادہ نہ ہو۔ کہ مبادا جلجاے۔ کیاری مین ۵۔ انچ کے فاصلے سے ایک ایک درخت بوؤ۔

اس ترکیب سے ایک بار کے بوئے ہوئے درخت سال بھر تک رہ سکتے ہین اور زمین کی طیاری کی محنت اُٹھانی نہین پڑتی۔

فلاکس درمانڈی

یہ خوشنما پھول کا درخت ماہ مارچ یا اپریل کے مہینے مین بویا جاتا ہے۔ کونڈون۔ صندوقون اور شیشون مین (جنکے اندر ہلکی مٹی بھری ہو) بوؤ۔ کم گرمی مین رکھو۔ جب نیچے آدھ انچ کے بلند ہون۔ تو انکو نکالکر دو دو تین تین انچ کے فاصلہ سے بوؤ۔ اور کانچ کے نزدیک سرد جگہہ مین رکھو۔ تاکہ درخت جڑ پکڑ جائین۔ یہ بات

شاخ کے وسط میں پھول دینے لگتے ہیں۔ درختوں کا قد ایک فیٹ ہوتا ہے۔ پھول
کئی رنگتوں کی بہت اقسام ہیں جو ماہ جون سے ستمبر تک پھول دیتی رہتی ہیں۔

کرسنتھمم (گل داؤدی) بونا

کرسنتھمم کے درخت نومبر اور دسمبر کے مہینے میں پھول دیتے ہیں۔ اور کوہ شملہ
پر ایک ماہ پیشتر۔ یہ درخت جاپانی ہے جسکو وہانکے لوگ بڑی تعظیم سے بوتے ہیں۔
جاپان کا بادشاہ اسکا پھول اپنے تاج میں رکھتا ہے۔ اس قدر بڑے و متیک جھاڑ
کی جاپان میں ۵۰ اقسام ہیں۔ منجملہ انکے ایک قسم کا بڑا قد ہوتا ہے۔ جسکا قطر ۱۴ انچ
رہتا ہے۔ اور لمبائی روسی سورج مکھی کے برابر۔ انکی تمام اقسام گوبر ڈالی ہوئی زمین
میں تخم سے اگتی ہیں۔

اسکو اپریل کے مہینے میں بوؤ۔ انکی کیاریاں دوسری کیاریوں سے ۶ انچ
اونچی بناؤ۔ تاکہ ماہ ستمبر میں پانی کی کثرت اسکو نقصان نہ پہونچائے۔ اسکو گونڈوں
اور صندوقوں میں لگاکر برامدوں میں بھی رکھتے ہیں۔ جب کلیاں نکلیں۔ تو گوبر دو
یعنی ایک پیالی چاء کی موافق گوبر کو ایک گھڑے پانی میں ملاکر درختوں کی جڑوں
میں ڈالو۔ ایک روز آڑ پانی دینا چاہیے۔ چند اقسام کے نام یہ ہیں۔

بیوٹی۔ ٹینکسکی وائیلٹ۔ اکس۔ وبرورم۔ ہوائٹ امپرس آف انڈیا۔ گولڈن امپرس
آف انڈیا۔ ماربل آف پرفکشن۔ لانیف۔ وینس۔ لارڈ ڈربی۔ لارڈ بکنگسفیلڈ۔
مسٹر گلیڈ اسٹون۔ ڈیلی کیٹا۔ مسز ہال فورڈ۔ باب۔ ڈچز آف گرال اسٹین جینا میں
ہن۔ پیری ڈنکر۔ جیمس سلٹ۔ جارج سلٹ۔ مسز بارنل۔ سرنیا۔ گلاک۔ جارڈین دبکنسر
پیرنل۔ مانسلرس۔ میرٹگوریٹا۔ فنگور۔ میڈم ماٹس۔ ٹوروئی۔ ٹروڈی پیرپرلی۔

ہیاسنتھ

ہیاسنتھ ایک مشہور قدیمی پھول کا درخت ہے۔ جسکو دو سو برس سے زیادہ ہوئے کہ لوگون نے دریافت کیا۔ اسمین سرخ سفید نیلے رنگ کی اقسام ہوتی ہیں بعض نے ایک درخت سے دو رنگ بنا لیے ہین۔ سنہ ۱۶۸۰ء مین ایک ڈچ کسی مالی نے ہیاسنتھ کا ایک درخت لگایا۔ اسکا ارادہ پیوند لگانے کا تھا۔ لیکن اسوقت وہ بیمار پڑ گیا۔ اسکی خوش نصیبی سے خود بخود دوہرے رنگ کے پھول پیدا ہوئے۔ جنکو دیکھکر مالی بہت خوش ہوا۔ دوہرے رنگ کے ہوجانے سے وہ قیمتی ہوگیا۔ چنانچہ ایک درخت ایک ہزار سکہ فلارنس کو فروخت ہوا جسکے باعث مالی مالامال ہوگیا۔

کروٹن

ہم ٹھیک ٹھیک طور پر کہہ سکتے ہین۔ کہ کروٹن کی تین سو سے زیادہ اقسام عموماً پائی جاتی ہین۔ فی زمانا کروٹن ایسا مقبول نظر ہے۔ کہ سب لوگ اسکو باشتیاق تمام دیکھتے ہین۔ اسکو ہم درختون کے بادشاہون کا شہنشاہ کہہ سکتے ہین۔ اگرچیکہ دیگر بعض اقسام کے درخت بھی بجہد وسعی اسکی ہمسری کے قریب پہونچ چلے ہین۔ مثل آرچڈ فرنس۔ ڈریسینیاس۔ ڈرفن بنیاش۔ اینتھوریم۔ کلوڈیم۔ بگونیا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ یہ درخت بمشکل تمام اگتے ہین۔ اور انکی پرورش بھی ذرا مشکل ہے۔ اور بہت اہستہ اہستہ بڑھتے ہین۔ لیکن کروٹن مین یہ بات نہین ہے۔ کروٹن ہر سال نئے نئے رنگ نکالکر ناظرین کو لبھاتا ہے۔ اول مین اسکا ایک ہی درخت تھا۔ جب اسنے نئے رنگ نکالے۔ تو لوگون نے علیحدہ علیحدہ نام تجویز کرلیے۔ شاید آپ ایشیا سے کلکتہ کو سنہ ۱۸۶۹ء مین ایک درخت پہونچا۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین وہ بلجیم میں بیجا لیا۔ اور

اسکا نام دوسرا رکھا گیا۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین لندن کو دوسرے نام سے بھیجی گیا۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین برمنگھم کے کارخانہ سے ایک اور دوسرے نام سے بھیجا گیا۔ ایسے ہی بہت سی پرانی اقسام کے نئے نئے نام بدل گئے ہین۔ مثلاً چار لنچر کو امپیریٹر کہتے ہین۔ اور ورسے بلس کو فیل کیپٹس بھی کہتے ہین۔ پرنس آف ویلز کو گلوریوسس کہتے ہین ٹریم فانس کو ہار وو ڈیانس کہتے ہین۔ مشابلس کو پنسیس کہتے ہین۔

کروٹن کی اقسام کی کیفیت لکھنے کے لیئے ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک علیحدہ کتاب چھاپی جائے۔

گیہون کی فصل سے زمین کی قوت کا گھٹنا

اگر ایک ایکڑ زمین مین ۳۰ بشل گیہون پیدا ہو تو اسکی طیاری مین زمین کی اسقدر قوت گھٹ جاتی ہے۔ ۵۱ پونڈ نیٹروجن ۲۴ پونڈ فاسفورس ایسڈ۔ ۳۳ پوٹاش۔ اسکا علاج یہی ہے کہ زمین کی طیاری سے پہلے زمین مین ۱۰ پونڈ امونیا ایک سو ا پونڈ سوپر فاسفیٹ آف لائیم۔ اور ۷۰ پونڈ کلورائیڈ پوٹاشیم دیئن۔ تاکہ زمین کی قوت بدستور قائم رہجائے۔

ایس پریگس کا آچار

بڑے بڑے ایس پریگس لیکر انکا سر کاٹ کر پانی مین ڈباؤ۔ تین گھنٹے تک پانی مین رکھو۔ پھر نمک کا پانی گرم کرکے اسمین بھگاؤ۔ اور خشک کرو۔ پھر نیپکن سے خشک کرو۔ اول سرکہ اور نمک ملاؤ۔ ایک گیلن آچار کے لیے دو جوز پاؤ اونس جودیپھر اور مرچ سیاہ مرچ لو۔ ایس پریگس کو مرتبان مین ڈالو۔ پھر سرکہ وغیرہ کو گرم کرکے اسمین ملا دو۔ مرتبان کو کپڑے سے باندھ دو۔ ایک ہفتہ تک بدستور

رہنے دو۔ اسکے بعد پھر آبالو۔ ایک ہفتہ تک رکھکر پھر ابالو۔ اب ٹھنڈا کرکے مرتبان مین بھرکر ڈاٹ لگا دو۔

آم کی چٹنی

کیری کے چھلے ہوئے ٹکڑے ایک سیر کشمش آدھ سیر۔ ادرک آدھ سیر شکر آدھ سیر۔ نمک ڈیڑھ پاؤ۔ تمر ہند پاؤ سیر۔ مرچ سرخ چھٹانک۔ لہسن آدھ سرکہ ۵ بوتل۔ سوائے آم کی کیری کے اِن سب چیزون کو پیسو۔ ایک شیشے مین آم ڈالکر اُسپر یہ پیسی ہوئی چیزین ڈالو۔

دہلی کی چٹنی

آمچور ۱۰ چھٹانک۔ مرچ سوا پاؤ۔ رائی کھٹی ڈیڑھ پاؤ۔ لہسن سوا پاؤ کشمش آدھ سیر شکر ڈیڑھ پاؤ۔ املی ایک چھٹانک۔ نمک آدھ سیر۔ سرکہ تین بوتل۔ یہ سب چیزین کوٹکر سرکہ مین ڈالو۔ چٹنی ہوگئی۔

کسونڈی بنانا

کیری ڈیڑھ سیر۔ ادرک آدھ سیر لہسن پاؤ سیر۔ مرچ سرخ پاؤ سیر۔ نمک تین چھٹانک۔ رائی کا تیل اڑھائی پاؤ۔ کیری کو اول خوب چورا کرو۔ پھر اِن چیزون کو باریک پیسکر اُنکا سفوف کرو۔ پھر سب چیزون کو رائی کے تیل مین مخلوط کرو۔ آم کو خوب پیسو۔ اور شیشی مین بھر دو۔ ۱۴ دن تک دھوپ مین رکھو دوسری قسم مین کیری کے ٹکڑے ڈالے جاتے ہین۔ اور ایک ماہ تک دھوپ مین رکھنا پڑتا ہے۔

اسپنج کیک بنانا

۶ انڈے۔ ایک کٹوری شکر مین خوب ملاؤ۔ اسمین ایک کٹوری کارن فلور ڈالو۔ ایک رکابی مین رکھکر اسکو تنور مین پکاؤ۔

کافی کے بسکٹ

کارن فلوور پاؤ سیر۔ ایک چھٹانک شکر۔ ڈیڑھ پاؤ ملائی۔ ان تینوں کو خوب ملاؤ۔ جب لس یعنی چیپ پیدا ہو تو اسکو رکابی میں پھیلا لو۔ اور اسکے چوپہلو قاشیں کترو۔ یعنی۔ اڑھائی انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی۔ انکو قطاروں میں رکھکر تنور میں پکا لو۔

سستا عطر بنانا

سوا تولہ لیونڈر کا تیل۔ اسیقدر گلاب کا تیل۔ اڑھائی تولہ لیموں کا تیل۔ اور ۲۰ بوند دارچینی کا تیل۔ یہ سب ایک گیلن الکوحل میں ڈالو۔ نہایت عمدہ ارزاں مجموعہ کا عطر بنجائیگا۔

اونی کپڑے دھونا

کمبل کو اول سرد پانی میں ۱۲ گھنٹے تک بھگاؤ۔ پھر نیا ٹھنڈا پانی ڈالکر گرم کرو پھر خالص صابون کے پانی سے دھو ڈالو۔ اسمیں گرم پانی ہرگز نہ ڈالو۔ پھر خشک کرو۔ فلالین اور اونی کپڑوں کے دھونے کا بھی یہی طریقہ ہے۔

کمپوڈ آف رُوبارب

رُوبھارب انگریزی کھانوں میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ مصفّی خون ہے۔ اسکی یہ تاثیر ہے۔ کہ اگر کوئی چیز اسکے ساتھ پکائی جاے۔ تو اسکا مزا اپنا کرلیتا ہے یعنی اپنے ذائقہ پر کسیکا ذائقہ غالب نہیں آنے دیتا۔ اس سے جام بھی بنتا ہے۔ لیکن دیرپا نہیں ہوتا۔ اسکا جام بناکر جلد کھالینا چاہیے۔ جو لوگ اسکو نہیں کھاتے وہ ادرک لیموں۔ بادام ملاکر کھائیں۔ یہ چیزیں اسکے مزے کو کم کردیتی ہیں۔ جب بازار میں لال چمکیلے رُوبارب آئیں۔ تو خرید کر پکاؤ۔ بہت لذیذ کھانا بنتا ہے۔ یا تو میٹھا بنتا ہے۔ یا جام ہوجاتا ہے۔ صبح کے وقت چاء کے ساتھ کھانے کے واسطے۔ اسکو کانچ کے برتن میں رکھنا چاہیے۔ اسکا سخت چھلکا اتار دیا جاتا ہے۔ چھلکا اتار کر بھیگے کپڑے

سے پونچھنا چاہیئے۔ اسکی لمبی پھانکین چار یا پانچ انچھ کی کترنی چاہیئے۔ اسمین جب
ضرورت پانی اور شکر ملاؤ۔ اور قوام بناؤ۔ قوام مین پھانکین پکاؤ۔ پھر پھانکون کو
نکالکر کانچ کے برتن مین رکھو۔ جب وہ میوے نکال لو۔ تو قوام کو پھر پکاؤ۔ پھر سرد کرو
اور سرد ہونے کے بعد کوچین آئیل کی پانچ چھہ بوندین شوق رنگ کرنے کے لیے
ڈالو۔ قوام کو پھانکون پر ڈالو۔ قوام بہت زیادہ رہنا چاہیئے۔ بعض لوگ گاڑھا کرنے کے
واسطے ایزن گلاس یا جلیٹن ڈالتے ہین۔ اور ملائی کے ساتھ کھاتے ہین۔ اس ترکیب
سے پکایا ہوا رُوبارب دُوسری ترکیبون سے بہتر ہے۔ جب یہ سب پھانکین وغیرہ
مل جائین تو کھانے مین لاؤ۔

رُوبارب مولڈ

یہ بھی نیبرین پکتا ہے۔ رُوبارب کو دھوکر پتلی پھانکین کرکے پاؤ برتن بھر دین
پھر پانی مین آبالین۔ اسکے بعد شکر سفید ملائین۔ اور نصف لیمو کا عرق دین۔ اور
نصف جلیٹن ایک گھنٹے تک پانی مین بھگوکر اسمین ڈالین۔ اور بادام کا تیل پانچ
چھہ بوند۔ اور پانچ چھہ بوند کوچین آئیل ڈالکر چمچے سے خوب ہلائین۔ اور اُتار کر
سانچے مین بھر دین۔ ٹھنڈا کرنے کے بعد ملائی یا دودھ سے کھائین۔

رُوبارب آف فلمری

مثل رُوبارب مولڈ کے اسکی بھی ترکیب ہے۔ لیکن بجائے لیمو کے عمدہ ملائی ایک
کٹوری بھر دینا چاہیئے۔ اور خوب لت پت کردو۔ سانچے مین بھرو۔ پھر سرد کرکے
کھاؤ۔ اور بعض لوگ بجائے ملائی کے نصف کٹوری انڈے کی زردی دودھ کے
ساتھ ملا دیتے ہین۔ اسکے ڈالنے کے بعد رُوبارب گرم نہ کرنا چاہیئے۔

متفرقات

ملک ہندوستان سے ماہ جنوری میں ۲ لاکھ ۳ ہزار ۵ سو ۵۴ ہنڈرڈ ویٹ گیہون جسکی قیمت ۹ لاکھ ۱۳ ہزار ۶ سو ۸ روپیہ ہوتی ہے بیرونجات کو روانہ ہوا۔

ملکیڈیا گویاکو نامی درخت سوتھ امریکہ کا ہے جو مارگزیدہ کے لیئے مفید ہے اسکے پتے گرم کرکے انکا عرق نچوڑ کر پلایا جاتا ہے۔ اور پتیان گرم کرکے زخم پر باندھی جاتی ہیں

دہرہ دون میں صرف ۱۳۰ ہاتھی پکڑے گئے لیکن کاروپہاڑ میں ۶۰ اگرفتار ہوئے

صندل کی لکڑی کورگ میں ۵ برس سے ایک سو ٹن بحساب ۲ سو ۴۳ روپیہ فی ٹن کے فروخت ہوئی۔

ممالک مغربی وشمالی کی گورنمنٹ نے ۱۰ ہزار روپیہ اسلیئے تجویز کیئے ہیں۔ کہ انسے چارا مویشی کے لیئے خرید اجاوے۔ جو ایام قحط میں کام آئے۔

جزیرہ بورنیو میں چوبینہ نہایت عمدہ ملتا ہے اور شہتیر یہانکے اعلی درجہ کے ہوتے ہیں۔

امریکہ میں شکر نکالنے کا ایک برقی آلہ نکلا ہے جسکی ذریعہ سے شکر صاف کرنے کی لاگت ۳ شلنگ ۴ پنس سے زیادہ فی ٹن نہیں لگتی۔ اسمیں شیرا بالکل نہیں رہ سکتا۔ فی الحال جس طریقہ سے شکر صاف کیجاتی ہے۔ اس سے فی ٹن ۳۰ روپیہ سے ۴۵ روپیے تک لاگت پڑتی ہے۔ آلہ مذکور کا ایجاد ہونا اگر صحیح ہے۔ تو نہایت مفید اور کوڑیوں کے مول ہے۔

لوہے کو زنگ سے بچانا کا نسخہ ۱۲۵ حصہ لوہے کے وزن سے ۲ حصہ کاربونیٹ آف سوڈا۔ ۱۲ حصہ بورسیک ایسڈ۔ ان سب کو پگھلاؤ۔ اس گرم کیے ہوئے کو لال پتھر یا لوہے پر پھیلاؤ۔ اور سرد کرو۔ ۵۰ پونڈ سلیکیٹ آف سوڈا ملاکر سب کو باریک پیس کر رکھ چھوڑو۔ اس سفوف سے جو لوہا صاف کرو۔ اسکو کبھی زنگ نہ لگے گا۔ لوہے کے برتن

انگوری شراب (وائن) کی ولایت میں روز برور ترقی ہے۔ ایک سال میں

۲ لاکھ گنیں پیدا ہوتی ہے۔

برٹش برما میں بوجہ بدانتظامی امسال بہت کم زراعت ہوئی۔ ۷ ہزار ۴ سو ٹن چانول سے کچھ سے تمام سال میں پیدا ہوئے۔

بھاؤنگر کاٹھیاواڑ میں روئی کا ایک کارخانہ جاری ہونیوالا ہے۔ وہاں کے امرا و رؤسا نے اسکا اجرا نہایت پسند کیا ہے۔

میسور کی طلائی کان سے ماہ گذشتہ میں ایک ہزار ۴ سو ۷۱ اونس سونا نکلا جسکی قیمت ۷۲ ہزار روپے ہوتی ہے۔

ڈارجلنگ میں امسال بہ نسبت سال گذشتہ کے چاء کی زراعت عمدہ نہیں ہوئی

امسال چین اور جاپان سے گریٹ برٹن کو ۴ کروڑ ۹۴ لاکھ ۸۰ ہزار ایک سو ۵۴ پونڈ بمقابلہ ۵ کروڑ ۲۳ لاکھ ۳۶ ہزار ۵۷ پونڈ سال گذشتہ کے چاء روانہ ہوئی۔ اور یونائیٹیڈ اسٹیٹس اور کنیڈا کو ۷ کروڑ ۳ لاکھ ۳۲ ہزار ۸ سو ۶۹ پونڈ بمقابلہ ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ ۷۲ ہزار ۵ سو ۴۴ پونڈ سال گذشتہ کے چاء روانہ ہوئی۔

کرانچی میں گھانس کی قیمت دو چند بلکہ سہ چند تک چڑھ گئی ہے۔

سوتھ ڈرہم میں ایک نمک کی کان نکلی ہے جو ایک ہزار ۱۹ فیٹ کی گہرائی پر ہے۔ اور ایک سو ۷ فیٹ موٹی ہے جس میں سے تین لاکھ ٹن نمک فی ایکڑ کے حساب سے نکلنے کا تخمینہ ہے۔

مقام کولو میں انگریزی گھاسوں کی زراعت شروع ہوگئی ہے لیکن عمدہ پیداوار کی امید نہیں۔ کیونکہ وہاں چارہ بھی عمدہ پیدا نہیں ہوتی۔ دوسرے مویشی وبا کے نذر ہوگئے بہت کم

بہار میں نیل کی زراعت خاطر خواہ ہوئی ہے تخم ریزی ختم ہوچکی۔ درخت سرسبز اور اچھی حالت میں پائے جاتے ہیں۔ مونگیر اور چھپرا کے دو ایک کارخانوں کے درخت مغربی ہوا سے بگڑ گئے ہیں۔

کھ رگ مین سنکونا جس امید سے بوئی گئی تھی اُس امید کی موافق پیدا نہین ہوئی
شاید یہ باعث ہے کہ اُن کھیتون مین بوئی ہوگی جنمین پہلے کافی بوئی گئی تھی جنکی
مٹی کمزور ہو چکی تھی ۔ بہت سے درخت سوکھ گئے ۔ اب جو درخت باقی ہین ۔ وہ بہت
اچھی حالت مین ہین ۔

درانتی اور کلہاڑی اور بیلچہ وغیرہ کے دستے اگر سرخ رنگ سے رنگے جایا کرین
تو بہتر ہے کیونکہ اگر کہین گھانس وغیرہ مین گم ہوجاے ۔ تو رنگت سے جلد دستیاب ہوسکتا ہے

اشتہارات

چونکہ برسات کا موسم آگیا ہے ۔ جسمین طرح طرح کے تخم
بوئے جاتے ہین ۔ لہذا اطلاع دیجاتی ہے ۔ کہ ہمارے کارخانہ
مین ولایت اور دیگر مقامات سے تازہ عمدہ تخم آچکے ہین حضرات
شائقین جلد طلب فرمائین ۔ ورنہ پھر فروخت ہوجاینگے تو مثل
گذشتہ موسم کے اکثر درخواستونکی پوری تعمیل نہ ہوسکیگی ۔

قلمی آمون کی روانگی کا بھی موسم آگیا ہے جلد درخواستین کرنی چاہیئین

المشتہر ۔ جونس ۔ سپرنٹنڈنٹ کارخانہ فنون وسیڈ اسٹور وغیرہ حیدرآباد دکن

فہرست اشجار و تخم بقولات اجناس اثمار ملکی و غیر ملکی مع شرح قیمت

(۱) ہمارے کارخانہ سے مندرجہ ذیل پودے اور تخم نقد قیمت بھیجنے پر ملسکتے ہین خصوصاً ہر قسم کے تخم بذریعہ پوڈ (ایلو پیبل) قیمت طلب) پارسل روانہ ہوسکتے ہین - موجودہ تخم اور درخت فوراً روانہ ہوسکینگے لیکن اگر بعض اقسام کے تخم اور درخت موجود نہ ہونگے - تو غیر ممالک سے منگاکر بھیجے جائینگے - اخراجات ریلوے و جہاز اور محصول ڈاک ہر قسم کے اسکے خریدار کو معاف - خرید و فروخت عموماً کمپنی سکہ سے ہوگی -

(۲) اگر کوئی صاحب کئی اقسام کے درخت (نیچے) لینگے - تو ان سب کی تعداد کم سے کم ایک سو ہونی چاہیے

(۳) ہر درخواست مین نمبر شمار فہرست اور نام درخت صاف اور خوشخط لکھنا نہایت ضرور ہے -

(۴) رسالہ فنون مین جو مضامین درج ہوتے ہین - انکی اشیا کے تخم بغرض آزمایش و ترویج ارزان قیمت پر دیے جائینگے (۵) اگر غیر ملکی پھلواری کے درختونکے گٹے (یعنی جن درختون کی جڑ مثل آلو کے گول زمین کے اندر رہتی ہے) کوئی صاحب منگانا چاہین - تو وہ بھی بشرط فرمایش منگا دیے جائینگے -

(۶) حیدر آباد کے امرا نوع بنوع کے درخت نہایت شوق سے گران خریدتے اور اپنے باغون مین لگاتے ہین - اگر وہ ہمارے کارخانہ کی معرفت لیا کرین - تو بعض درختون کی قیمت نصف کے قریب بچ پڑیگی یہانتک نرخ ہے - اور درخت عمدہ ملینگے -

(۷) ہر شے مطلوبہ کی ترکیب کاشت و ہدایات پرورش و حفاظت ہمراہ روانہ ہوگی -

(۸) بعض درختون کی قیمت مین بلحاظ فاصلہ کسیقدر تخفیف ہوسکیگی ــ اس بارہ مین خط و کتابت پیدا کرنی چاہیے - درختون کی روانگی کا موسم برسات اور جاڑا مناسب ہے -

(۹) جہانتک ریل ہے - وہانتک ہم اپنی ذمہ داری سے درخت روانہ کرینگے - اور خریدار کو اپنا آدمی بھیجنا پڑیگا - بلکہ اپنے اسٹیشن ریلوے سے درخت لینے ہونگے -

(۱۰) درخواست خریداری وغیرہ بنام منشی محمد مشتاق احمد مالک رسالہ جات فنون و مذاق سخن کمیشن ایجینٹ وغیرہ حیدر آباد دکن کے پتے پر بھیجنی چاہیے -

نمبر	نام	قیمت	نمبر	نام	قیمت
۱	تخم سنکونا (کونین) بلیور کالیسایا فی دو تولہ	صمہ	۵	درخت سنکونا لائیبریے فی شجر	عصہ
۲	,, سنکونا افشیلنس	للعہ	۶	,, کوکو (مثل چاہ کے اکثر انگریز و نیٹو دودھ مین پیتے ہین لذیذ و مقوی ہے) فی شجر	عصہ
۳	,, سنکونا قسم رُبسٹا - دہائی بٹ و سکسی یوبرا فی دو تولہ	سے			
[illegible]	,, سنکونا لیبسنی [illegible]	[illegible]	۷	درست [illegible]	[illegible]

منتھلی میل
Monthly Mail Calcutta

اس نام کا ایک ماہواری رسالہ انگریزی زبان میں کلکتہ سے مسٹر تھامس کک اینڈ سن ٹورسٹ
ایجنٹس نے جاری کیا ہے جسمیں غیر ممالک کے جانیوالوں کے لیے روانگی جہازات
وغیرہ کے حالات اور اکثر مفید اشتہارات شائع ہوتے ہیں مسٹر موصوف سے ہر جگہ
جانیکا ریلوے اور جہازی ٹکٹ ملسکتا ہے۔ اور جہاں جانا منظور ہو۔ وہاں کے حالات
سفر وغیرہ دریافت کرنے کے لیے ایک جلد گائڈ کی بھی ملسکتی ہے جن لوگونکو ولایت یا دیگر
ملکونکو جانا ہو وہ مسٹر موصوف کے دفتروں سے دریافت کرلیں۔ پتہ دفتر
ڈلہوزی کورٹ ہیسٹنگس کلکتہ نیز شاپ ۱۰ ہارنبی روڈ نمبر ۱ بمبئی

کشف الاخبار بمبئی

اس ہفتہ وار اخبار میں علاوہ اور خبروں کے اکثر وقت آگبوٹ جہاج اور عجائب غرائب
نو ایجاد ولایتی چیزوں کی کیفیت بھی لکھی جاتی ہے۔ اور بھی جو چیز ادنی و اعلی جن صاحب
کو کیسی چاہیے ارزاں منگاتی ہے۔ شائقین معرفت طلب فرمائیں

ماسٹر تعلیمی (یہ ایک عجیب نسخہ ایجاد ہوا ہے۔ بظاہر لڑکونکا مرغوب کھیل مگر حقیقت میں
تحصیل علم کا ہادی و مددگار عربی و فارسی اردو و انگریزی پڑھاتی ہے۔ ہر ایک زبانکا کھیل [illegible] کی
قیمت فی قسم پیچیدہ ترکیب ۱۲ بلا محصول۔ چوتھ سیپر کے تعویذ میں سردی اور سینہ
کی کھانسی کی بیماری درد اور دیگر باؤن کے امراض کے استعمال سے دفع ہوتے ہیں
قیمت فی جوڑہ عہ۔ چوسنی (یہ شیر خوار بچونکے چوسنے کی چیز ہے۔ اسکے استعمال سے
بچونکے دانت با آسانی نکلتے ہیں اور ہر ایک مرض سے پناہ رہتی ہو قیمت ۸
تعویذ (بجلی کے) اس تعویذ کو سینہ پر لگانے سے خفقان و ہول دل کی بیماری دفع
ہوتی ہے قیمت للعہ۔ اور بہت چیزیں ہیں آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دریافت کیجئے

المشتہر مبارک حسن بن جناب غلام حسن مہتمم کشف الاخبار بمبئی بھنڈی بازار

The
Indian Agriculturist
A Monthly Urdu journal called

Funoon.

جلد ۳ فنون نمبر ۶

رسالۂ ماہواری مشتمل بر علم فلاحت و تجارت حرفت و صنعت و دیگر باغات وغیرہ

بسرپرستی

سرکار دولتمدار حیدرآباد دکن

بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۵ء

در مطبع فنون و مذاق سخن پتھرگھٹی حیدرآباد دکن
باہتمام ایم جونس رونق طبع پذیرفت

اشتہارات

فن باغبانی کی پہلی کتاب

اسمین تمام باغ کی کارروائیون کا بیان کیا گیا ہے۔ اور بہت سے مصالح بتلائے گئے ہین۔ کیاریون کے نقشے دیے ہین۔ پھولون کا تو ایسا بیان کیا ہے جیسا کہ حق تھا۔ تخم کا بونا۔ مٹی کا بنانا پنیری (روپ) کا اگانا پرورش کرنا اسکو بدلنا کونڈون مین اگاکر حفاظت سے رکھنا اور بافراط پھول لینا پھولون مین ندرت اور صنعتین پیدا کرنا تخم حاصل کرنا اور پھولون کے موسم اور انکی ماہیت کا پورا پورا بیان نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے + اس فن مین یہ اردو کی پہلی ہی کتاب ہے۔ جو بڑی جانفشانی سے طیار کی گئی ہے۔ قیمت پیشگی مع محصول ۲ / بعد ۴ / [illegible]

المشتہر۔ ایم جونس۔ سپرنٹنڈنٹ کارخانہ فنون وہیڈ اسٹور۔ حیدر آباد دکن۔

فنون

یہ ماہواری رسالہ اردو زبان مین بسرپرستی سرکار عالی ۱۲۹۳ھ سے جاری ہے۔ زمینداروں کاشتکارون کاریگرون پیشہ ورون اور شائقین علم نباتات وجمادات و حیوانات کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہے خصوصاً باغ اگانے والون کو تو ضروری ملاحظہ کرنا چاہیے۔ **قیمت** سالانہ پیشگی مع اخراجات روانگی تمام شائقین سے ۲ / ۔ امرا و روسا اور دیگر معززین سے صہ / پٹواریون کاشتکارون۔ کاریگرون اور ممبران میونسپل اور طلباے مدارس سے رعایتاً عہ / ۔ نمونہ کا پرچہ ۲ / ۔ اگر کسیکے پاس بلاطلب پرچہ بھیجا جاے۔ اور اسکا خریدنا منظور نہو۔ تو اپنے ارادہ سے فوراً اطلاع دینی چاہیے ورنہ رسالہ مذکور کے رجسٹر مین انکا درج ہوجائیگا۔ اور قیمت کا مطالبہ ہوگا۔

المشتہر ایم جونس۔ سپرنٹنڈنٹ کارخانہ فنون وہیڈ اسٹور حیدر آباد دکن

چاء کا بیان

اگر زمین ہموار ہے - تو سیدھی قطارون مین بہت دور تک درخت لگائے جا سکتے
ہین - مگر یہ طریقہ شکستہ یا اونچی نیچی زمینون پر کام نہین آسکتا - قطارین دو طرح کی ہوتی
ہین - ایک تو سیدھی لمبی - اور دوسری مثلث کے قاعدہ سے - ہر ایک قطار مین ہم
درخت تک لگ سکتے ہین - مثلث لگانے سے یہ فائدہ ہے - کہ تھوڑی سی جگہ مین بہت
سے درخت لگائے جا سکتے ہین - اور اسی تھوڑی سی زمین مین درخت گھنی دار رہجاتے
ہین - گھنی اسوقت پکڑینگے - جبکہ بازو کی ڈالیان بڑھنے کے لیے چھوڑی جائینگی - اس
قسم کے درخت بہت اونچے اوگتے ہین - اور انکو زیادہ جگہہ کی ضرورت پڑتی ہے - لیکن
دوسرے طریقہ سے لگائے ہوئے درختون کو زیادہ جگہہ کی حاجت نہین پڑتی - یہ صفت
بہانتک دیسی درختون مین ہوتی ہے - درخت کی کامیابی یا خرابی اسکے لگانے اور پرورش
کرنے پر منحصر ہے - اسلیے پہلے اور دوسرے سال مین اس طرف زیادہ تر توجہ ہونا
چاہیئے - اول جزوی امورات پر خیال کرو - بعدہ بڑے بڑے معاملات پر -
پہلے قاعدہ تھا - کہ درخت کے ساتھ مٹی کا گولہ جڑ مین چپٹا ہوا اٹھاتے تھے جسکے باعث
لاگت زیادہ پڑتی تھی - لیکن اب یہ طریقہ چھوڑ دیا گیا ہے - اور یہ قاعدہ اختیار کیا گیا ہے
کہ کھیت کے قریب ایک کیاری مین پنیری (پودا یا روپ) بوتے ہین - پھر وہانسے اکھاڑ کر
کھیت مین لگاتے ہین - لیکن اس حالت مین یہ احتیاط کرنی پڑتی ہے - کہ آفتاب کی
شعاع جڑ پر نہ پڑنے پائے - ایسے درختون کی دو گڈیان بنا کر بہنگی مین لیجاتے ہین -
اور کھیت والے مزدور ایک بانس کے ٹکڑے کی کھونٹی ایک فٹ لمبی رکھتے ہین جسکو
زمین مین ٹھوک کر سوراخ کرتے - اور اسکے اندر درخت کو گاڑ کر بازو کی مٹی کو دبا دیتے ہین

ایک فٹ کی کھونٹی اسلیے رکھتے ہین - کہ اس سے تمام سوراخ برابر برابر گہرے بن
جنمین درخت گہرے بکر سرسبزی سے اُگتے ہین - ان درختونکو زردی مین انکے نیچے
نقصان پہونچتا ہے - ماہ اپریل کے دو ایک پانی پڑنے کے بعد یہ کاروائی کرنی چاہیے
کیونکہ اس مہینے کی دھوپ سخت ہوتی ہے - اگر دو تین ہفتے کے بعد پانی پڑیگا - تو یہ
درخت اس بارش کے صدمے کے متحمل نہو سکینگے - تخم سے جب درخت اُگین - تو اسوقت
آہستہ آہستہ سایہ کم کرتے جاؤ - اس ترکیب سے وہ سخت ہوتے جاتے ہین - اگر ماہ
مئی کے اوائل مین درخت عمدہ اُگے ہون - تو انکی گردن کے قریب کی ڈنڈی مین
ہلکی سی سرخی معلوم ہوگی - اس سے دریافت کرلو - کہ لکڑی پختہ ہو رہی ہے جبتک
یہ علامت ظاہر نہو - اسوقت تک وہانسے اٹھاکر کھیت مین نہ لگانے چاہئین -

کھیت مین بوتے وقت زمین تر رہنی چاہیے - اگر مٹی تر اور ہوا گرم یا سرد ہو
تو درختونکو اس سے کچھ ہرج نہین پہونچتا - جب زور سے بارش ہو - تو چار پانچ روز
بعد تک برابر درخت کھیت مین بوئے جا سکتے ہین - خواہ بارش کے بعد ہوا گرم ہو
مگر مناسب تو یہی ہے - کہ دوسری بارش ہونے کے بعد بونا شروع کیا جائے -
سلہٹ وغیرہ گرم اضلاع مین یہ قاعدہ زیادہ تر مفید ہے -

اگر زمین ہموار نہو اور سب کیاریان ایک پیمانہ پر نہ بنائی جا سکین - تو
۱۰ ایکڑ تک کے قطعات کی حدبندی کرکے انمین لگاؤ
ہر ایک قطعہ کے بیچ مین مثل نقشہ مندرجہ ایک ایک روش
دو طرفہ بناؤ - تاکہ آدمی آجا سکین - فیصدی درختون کے
اُکھاڑنے لیجانے اور گاڑنے وغیرہ کی لاگت ۲ر پڑتی ہے - تر ہوا مین درختون کو
جڑ مین بغیر ذرا سی مٹی کے بھی لیجا سکتے ہین - جب درخت کو گاڑنا چاہو - تو اسکی جڑ کے
قریب ایک سوراخ کھونٹی سے اوپر بنادو - اس سوراخ سے درخت کو کسی قسم

کا صدمہ اور نقصان نہین پہونچ سکتا - چاء کے کھیت کی چھوٹی چھوٹی کیاریان بھی بنا سکتے ہین - جنکی پیمایش ایک سو سہ فٹ مربع ہو -

---

چاء کا تخم تین قسم کا ہوتا ہے - ایک چینی - دوسرا دیسی - تیسرا ہبرڈ (غیر ملکی) ان مین سے ابھی تک صحیح طور پر نہین کہا جا سکتا - کہ کونسا تخم عمدہ ہوتا ہے - کبھی چینی چاء کے تخم کے درختون سے (جو ڈارجلنگ مین اُگتے ہین) عمدہ قیمتی چاء پیدا ہوتی ہے - اور کبھی خراب - لیکن بیان کیا گیا ہے - کہ چینی چاء مزے دار ہوتی ہے - مگر ہبرڈ قسم کی چاء مقوی ہوتی ہے - اسمین کچھ کلام نہین - کہ اگر عمدہ طور پر چاء کی زراعت اونچے مقامات پر کیجاے - تو ہر ایک قسم اپنی اپنی تاثیر کو نہین کھو سکتی - ڈارجلنگ کی چاء بونے والے بیان کرتے ہین - کہ چینی چاء کا تخم کسی حالت مین بھی اپنی تاثیر کو نہین بدلتا - زمین ذائقہ کو بدل دیتی ہے - کسی جگہہ کوئی قسم عمدہ ہوتی ہے کہین دوسری اچھی ہو جاتی ہے - پینے والے بہ نسبت بونے والونکے چاء کے ذائقہ وغیرہ سے خوب واقف ہین - وہ تو دیسی چاء کو ہی اچھا بتلاتے ہین - ہر ایک کارخانے کے چاء بنانے کا طریقہ جُدا جُدا ہے - اگر سب کارخانے والے ایک ہی طریقہ سے بنائین تو بآسانی امتیاز ہو سکتا ہے - کہ کونسے تخم سے چاء عمدہ اور مزے دار ہوتی ہے -

بہ نسبت چین کے درختون کے ہبرڈ اور دیسی پیداوار چاء مین بڑے ہوئے ہین - روپ (یا پودا یا پنیری) لگانے کے واسطے مٹی نہایت پُر زور چاہیے - اگر کھیت کی مٹی ایسی نہ ہو - تو کچھ مضائقہ نہین - درخت کی جڑ کے ساتھ مٹی کا گولا ضرور رکھو - تاکہ وہ اصلی کیاری کی پُر زور مٹی جڑ مین رہے - اور درخت کے بڑھنے مین مدد دے - چاء بونے کے لیے تر زمین پُر زور مٹی والی منتخب کرنی چاہیے - اگر زمین زیادہ تر ہو تو اُسکی مٹی ذرا کھود کر خشک کرنی چاہیے - اور اگر خشک

ہو۔ تو کمی دینی چاہیئے۔

دیسی چاء [illegible] سی پور۔ کوہ پٹیلہ۔ اور دیگر مقامات کو بھی پر عمدہ ہوتی ہے
اور کسیقدر سلہٹ اور کچھار مین کبھی اچھی اُگتی ہے۔

چاء کی پتی کی بیماری۔ کمایون کے چاء کے باغات کے افسر نے ایک ڈالی
چاء کے درخت کی سوسائٹی نباتات کلکتہ کو دریافت مرض کے لیے بھیجی۔ اسکے پتون پر
روغن سا لگا ہوا تھا۔ جو چکنا چکیلا مثل شہد کے شیرین تھا۔ چھوٹی ڈالیون پر بھورے رنگ
کی چھوٹی چھوٹی پردار مکھیان تھین۔ انمین چند یا نو ڈالے کیڑے مثل کھٹمل کے سیاہ رنگ کے تھے
اول سمجھا گیا تھا کہ یہ کیڑے اور مکھیان ایک ہی قسم کے ہین۔ لیکن بعد مین معلوم
ہوا۔ کہ یہ کیڑے مکھیون کو نوش کرنے کی غرض سے آگئے تھے۔ چاء کے پتون پر [illegible]
تھی۔ یہ کیڑے اور مکھیان اسوقت تک درخت کی خرابی کا باعث ثابت نہین ہوئے
درخت بخوبی سر سبزی سے بڑھ رہے ہین۔ اس ضلع مین آجتک کوئی مرض یا کسی
قسم کے کیڑے چاء کے درختون پر نہ آئے تھے۔ لیکن حال کی حالات دیکھنے سے تعجب
حیرت ہے۔

ہندوستانی چاء پر رپورٹ۔ ماہ جون ۱۸۸۵ع کو ختم ہونیوالی سہ ماہی کی
رپورٹ مین ٹامسن صاحب لندن کے چاء کے کارخانہ دار نے بیان کیا ہے۔ کہ اس
فصل مین ۷ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ چاء بیرونجات سے یہان پہونچی۔ جو مقابلہ گذشتہ سال کی
اُسی سہ ماہی کے ۸۰ لاکھ پونڈ زیادہ ہے۔ اگرچہ چاء زیادہ پہونچی۔ لیکن نرخ مین
کچھ کمی نہین پڑی۔ اب یہانکے لوگ چینی چاء کو زیادہ پسند نہین کرتے جیسکہ پہلے
کرتے تھے۔ کیونکہ ہندوستان کی چاء کی عمدگی اور کم قیمتی نے چینی چاء کی وقعت گھٹا کر
اپنی ترویج مین ترقی حاصل کی ہے ایک سال پہلے ہمنے لکھا تھا کہ یہانکے لوگ چینی چاء

سے زیادہ عمدہ چاء کی خواہش کرتے ہین - اب وہ خواہش ہندوستانی اور سیلون کی چاء سے پوری ہوگئی ہے - اب عموماً لوگ انہین دونو چاء کی زیادہ تر خریدار پائے جاتے ہین نوامبر و دسمبر کے مہینے کی چاء کی آمدنی مین کم درجہ کی چاء زیادہ آگئی جسکے باعث لوگون نے کم پسند کی - کیونکہ اسکی فصل عمدگی سے طیار نہین کی گئی تھی چینی چاء کی آمدنی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے - کیونکہ سالگذشتہ مین ۹۰ لاکھ پونڈ چاء آئی - جو ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ بہ نسبت مین سالگذشتہ کے کم تھی - اس فصل مین ۱۶ کروڑ پونڈ چاء ہندوستان سے آئی - اور سیلون سے ۴۰ لاکھ پونڈ - جسقدر خواہش بڑھتی جاتی ہے - اُسیقدر چاء کی آمدنی اسکی تکمیل کرتی ہے - اب اُسکی یہانتک ترقی ہوئی ہے - کہ روس اور کنیڈا اور امریکہ کے لوگ انگریزی تاجرون کے ذریعہ سے طلب کرتے ہین -

۱۸۹۴ء کی چاء کی فصل نہایت عمدگی سے پیدا ہوئی لیکن اول درجہ کی چاء کم اور دوم وسوم کی پیدا ہوئی - اور دوم وسوم درجہ کی قیمت سے اول درجہ کی قیمت مین بہت تھوڑا فرق رکھا ہے - جن لوگون کی چاء کم درجہ کی ہے اُنکو چاہیے کہ یہان وہ چاء بھیجا کرین جسکی قیمت ۹ یا دس پنس تک اُٹھ سکے -

انگلینڈ - آئرلینڈ - اور اسکاٹ لینڈ کے لوگ ہم سے دریافت کرتے رہتے ہین - کہ استعمال کرنے کے لیے کونسی چاء عمدہ ہے - ہم اُنکو جواب دیتے ہین - کہ ہر ایک قسم کی چاء اپنے اپنے ذائقہ مین علیحدہ ہوتی ہے - مگر ہمارے نزدیک تو آسام کی چاء عمدہ ہوتی ہے - جو ایک نئے طریقہ سے بھُنتی ہے - بعض باغات کی چاء جو عمدگی مین مشہور ہوگئی تھی - اب اُنھون نے اپنی شہرت اور ناموری کھو دیا ہے -

لوگونکو بھوننے کے طریقہ مین ترمیم کرنی چاہیے - بہتر ہے - کہ حال کے ایجاد پائے ہوئے آلات استعمال کیے جاین - جنمین بہت سی چاء جلد بھُن کر طیار ہوجاتی ہے - اِن آلات کی بنائی ہوئی چاء ذائقہ اور تاثیر مین کچھ تفاوت نہین رکھتی -

سیلون سے اکثر ماہ اپریل سے اگست تک چاء بکثرت آئی تھی - باقی مہینون مین اگر ہندوستان سے چاء آیا کرے - تو بہتر ہے - تاکہ تمام سال مین یہان لگاتار یہان پہونچتی رہے - ابتک سیلون کی ۲۵ لاکھ پونڈ تک چاء پہونچ چکی ہے - بہ نسبت ۱۵ سال گذشتہ کے عرصے مین بھی ویسی ہی ہے - لیکن کم درجہ کی چاء زیادہ آئی ہے جسکی متوسط قیمت ۱۰ فی پونڈ تک اُٹھی ہے - جزیرہ جاوا سے کچھ زیادہ چاء نہین آئی - جاوا کی چاء ذائقہ مین ہندوستان کی کمتر درجہ کی چاء سے بھی بہتر نہین ہے - یہ چاء صورت مین خوشنما اور ذائقہ مین ناقص ہے -

ایک کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ چاء ۹۴ لاکھ ۲ سو ۳۹ ایکڑ زمین کی پیداوار ہے امسال مین موسم گذشتہ مین فروخت ہوئی جسکی اوسط قیمت ایک شلنگ ڈیڑھ پنس اُٹھی کلکتہ کی یادداشتون سے معلوم ہوا کہ وہان ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ بحساب پونے نو آنہ کے فروخت ہوئی جسکی مطابق ایک شلنگ نصف پنس ہوتی ہے -

---

مئی اور جون کے دو مہینون مین کلکتہ سے بیرونجات کو ۴۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۵ سو ۴۷ پونڈ بمقابلہ ۲۲ لاکھ ۵۹ ہزار ۸ سو ۷۰ سالگذشتہ کے انہین دو ماہ کے روانہ ہوئی -

اس فصل مین بندر کنٹان سے ولایت کو ۲۲ لاکھ ۴ ہزار ۸ سو ۷۵ پونڈ چینی چاء روانہ ہوئی بمقابلہ ۲۱ لاکھ ۵۷ ہزار ۳ سو ۶۲ پونڈ سالگذشتہ کے -

ماہ جون مین چین کے بندر ہنکو سے ولایت کو ۲۹ کروڑ روپیہ کی چاء روانہ ہوئی -

پیداوار گندم

امسال گیہون کی پیداوار کو بہت ترقی ہوئی - اگرچہ پنجاب کے گیہون کی زراعت کو سخت بارشون سے کچھ پہنچا - لیکن چندان نقصان نہین ہوا - سنہ ۸۴ و ۸۵ء

کے اندر ہندوستان مین ۲ کروڑ ۶۷ لاکھ ۲۰ ہزار ۲ سو ۴۳ ایکڑ زمین مین گیہون بویا گیا جسکی پیداوار ۷۷ لاکھ ۳۱ ہزار ۸ سو ۹۶ ٹن ہوئی (ایک ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے) تمام مقامات کی گیہون کی پیداوار ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

پنجاب مین ۲۸ لاکھ ۵۷ ہزار ۹۹ ٹن
ممالک متوسط ۸ لاکھ ۷۱ ہزار ۸ سو ۷۵ ''
برار مین ۱ لاکھ ۳۵ ہزار ۷ سو ۷۰ ''
راجپوتانہ مین اور وسط ہند مین ۵ لاکھ ٹن

ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین ۲۱ لاکھ ٹن
بمبئی مین ۵ لاکھ ۹۰ ہزار ۱ سو ۳۸ ''
بنگال وغیرہ ۳ لاکھ ۳۶ ہزار ۹ سو ۲۰ ''

تین بڑی بندرگاہون سے حسب ذیل گیہون بیرونجات کو روانہ ہوا۔

بندر کلکتہ سے سنہ ۱۸۸۲-۸۳ع مین ۳ لاکھ ۳۲ ہزار ۴ سو ۲ ٹن
اور سنہ ۱۸۸۴-۸۵ع مین ایک لاکھ ۲۸ ہزار ایک سو ۶۰ ٹن

بندر بمبئی سے سنہ ۱۸۸۲-۸۳ع مین ۵ لاکھ ۶۶ ہزار ۴ سو ۹۲ ٹن - اور سنہ ۱۸۸۴-۸۵ع مین ۴ لاکھ ۹۴ ہزار ۶ سو ۵۶ ٹن -

بندر کرانچی سے سنہ ۱۸۸۲-۸۳ع مین ۹۲ ہزار ۶ سو ۹۱ ٹن - اور سنہ ۱۸۸۴-۸۵ع مین ۲ لاکھ ۴۱ ہزار ۷ سو ۱۹ ٹن -

بعض لوگون کا خیال تھا - کہ بیرونجات کو گیہون کی روانگی سے دیسی لوگون کے خرچ مین کم گیہون آنے لگا ہے - تحقیقات سے یہ بات غلط ثابت ہوئی - بلکہ تمام مقامات ہند پر رقبہ زراعت گندم کو ترقی ہوتی جاتی ہے - اور اس رقبہ کی زیادہ پیداوار باہر کو روانہ ہوتی ہے - نہ کہ دیسی لوگونکی غذا کا حصہ بیرونجات کو بھیجا جاتا ہے -

---

ممالک مغربی و شمالی اور اودھ مین اپریل کے مہینے کے اندر ۵۲ لاکھ ۹ ہزار ۲۶ ایکڑ رقبہ مین گیہون بویا گیا بہ نسبت تخمینہ مارچ سنہ حال کے ۳۱ ہزار ۶ سو ۴۲ ایکڑ

اور بہ نسبت سال گذشتہ کے ایک لاکھ ۱۱ ہزار ۶ سو ۲۸ ایکڑ زیادہ رقبہ مزروعہ ہوا۔ آگرہ روہیلکھنڈ اور بلندشہر مین بوجہ مغربی تیز ہوا کے گیہون کی زراعت کو کسیقدر ضرر پہونچا۔ اِنکے سوا کل مقامات پر بکامیابی فصل حاصل ہوئی۔

گیہون کی کل پیداوار ۲۱ لاکھ ٹن ہوئی یا بہ نسبت تخمینہ ماہ مئی کے ۶۰ ہزار ٹن زیادہ۔ اِسمین سے ۵ لاکھ ٹن سفید اور ۷ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن سرخ۔ اور ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن معمولی گیہون پیدا ہوا۔ اب یہان کے باشندون کی خوراک ورآیندہ سال کے لیے تخم نکالکر ۴ لاکھ ۱۰ ہزار ٹن گیہون بیرونجات کی روانگی کے لیے موجود ہے۔

ممالک مغربی وشمالی و اودھ سے سنہ ۸۳-۱۸۸۲ع مین بذریعہ بندر کلکتہ ایک لاکھ ۷۵ ہزار ایک سو ۵۵ ٹن گیہون ولایت مین پہونچا۔ اور سنہ ۸۴-۱۸۸۳ع مین تخمیناً ایک لاکھ ۶ ہزار ٹن روانہ ہوگا۔

بندر بمبئی سے سنہ ۸۳-۱۸۸۲ع مین ایک ہزار ۵ سو ۲۹ ٹن روانہ ہوا۔ اور سنہ ۸۴-۱۸۸۳ع مین ۱۲ ہزار ٹن گیہون روانہ ہوگا۔ سنہ ۸۲-۱۸۸۱ع مین عمدہ گیہون روانہ ہوا تھا مگر امسال ویسا نہ ہوگا۔

امسال یونائٹیڈ کنگڈم مین ۸ کروڑ ۲۵ لاکھ بشل گیہون پیدا ہوا (ایک بشل ۳۲ سیر کا ہوتا ہے) وہانکے باشندون کی خوراک کے لیے ۱۴ کروڑ بشل چاہیئے۔ امریکہ مین سنہ ۱۸۸۲ع مین ۵۱ کروڑ ۳۰ لاکھ بشل گیہون پیدا ہوا تھا لیکن اس سال کی فصل مین ۴۱ کروڑ ۹۰ لاکھ بشل پیدا ہوا۔ یا ۵۴ لاکھ ٹن۔ فصل خریف بھی عمدہ پیدا ہونے کی امید نہین ہے۔

اِسلیے جسقدر غلہ وہان ہے۔ وہ وہین کے باشندون کی خوراک کے لیے رکھا جائیگا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امسال ولایت کو امریکہ سے گیہون نہ آئیگا۔

اور تمام درخواستین ہندوستان مین آئینگی۔ یہانتک ۴ لاکھ ٹن ولایتی درخواستون کی پوری تعمیل نہ کر سکے گا۔ مگر امید ہے۔ کہ اگلے سال کی فصل بھی ہندوستان مین بخوبی پیدا ہوگی۔ جب تک امریکہ کی حالت درست نہ ہوگی۔ اُسوقت تک برابر ہندوستان سے ہی گیہون روانہ ہوتا رہیگا۔

ہندوستان کا گیہون اگرچہ نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ لیکن اُسنے آجتک ولایت مین کچھ ناموری پیدا نہین کی۔ اِسکی یہ وجہ ہوئی۔ کہ سوداگر لوگ خود ستائی کرتے ہین۔ اور کہتے ہین۔ کہ ہمنے عمدہ گیہون منگوائے ہین۔

لہذا لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی واودھ کا ارادہ ہے۔ کہ گورنمنٹ ہندوستان سے اس بارہ مین خط وکتابت کرے۔

تخمینہ کرنے سے اوسط معلوم ہوا ہے۔ کہ تمام ہندوستان مین مع ریاستہای دیسی ۲ کروڑ ۶ لاکھ ایکڑ رقبہ گیہون کے زیر کاشت ہے جسکی پیداوار ۱۷ لاکھ ۳۵ ہزار ٹن سالانہ ہوتی ہے۔

بنگال مین	۸ لاکھ ۵۰ ہزار	ایکڑ رقبہ
پنجاب مین	۷۰ لاکھ	"
بمبئی مین	۱۶ لاکھ	"
حیدرآباد دکن مین	۷ لاکھ ۵۰ ہزار	"
راجپوتانہ مین	۲۵ لاکھ	"
میسور مین	۱۲ ہزار ۲ سو ۴	"
ممالک مغربی وشمالی واودھ مین	۵۶ لاکھ	ایکڑ
ممالک متوسط مین	۴۰ لاکھ	"
برار مین	۷ لاکھ	"
سنٹرل انڈیا مین	۲۵ لاکھ	"
بڑودہ مین	۸۸ ہزار	
کشمیر مین	[illegible]	

۹۲-۱۸۹۱ء مین ہندوستان کا گیہون بحساب مندرجہ ذیل بیر[illegible]
یونائیٹڈ کنگڈم (یعنی انگلینڈ - اسکاٹ لینڈ - آئرلینڈ) کو ۴ لاکھ ۸۶ ہزار

سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ۳ لاکھ ۲۰ ہزار ۲ سو ۹۴ ٹن روانہ ہوا -

بلجیم کو سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ایک لاکھ ۱۳ ہزار ۲ سو ۱۶ ٹن - اور سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ۸۶ ہزار ۹ سو ۴۳ ٹن گیہون -

فرانس کو سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ۲ لاکھ ۶۵ ہزار ۴ سو ۳ ٹن - اور سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ایک لاکھ ۶۵ ہزار ۷ سو ۸۴ ٹن -

ہالینڈ کو سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ۳۵ ہزار ۶ سو ۱۹ - اور سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ۴ ہزار ۶ سو ۲ ٹن

اٹلی کو سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ۱۷ ہزار ۹ سو ۶۶ ٹن - اور سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ۵ ہزار ۴۵ ٹن -

الجیپٹ (مصر) کو سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ۵۴ ہزار ۹ سو - سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ایک لاکھ ۱۰ ہزار ۵ سو ۵۰ ٹن

مختلف مقامات کو سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ۲۸ ہزار ۲۱ ٹن - اور سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ۱۰ ہزار ۵ سو ۶۲ ٹن -

جملہ سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ۹ لاکھ ۹۳ ہزار ایک سو ۶۰ ٹن

〃 سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ۷ لاکھ ۹۲ ہزار ۷ سو ۱۳ ٹن

پنجاب کے کاشتکارون کی عموماً گیہون غذا ہے -

ماہ اپریل مین بندر کراچی سے ایک لاکھ ۹۹ ہزار ۴ سو ۳۳ بوریان گیہون کی وزنی ۳ لاکھ ۹۳ ہزار ۱۳۱ ہنڈرڈ ویٹ قیمتی ۱۷ لاکھ ۰ ہزار ۹ سو ۱۹ روپیہ بمقابلہ گیہون قیمتی ۷ لاکھ ۷۰ ہزار ۴ سو ۶۸ روپیہ اسی ماہ سالگذشتہ کے بیرنجات کو روانہ ہوا -

کٹائی کونسے وقت کرنا بہتر ہے

ہندوستان کے تمام ملک مین جب تک کہ دانے پختہ ہو کر نیچے کو نہ اور ۓ نہ ہون - کاشتکار کھیت کی کٹائی نہین کرتے - جسکے باعث اناج کم بہت ہے - اور کسان اس طرف بالکل توجہ نہین کرتے - اسیلیے مقام سعید آباد

واقع مدراس کے کھیت مین ایک قطعہ ۳۸۹۸ - مکسر گز کا انتخاب کیا گیا - اسمین کار کی
قسم کے دھان کی تخم ریزی کیگئی - اور اسکے نصف نصف دو ٹکڑے مساوی کیے گئے
قطعہ اول کی کٹائی اُسوقت کیگئی جب دانہ کو چٹکی مین دبانیسے دودھ نہین نکلا - اگرچہ
اُسوقت پرال ہری تھی - اور دوسرے قطعہ کی کٹائی حسب رواج دیسی کاشتکارون
کے خوب پختہ ہونے پر کیگئی - جسکا نتیجہ یہ ہوا -

پہلا قطعہ ۱۹۴۹ گز مکسر کا ۱۳ - جون کو درو کیا گیا - جسمین سے ۵۶ پونڈ اناج نکلا
اور ۲ سو ۵۴ پونڈ پرال نکلی - اس حساب سے ایک ایکڑ مین ایک ہزار ۳ سو ۹۷ پونڈ
اناج اور ۶ ہزار ایک سو ۱۱ پونڈ پرال ہوتی ہے -

دوسرا قطعہ ۱۹۴۹ گز مکسر کا ۳ جولائی کو درو کیا گیا جسمین سے ۴۲ پونڈ اناج نکلا
اور ایک سو ۰۰ پونڈ پرال - اس حساب سے ایک ایکڑ مین ۴ ہزار ۲ سو ۴۱ پونڈ پرال
اور ایک ہزار ۴۷ پونڈ اناج ہوتا ہے

پہلے قطعہ مین (بمقابلہ دوسرے قطعہ کے جو بعد پختہ ہونے پر کاٹا گیا) بوجہ جلد
کاٹنے کے بحساب فی ایکڑ ۳ سو ۵۰ پونڈ اناج زیادہ حاصل ہوتا ہے - دوسرے قطعہ
مین ۳ سو ۵۰ پونڈ اناج کم پیدا ہوا - اسکی وجہ یہ ہے کہ بوجہ پختہ ہونے کے گر کر جھڑ گیا -
اور کچھ پرندون نے نوش کیا - پرال کی کمی کا باعث یہ ہے - کہ جب پرال ہری
رہتی ہے - تو اُسمین زیادہ رس ہوتا ہے اور وہ طاقت بخش ہے - جب وہ خشک
ہوجاتا ہے - تو وہ رس جو قوت دینے والا تھا مفقود ہوجاتا ہے - اور پرال بھی وزن
مین کم ہوجاتی ہے -

اس آزمایش کا نتیجہ اہل یوروپ کے تجربون کے ساتھ کلی مطابقت رکھتا ہے
اسلیے چاہیے - کہ ہر قسم کے اناج کو پختہ ہوکر جھڑنے نہ دین - بلکہ جب چٹکی مین دانہ دبانے سے
کچھ دودھ نہ نکلے یعنی جب دانہ سخت ہوجائے - تو فوراً کھیت درو کرین خواہ پرال

یا دھبل کا رنگ نہار ہے۔ اکثر لوگ پرال کے کامل زرد ہونے پرکھیت کی کٹائی منحصر رکھتے ہین۔ ہماری راے مین از روے تجربہ یہ امر غیر ضروری ہے۔ رنگ ۔ پر ہرگز دھوکھا نہ کھانا چاہیے۔ راقم محمد عبد اللہ طالبعلم زراعتی اسکول

جوٹ (قسم سن) کا اکھاڑنا

جوٹ کے درختون کو کاٹنے کے بجاے جڑسے اکھاڑنے مین زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ بدینغرض بمقام سعید آباد گورمنٹ فارم (مدراس) مین ایک قطعہ زمین ۴۰۴۰ مکتسر قدم کا انتخاب کیا گیا۔ تاکہ آزمایش کیجاے۔ اس قطعہ کی زمین ریتلی تھی۔ اور اور اسمین بخوبی کھات دیگئی تھی۔ اسمین ۵ سپٹمبر کو کارکورس کا پوسلا اس قسم کے جوٹ کی تخم ریزی کیگئی۔ اور ۳۰ نومبر کو کٹائی ہوئی۔

(کٹائی کے وقت کی حالت) جب تخم پختہ ہوتے آتے تھے۔ تو اسوقت اس قطعہ کے برابر دو حصے کیے گئے۔ حصہ اول کے درخت جڑسے اکھاڑے گئے اور حصہ دوم کے درخت جڑکے قریب سے کاٹ ڈالے گئے۔ حصہ اول کے درختون سے $6\frac{3}{4}$ پونڈ ریشہ (نار) اور حصہ دوم کے درختون سے $5\frac{3}{4}$ پونڈ ریشہ (نار) حاصل ہوا۔ اس حساب سے درختون کو جڑسے اکھاڑلین۔ تو فی ایکڑ ۷۰۲ پونڈ ریشہ حاصل ہوگا۔ اور اگر درختون کو کاٹ لین تو فی ایکڑ ۵۹۹ پونڈ ریشہ ہاتھ آئیگا۔ ہر دو قطعون کے درختونسے جو ریشہ حاصل ہوا۔ ایک ہی قسم کا تھا۔ مگر قطعہ اول کی پیداوار مین فی ایکڑ ۱۰۳ پونڈ ریشہ کی زیادتی ہوئی۔

لہذا درختون کو جڑسے اکھاڑنا ہی زیادہ مفید ہے بہ نسبت کاٹنے کے۔

جوٹ کا ریشہ اتارنے کا طریقہ۔ بعد کٹائی کے پچاس پچاس یا سو سو درختون کی گنڈیان باندھی گئین۔ اور پانی کے چشمے مین جسکی گرمی ۷۸ ڈگری تھی۔ گیارہ روز

تیس بھیگنے کو چھوڑ دیگئین - اور گڈیون کے اوپر وزندار چیز رکھی گئی - تاکہ پانی میز
ڈوبی رہین - گیارہ روز کے بعد جب وے بھیگ کر خوب نرم ہوگئین. تو ریشہ کو
درختون پر سے ہاتھ سے چیر لیا اور اسکو دھوکر سوکھنے چھوڑ دیا - سوکھنے کے بعد
دیکھا گیا - تو یہ ریشہ نہایت عمدہ ریشم سا چکیلا تھا - اسکا طول ۱۲ قدم کا تھا - اکتوبر کے
مہینے مین بہ سبب بارش نہ ہونے کے ان درختون کو کسیقدر نقصان بھی پہونچا تھا
جسکے باعث پیداوار مین کچھ نقصان واقع ہوا - (محمد عبید اللہ)

علاج المواشی

(۱) تپ شیر جسکو انگریزی مین ملک فیوریا پارٹیو رنٹ اپوپلکسی کہتے
ہین - یہ شکایت اکثر گاے بھینس وغیرہ جانورون کو جو زیادہ دودھ دینے والے
اور فربہ ہون - یا جو کہ بچہ ڈالنے کے قبل خوب چرب غذا کھاتے یا ایسے جانورون
کو جو بغیر زیادہ جریان خون کے بچہ ڈالتے ہین) عارض ہوتی ہے موسم تابستان
مین اکثر - جب ایک دفعہ یہ بیماری کسیکو ہو - تو پھر بھی کبھی کبھی عود کریگی -

علامات مرض. یکایک دودھ کم ہونا - پیشاب کا بند ہونا - انتڑیون کا
قبض کرنا - بیقراری - اکثر پچھلے پانو اٹھانا - جلد جلد سانس لینا - حرکت نہ کرنا -
بھوک بند ہوجانا - شکم پھول جانا - آنکھ کھچ جانا گھورنا - ۲۴ - گھنٹے مین جانور نیچے
گرجاتا ہے - آنکھین سرخ ہوجاتی ہین - حس وحرکت نہین رہتی غش آتا ہے -

سبب بیماری (پاتھولوجی) یکایک رحم کا خون دماغ کیطرف زور
سے عود کرتا ہے - اس بیماری مین جلاب (کالا نمک ۱۲ سے انتڑیون کا قبض دور
کرنا اور فصد کے ذریعہ سے خون نکالنا ضرور ہے - اسلیے ایسے جانورون کو
جننے کے قبل چرب غذا نہ دینا - اور بعد جننے کے معاً دودھ نچوڑ لینا - ایسے ہی دودو

گھنٹے کے فاصلہ سے کرنا۔ یہ بیماری جننے کے ۲ یا ۳ روز بعد اگر ہو تو علاج دفع ہوسکتی ہے۔ اگر اس عرصہ کے اندر تین چار روز کے بعد لاحق ہو تو دفع ہونا دشوار ہے۔ جانور کو جننے سے پیشتر چلنے کی عادت کرانا۔ جلاب جس میں تنقل اور نمک ملا ہو دینا چاہیے۔ نیچے گرنے سے پہلے جانور کے فصد کرکے دو تین سیر خون اسکی شریان سے نکالنا ضرور ہے۔

معالجہ۔ اگر ہوسکے تو برف ملا ہوا سرد پانی جانور کے سر اور اسکی سینگوں کی جڑوں میں لگائیں۔ یا شورہ نصف چھٹانک۔ سال امونیا نصف پنٹ ایک کوارٹ (یعنی ایک بوتل) پانی میں گھولکر اسکے سینگوں کی جڑوں کو اس پانی سے تر کرو۔ اور ہر چوتھے گھنٹے پر مسہل کے طور پر کاربونیٹ آف امونیا سوا تولہ کمسوا میسکا ایک ڈرام۔ اپسم سالٹ چھٹانک۔ کھلائیں اگر کمبل کو خوب گرم پانی میں ڈالکر نچوڑ لیں۔ اور جلد اس جانور کے بدن کو اس سے ڈھانپ دیں۔ تو تپ دور ہوجائیگی۔ یہ بیماری اگر صحت یا موت پر ختم نہ ہو۔ تو وہ جانور آخر کبڑی ہوجائیگا۔ اسوقت پلسٹر اور اسٹر کلنیا اسکی پشت پر لگانا مفید ہے۔ یہ بھی مفید نہ ہو۔ تو اس جانور کا ذبح کرنا بہتر ہے۔

بعد موت کے علامات مذکورۃ الذیل (پوسٹ مارٹم) اسکے بدن میں طاقت ظاہر ہوگی۔ خون سیاہ ہونا۔ کشش رگوں کی۔ غشا (ممبرین) پر سیاہ داغوں کا نمود ہونا۔ جمع پڑنا خون کا دماغ میں۔ منجمد ہونا خون کا دیگر اعضا میں۔

(۲) ورم پستان۔ (مامیٹس) یا گارگٹ انگریزی میں مشہور ہے یہ عارضہ گائے وغیرہ مویشی کو بسبب سردی کے یا کسی صدمہ پہونچنے سے یا خون غلیظ ہوجانیسے یا ذبل کے ہونیسے واقع ہوتا ہے۔ اور اکثر ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ تاجران مویشی (بیوپاری) جب کسی گائے کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ تو گائے

کو رات کے وقت نہین دوھتے - تاکہ گاے کے تھن اور بالکھ بڑا نظر آئے - اس
سبب سے دودھ منجمد ہوکر بیماری کا باعث بنتا ہے -

علامات بیماری - تھن کا بھاری ہونا - تھن سرخ ہونا اور ہاتھ لگانیسے درد ہونا
ایسے وقت مین چاہیے - کہ بچھڑے (گوسالہ) کو گاے سے علیحدہ کردین -

معالجہ - اول مسہل دو - پھر کپڑے کو گرم پانی مین ڈبا کر نچوڑ کر اس سے
سینکو - اور اسکو ملائمت اشیا کا استعمال کراو - اور اسکے تھنون کو تیل لگا کر خوب مالش
کرو - تاکہ منجمد خون چھوٹ جائے - اگر ریم ہو - تو عام دُنبل کیطرح سے علاج کرو - اور
کوئی نوکدار چاقو لیکر اس سے نشتر چبھاؤ - تو ریم خارج ہوجائیگا - اگر (گانگرین) یعنی نفث
واقع ہو - تو اسکو کاٹ دو - لوہے کو آگ مین سرخ کرکے بطور کاٹری کے استعمال
کرو - یا کوئی کاسٹک کا مانند کاپر سلفیٹ یا نائٹریٹ آف سلور - یا کاسٹک پوٹاش
وغیرہ کا استعمال کراؤ - ادھنا تک کا

اگر بچھڑے کے واسطے گاے کا دودھ میسر نہ آئے - تو السی (لن سیڈ)
کو کوٹ کر باریک سفوف کرلو - کھولتے ہوئے پانی مین اس سفوف کو ڈالکر دیگدان
سے (مثل چاے کے) اتار لو - اسکو السی کی چاے کہتے ہین - یہ چاے بچھڑون کی پرورش کے
لیے بالعوض گاے کے دودھ کے بہت مفید اور قوت بخش ہے - یا ارارو ٹ
یا مکئی یا جواری کے آٹے کی گنجی (لپٹا) بنا کر پلاو - یہ بھی خوب ہے - محمد عبداللہ

ہلدی کی کاشت کا طریقہ

ہلدی جڑ ہوتی ہے - اسکی گانٹھون مین گہرا نارنجی تلخ رنگ ہوتا ہے -
جب جڑین خشک ہوتی ہین - تو تیز زرد رنگ کی ہوجاتی ہین - اور پانی اور الکوہل
مین گھلتی ہین - الکوہل مین گھلنے سے سرخ ہوجاتی ہین - اس سے سفید کاغذ زرد

رنگ چڑھاتے ہین۔ ہندوستان مین ان گانٹھون کو اُبال کر خشک کرتے ہین۔ بعدہ مصالحہ کے کام مین لاتے ہین۔ اس سے رنگ اچھا ہوتا ہے۔ اور کچھ ذائقہ بھی ہوجاتا ہے ہندوستان کے کھانون کو اکثر اسی کا رنگ دیا جاتا ہے لیکن مگر نامی درندہ کے لیے یہی ہلدی سم قاتل ہے۔ شکاری لوگ مگر کو اس ترکیب سے مارتے ہین کہ ہلدی کی جھنکی کرکے اسکی پوڑیا بناکر گوشت کی بوٹی مین لپیٹ کر مگر کیطرف پھینکدیتے ہین۔ وہ اسکو گوشت سمجھ کر کھاجاتا ہے۔ اور مرجاتا ہے۔

بونے کی ترکیب۔ پہاڑی یا اونچے مقامات پر مثل ادرک کے ہلدی بونی چاہیے۔ اور اسی موسم مین ہلدی بوئی جاتی ہے جسمین ادرک بویا جاتا ہے۔ ہندوستان مین بعض اقوام اسکی کاشت شروع برسات مین کرتے ہین۔ اور اکتوبر کے مہینے مین کھود کر نکالتے ہین۔ آیندہ سال کے واسطے تخم کی گانٹھین سایہ دار جگہہ مین مٹی کے نیچے دبا دیتے ہین۔

ارارووٹ کے بونے کی ترکیب

جہان کہین آم کے درخت ہوتے ہین۔ وہان ارارووٹ پیدا ہوسکتا ہے ہر ایک درخت دو ایک فٹ کے فاصلے سے قطارون مین بوؤ۔ ہر ایک گرہ ۱۸ انچ کے فاصلے سے خوب کھات دی ہوئی زمین مین دبا دی جاہیے۔ اخیر گرما یا قریب برسات کے بونے کا موسم ہے۔ اسکی فصل سپٹمبر یا اکتوبر مین ہوتی ہے۔

شکرقند (رتالو)

اسکے بونے کے لیے کیاریان بنانی چاہئیین۔ جو ۴ فیٹ سے ۶ فیٹ تک مربع ہون۔ زمین ۶-۷ انچ گہری کھود کر ڈولین بناؤ۔ پھر کیاریون کو کھود کر

ٹھات مِلا کر گانٹھون کو ۸ ا ۱ انچھ کے فاصلہ سے بوؤ نسکر قدر دو رنگ کے ہوتے ہین - ایک سفید
دوسرے سُرخ - اِسکی فصل اکتوبر و نوامبر کے مہینون مین پیدا ہوتی ہے -

ہلدی کی پیداوار طریقہ کاشت اور رنگنے کا بیان

یہ زرد رنگ جڑ سے پیدا ہوتا ہے - اِسکے درخت کے پتّے کم چوڑے اور زیادہ لمبے ہوتے ہین
ٹھین چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین - پھول سفید زردی مائل اور بڑے بڑے ہوتے ہین - یہ درخت
ن اور ممالک شمالی و مغربی مین زیادہ بغرضِ مصالحہ اُگایا جاتا ہے - اور کسیقدر رنگنے کے
سطے - دیسی کاشتکار اِسکی کئی اقسام بتلاتے ہین - لیکن دو قسمین عموماً پائی جاتی ہین - ایک
م کی گانٹھ توڑنے سے تیلیا سا رنگ معلوم ہوتا ہے جو رنگنے کے کام مین آتی ہے - اور اِسکو
لا ہلدی کہتے ہین - دوسری قسم کی گانٹھین سخت ہوتی ہین - جو مصالحہ مین کام آتی ہین -
دی کا رنگ سبجی سے بدلجاتا ہے - اِسلیے عمدہ رنگون کے کام مین زیادہ تر نہین آتی - یہ اکثر دوسری
ناس کے ساتھ بوئی جاتی ہے - اسکے لیے اُونچے مقامات کی زمین چاہیے - جہان سیلاب کا
نی نہ ٹھیر سکے - یہ اُس زمین مین بلا تکلف بوئی چاہیے جسمین سال گذشتہ نیشکر بویا گیا تھا -
کی فصل نہایت نفع بخش ہے -

بونے کی ترکیب - زمین کو ہل (ناگر) سے کمانا گھانس پات سے صاف کرنا -
ہ برستے ہی نو - دس انچھ اونچی اور ۱۸ - یا ۲۰ - اِنچھ چوڑی مینڈین بنانا - اِنپر گانٹھون کو ۱۸
انچھ یا دو دو فیٹ کے فاصلہ سے الگ الگ لگانا چاہیے - اِس طریقہ سے ایک ایکڑ زمین
ن اسو گانٹھین لگائی جاسکتی ہین - اور ماہ دسمبر یا جنوری مین ۲۵ من تازہ گانٹھین پیدا
سکتی ہین - مندرجہ ذیل عبارت کانپور کے سرکاری محکمہ زراعت کے تجربہ سے ہے
یٹ زمین مین بونا - بکثرت آبپاشی کرنا - گیہون کے ساتھ بونا - اور ماہ جون مین گاڑی بھر
ایکڑ کے حساب سے کھات ڈالنا چاہیے - تمام کھیت مین ایک ایک فیٹ کے فاصلہ سے

نالہ کھود اجائے۔ بعد بارش کے ہفتہ مین ایک بار پانی دینا چاہیے۔ اور ماہ جنوری آئندہ مین جڑین بخوبی کھودنے کے قابل ہوجاتی ہین۔ کھودنے کے بعد جڑون یعنی گانٹھون کو پانی مین اُبالکر سُکھاکر بازارون مین فروخت کرتے ہین۔

رنگنا ۔ اگر رنگ کے کام مین لانا ہے۔ تو جڑون کو پھر اُبالکر کوٹ کر سفوف کرتے ہین۔ اس سفوف کو پھر پانی مین اُبالتے ہین۔ اس رنگ مین کپڑا بھگاکر سایہ مین خشک کرتے ہین۔ ضلع کمایون مین گانٹھون کو لیمون کے عرق مین بھگاکر چٹنی کرکے رنگتے ہین۔ ہلدی سے ہلکا زرد رنگ ہوتا ہے۔ جو کچا نکلتا ہے۔ اور اُڑجاتا ہے۔ کم درجہ کے کپڑون کے سوا کوئی کپڑا خالص ہلدی سے نہین رنگا جاتا۔ سجی سے اسکا رنگ سُرخ ہوجاتا ہے نیل اور کسُوم (گل معصفر) کے ساتھ ملانے سے جو مختلف رنگ پیدا ہوتے ہین۔ انکا بیان ذیل مین بشرح لکھا جاتا ہے۔

(۱) **زرد رنگ ہلکا** ۔ ہلدی ایک چھٹانک۔ پھٹکری نصف چھٹانک۔ یہ رنگ کچا ہوتا ہے۔ جب پھٹکری اور ناسپال مین ہلدی کو اُبالتے ہین۔ تو پکا رنگ ہوجاتا ہے

(۲) **نارنجی** ۔ ہلدی۔ کسُوم۔ عرق لیمون۔ یہ رنگ اُڑجاتا ہے۔

(۳) **کاہی سبز** ۔ ہیٹر ایک چھٹانک۔ سلفیٹ آف آیرن۔ ایک چھٹانک ہلدی آدھ پاؤ۔ پوست انار آدھ پاؤ (پوست انار ناسپال سے مراد ہے۔ وہ پوست جو دانون کے اُوپر ہوتا ہے۔ نہ لکڑی کا پوست) پھٹکری آدھ پاؤ۔ یہ رنگ پکا ہے

(۴) ہیٹر ایک چھٹانک۔ ہلدی۔ پھٹکری۔ کالنٹ۔ کسُوم۔ اس سے بھُورا رنگ بنتا ہے۔ لاگت ڈیڑھ آنہ لگتی ہے۔ اور ۴ اُجرت ملتی ہے۔

(۵) **گہرا بھورا رنگ** ۔ ہیٹر۔ سلفیٹ آف آیرن ہلدی۔ پوست انار (ناسپال) پھٹکری۔ اسکا رنگ پکا ہوتا ہے۔

ایک بیگھہ زمین مین ہلدی بونے کی لاگت کانپور کے باغ مین حسب ذیل ہوئی - (ایک بیگھہ ⅝ ایکڑ کا ہوتا ہے)

لگان سرکاری تین روپیہ - چھہ بار ہل مارنے کی اُجرت سوا دو روپیہ - نالیان بنوانا سوا پانچ روپیہ - آبپاشی کی اُجرت ساڑھے چار روپیہ - پانی دوڑانے کی اُجرت پندرہ آنہ - کھات اڑھائی روپیہ - کھدائی ۹ - جملہ لعہ -

ایک بیگھہ زمین سے ۴ من خشک ہلدی حاصل ہوتی ہے جسکی ۳۶ روپیہ قیمت ملتی ہے - لاگت کو منہا کرکے ۱۷ روپیہ فائدہ ہوتا ہے -

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہلدی سے زیادہ دوسرا کوئی اناج نفع بخش اور مُفید نہین ہے -

مجیٹھ کا رنگ

یہ سُرخ رنگ روبیا کارڈی فوبا - درخت کی جڑ سے نکلتا ہے - یہ درخت گلبن کی قسم سے ہوتا ہے - اُوپر سے کھردرا - ثمر خام کا رنگ سُرخ یا کالا ہوتا ہے - پھول سفید - یہ درخت انگریزی مجیٹھ کی قسم سے بالکل جُدا ہے - یہ اکثر مشرقی بنگال کے آسام وغیرہ کے مقامات اور کوہ ہمالیہ پر بکثرت اُگتا ہے - اسکی مقدار کا اندازہ نہین ہوسکا - مگر ۱۸۶۹ء سے ۷۰ تک کماؤن سے بیرونجات کو ہر سال ۵ سو ۴۰ پونڈ اوسط روانگی ہوئی ہے -

سنٹرل پراونسس (ممالک متوسط) مین اسکی دو اقسام پائی جاتی ہین - دونو کی جڑین رنگنے کے کام مین آتی ہین - انمین سے ایک بیل ہے - جو دریاے نربدا کے شروع کے مقامات پر اُگتی ہے - اور اُنکی جڑون کو وہانکے گونڈ لوگ کھود کر نکالتے ہین - اور وہانکے بنجارے نمک یا نقدی کے عوض مین دیتے ہین - یعنی جڑین بیچ کر نمک خریدتے ہین یا نقد روپیہ لیجاتے ہین - دوسری قسم کا بڑا درخت ہوتا ہے - اسکا رنگ بہت تیز ہے - اگرچہ تیزی اور پائداری مین ولایتی مجیٹھ کی مانند

نہین ہے - ولایتی مجیٹھہ کو ابتک ہندوستان مین اُگانے کی کوشش نہین کیگئی - آسکے رزائن - اور پرپیورائن - اِسکے ساتھہ ملانے سے بہت فائدہ ہے - اسکو جب تک معدنیاتی کیاس یعنی مثلاً ایسڈ نہ ملایا جائے - سوتی کپڑے کو نہین رنگ دیسکتا - ولایت مین اسکے گہرا سُرخ کرنے کے لیے الومینا اور ارغوانی کے واسطے فیرک آکسائڈ ملایا جاتا ہے - اور اسکو اکثر اسٹک ایسڈ مین ملاکر رنگ مین شامل کرتے ہین - ہندوستان مین اسکے عوض پھٹکری اور سُرخ مٹی یعنی گیرو شریک کرتے ہین - جو رنگ کو تیز کرنے کے لیے ڈالتے ہین - اور آل کے رنگ مین بھی یہی اشیا استعمال کیجاتی ہین - یہ بہت قیمتی رنگ ہے بدین وجہ فرخ آباد اور بریلی مین اسی سے زیادہ رنگائی کا کام لیا جاتا ہے -

رنگنے کی ترکیب - اسکی جڑ کسیقدر روغن کنجد مین ملاکر مفوف کیجاتی ہے پھر پانی سے چھانتے ہین - اور رنگنے کے کپڑے کو اسکے ساتھہ اُبالا جاتا ہے - اور اکثر بغیر پکانے کے جڑ کی بکنی کو پانی مین ملاکر کپڑے کو اسمین ڈبانے سے رنگ چڑھتا ہے - اس سے کل تین قسم کے رنگ پیدا ہوتے ہین -

(۱) **سُرخ** - نسخہ - ایک چھٹانک - پھٹکری نصف چھٹانک - مجیٹھہ تین چھٹانک مجیٹھہ کو ایک گھنٹہ تک پانی مین ڈبونا - بعدہ دھوکر خشک کرنا چاہیے یہ رنگ پائدار ہوتا ہے - کپڑے پر سے نہین اُترتا -

(۲) **کافی بروان (کوکچلی)** نسخہ - پھٹکری مجیٹھہ سفید آقاقیا اسکا رنگ مضبوط ہوتا ہے - لاگت دو آنہ ہوتی ہے - مگر اُجرت سہ آنہ ملتی ہے -

(۳) **ماو (کوکائی)** مجیٹھہ نیل - یہ رنگ مضبوط ہوتا ہے - لاگت ایک آنہ لگتی اور اُجرت سہ آنہ ملتی ہے - مجیٹھہ کپاس کو رنگنے مین بھی کام آتا ہے -

ناریل کے درخت کے فوائد

ناریل کے ریشہ کے فوائد سے بہت کم لوگ واقف ہین - یہ کافی اور چاء کی روپ (نیری) لگانے مین بہت کام آتا ہے چھوٹے چھوٹے درختون کو خوب بچاتا اور خود ہی عمدہ بانس (کھات) بنکر انکو غذا پہونچاتا ہے - چاء اور کافی کے کاشتکارون کو اسکا لحاظ ضرور کرنا چاہیے -

سیلون مین دو کروڑ روپیہ کی قیمتی زمین پر ناریل کی کاشت ہوتی ہے - سیلون کے سنگھالی لوگ کہا کرتے ہین کہ جس کسیکے باغ مین ناریل کے بارہ درخت اور پھنس (کٹھل) کے دو درخت ہون - تو وہ نہایت بے فکری سے گذر کر سکتا ہے - ناریل کا درخت اسکو غذا دیتا ہے - مکان کی چھت مین کام آتا ہے - جلانے کے لیے تیل دیتا ہے - باورچی خانہ کے لیے برتن - آگ کے لیے کوئلہ - میز پر کھانے کے لیے شکر - میوہ رکھنے کو ٹوکریان - پانی کھینچنے کو ڈول اور رسی - بچھانے کو بوریا - پاندان کے لیے تشتری - کتابون کے لیے ورق - باغ کے لیے باڑھ - گھر صاف کرنے کے لیے جھاڑو - رڑکا - سوہنی -"

ہم بھی یقیناً کہہ سکتے ہین - کہ اتنے کام اور کسی درخت سے نہین نکل سکتے مندرجہ بالا فقرات تو مجملاً تحریر ہوئے ہین - اب مشترح سنیئے گا - تو زیادہ خط اُٹھائیے گا پتون سے - چھپت - بوریا (حصیر) ٹوکری مشعلین - جلانے کو ایندھن جھاڑو اور مویشی کا چارہ حاصل ہوتا ہے، ہر پتے کی ڈنڈی سے باڑھ جگا - مچھلی کی چھڑ - اور دوسری بہت سے خانگی استعمالات کی چیزین بنتی ہین -

کونپلون سے ترکاری اور پختہ کونپلون سے آچار اور مربا بنایا جاتا ہے - اسکے عرق سے تاڑی - سرکہ - شکر بنتی ہے - کچے ناریل سے دوا اور شیرینی بنتی ہے - ننھے ننھے ناریل دودھ پینے - اور میز کے میوہ کے کام آتے ہین - اور پختہ ناریل کا کھوپہ یا کھوپرا کھانے اور مصالحہ کے صرف مین آتا ہے - اسکے تیل سے صابون اور ماہی بی

بنتی ہے۔ اور روشنی مین بھی خوب کام دیتا ہے۔ اُسکی کھلی (تیل نکالنے کے بعد جو فضلہ رہتا ہے) مویشی اور مرغیون کی غذا ہوتی ہے۔ چھلکا پانی پینے کے واسطے برتن کوئلہ۔ دانت کا منجن۔ چمچہ۔ دوا۔ حُقہ۔ شیشہ (بوتل) اور چاقو کے دستہ کے کام آتا ہے اوپر کا ریشہ مثل لکڑی کے جلانے کے کام مین آتا ہے۔ اور اُس سے توشک اور تکیے بھرے جاتے ہین۔ درختون کو ابرو دیتے ہین۔ اُسی سے رسیان۔ اور دام ماہی گیر۔ برش اور چٹائیان بھی بنتی ہین۔

ناریل کے تنہ سے شہتیر (ماٹ) ڈونگے۔ اور کشتی بنتی ہے۔ لکڑی کے عوض جلانے کے کام مین بھی آتا ہے۔

سیلون کے لوگ ناریل کے درختون پر اکثر لڑتے جھگڑتے رہتے ہین۔ اور ان درختون کو اپنی قیمتی میراث سمجھتے ہین۔ خاص سیلون مین ۴ لاکھ ۸۰ ہزار ایکڑ رقبہ ناریل کے زیر کاشت ہے۔ جسکے ناریل کی روانگی سے ۵۰ لاکھ روپیہ قیمت حاصل ہوتی ہے۔ خاص وہین کے صرف مین جسقدر ناریل آتا ہے۔ اُسکی قیمت دو کروڑ ہوتی ہے۔

تمام روے زمین پر حساب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ رقبہ ناریل کے زیر کاشت ہے جسکی پیداوار کی قیمت ۱۱ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔

ہندوستان سے ہر سال ۶۰ لاکھ روپیہ کا کھوپرا باہر روانہ ہوتا ہے۔ اور سیلون سے ۵۰ لاکھ۔ آسٹریلیا سے ۴۰ لاکھ۔ جنوبی امریکہ سے ۲۰ لاکھ۔ جزیرہ ویسٹ انڈیز سے ۱۰ لاکھ مشرقی آرچی پیلاگو سے ۲۰ لاکھ۔ اور مختلف مقامات سے ۱۰ لاکھ روپیہ کا قیمتی کھوپرا روانہ ہوتا ہے۔

سیدھے قد کے گلاب اُگانے کا طریقہ

اس قسم کے گلاب کے اُگانے مین بڑی ہوشیاری کرنی پڑتی ہے۔

لگانے کی ترکیب - اول بکثرت کھاد دی ہوئی تر مٹی چاہیے

جو خوب کمائی ہوئی ہو۔ یہ وہی مٹی ہوتی ہے جسمین پھول گوبی یا گیہون عمدگی سے پیدا ہو۔ ورنہ دوسری قسم کی مٹی مین یہ گلاب ہرگز سرسبز نہ ہوگا۔ درخت کی جڑ کے اطراف ایک ایک گز مٹی گھانس پات سے صاف رہے۔ ہر موسم خزان مین لید کی کھات سے زمین کو طاقت دینی چاہیے۔ اپنی بکثرت پانی دینا۔ پتیون کو مصفا رکھنا مثل دیگر اقسام گلاب کے۔ گلاب کو ایک موسم مین لگا کر سال بھر تک بدستور اُگنے دو۔ دوسرے موسم مین چھانٹو (یہانپر چھانٹنے سے مراد کترنا ہے۔ نہ کہ منتخب کرنا)

چھانٹنا۔ دوسرے موسم مین اوپر سے ڈالیان چھانٹو۔ بیچ کی ڈنڈی کو آدھا ڈ سے چھانٹو۔ اسمین سے بازو سے لگے (انکھوے) نکلکر خوشنما ڈالیان نکلینگی۔ جو سرتاسر پھولون سے لدجائینگی۔

دوسرے برس کمزور ڈالیان کترڈالو۔ مضبوط ڈالیون کا تیسرا حصہ چھوڑکر باقی ڈالی کاٹ ڈالو۔ اکثر درخت سیدھا اونچا اُگ گیا ہے۔ تو فقط سرڈالی کے دو تین انکھوے رکھکر باقی کو کتردو۔ اور اگر متوسط اُگا ہے۔ تو تھوڑے انکھوے رکھکر کاٹو۔ یعنی یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ لمبے اُگے ہوئے کی ڈالی کم اور متوسط اُگے ہوئے کی زیادہ کتری جاتی ہے

کتری ہوئی ڈالیون کو درخت کی جڑ کے قریب گاڑو۔ اسمین اور نئے درخت پیدا ہونگے۔ انکو درخت کی بیچ کی ڈالی سے باندھو۔ درخت کا قاعدہ ہے۔ کہ زمین سے تھوڑی دور اونچا اُگ کر بعد مین ڈالیان چھوڑتا ہے۔ اسکی درمیان جگہہ خالی رہتی ہے یہ خالی جگہہ نئے درختون سے بھر کر درخت سیدھا خوشنما بنجائیگا۔

تیسرے سال چھانٹنا۔ اس برس بھی مثل سالگذشتہ کے چھانٹو۔ مگر اس مرتبہ بیچ کی ڈالی کو ڈالیون سے بھرنے اور چھپانے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اسکے چھانٹنے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ اوپر سے کم اور نیچے سے زیادہ ڈالیان رکھکر کاٹو دُم چھانٹو۔ ہرسال چھانٹنے ہی پر درخت کی ترقی اور سرسبزی متصور نہین ہے

بلکہ مٹی اور مصالحہ دینا ضروریات سے ہے۔ جڑ کے قریب جو نئے ٹکڑوں سے درخت نکلتے ہیں۔ وہ دوسرے تیسرے سال فصل دیکر بگڑ جاتے ہیں۔ انکو ہر سال بدلتے رہو۔

اصلی بیج کی ڈالی سے زیادہ سے زیادہ ۶ گز اونچی رہنی چاہیے۔ اتنی اونچی ڈالی انھیں اقسام کی مناسب ہیں جو سخت اُگنے والے ہوتے ہیں۔

درخت کو دو برس تک بجنسہ رہنے دو۔ پھر اُسپر ستون بنانے کی کاروائی کرو۔ کیونکہ اُسوقت وہ مضبوط ہوکر ہوا کی برداشت کر سکتے ہیں۔ درخت کو سیدھا ستون سا بنانے کے واسطے اُسکے سہارے کے لیے ایک انچ گول لوہے کی سلاخ گاڑ دو

کیڑوں کو غارت کرنیوالی دوائیں

سلفو کاربونیٹ آف پوٹاشیم دوا حال میں ایجاد ہوئی ہے۔ جو درختوں پر کے اُن کیڑوں کو غارت کر دیتی ہے۔ فلاکسورا نامی کیڑے کو بھی ہلاک کرتی ہے۔ جو اکثر انگور پر ہوتا ہے۔ اسکے استعمال کی یہ ترکیب ہے۔ انگور کی جڑوں میں یہ دوا پانی کے ساتھ پہونچاؤ۔ درخت کی جڑ کی دس انچ مٹی کھودکر اسمیں یہ پانی ڈالو جو جذب ہوکر جڑوں میں پہونچ جائیگا۔ پانی مٹی پر پڑنے سے زمین سے دھوان سا اٹھیگا۔ اُس سے تمام درخت پر کے کیڑے غارت ہو جائینگے۔

زمین پر ڈالکر اسکا دھواں جس کوٹھی یا کھود (یعنی کھتی اناج) میں دروازہ بند کرکے دو۔ اُسکے اندر کے تمام کیڑے نیست و نابود ہو جائینگے۔ آگ سے دوا کو بچاؤ۔

گوبی اور گانٹھ گوبی۔ ولایتی بینگن پر سلفیٹ آف آیرن کا مرکب مفید ہے۔ تربوز وغیرہ کے کیڑوں کو بھی یہی نسخہ مفید ہے۔

لکڑی کا بُرادہ، کروسن آئیل (مٹی کا تیل) کے ساتھ پتیوں پر کیڑوں کو غارت کر دیتا ہے

صنوبر۔ یا تمباکو یا سرو کے پتوں کی دھونی بھی کیڑوں کو غارت کر دیتی ہے۔ نہر یٹ (خشخاش) کے پتے اُبالکر یہ پانی چھڑکنے سے بھی کیڑے دفع ہو جاتے ہیں۔ فقط

اٹلی مین جوار کے آٹے کی کھانیسے مرض

اٹلی مین غریب لوگ خراب جوار کھاتے ہین - جنکو پلے گرا نامی بیماری ہوجاتی ہے - اسکی علامت یہ ہے - اول ہاتھ پانوہین خارش ہوتی ہے - پھر کھال پتلی زردی مایل ہوجاتی ہے کبھی کبھی سیاہ - اسیطرح بیماری طول پکڑجاتی ہے جسمی حرارت کم ہوتی اور نبض کی حرکت تیز ہوجاتی ہے - بدن مین چستی نہین رہتی - آخرکار یہی بیماری مریض کی ہلاکت کا باعث ہنجاتی ہے - یہ بھی دریافت ہوا کہ یہ مرض شہری لوگون اور بنیرا نجارون کو لاحق نہین ہوتا - وہانکے اطبا نے راے دی ہے - کہ خراب جواری یا جوار مین فنگس نامی کیڑا ہوجاتا ہے - جسکے کھانے سے بیماری پیدا ہوجاتی ہے - اگر مثل شراب کے ہاضم اشیا کا اسکے ساتھ استعمال کیا جایا کرے - تو یہ بیماری نہ بڑھ سکے -

سرکاری طور پر منادی کرادی گئی ہے - کہ غریب لوگ ہرگز خالص جواری ہی نہ کھایا کرین بلکہ اسمین دوسری قسم کا کوئی اناج بھی شامل کرلیا کرین - شمالی ہند اور خصوصاً دکن مین بھی غریب لوگ زیادہ تر جوار کھاتے ہین لیکن یہ شکر کا مقام ہے - کہ وہ خود اپنے گھر کا پسا ہوا آٹا کھاتے ہین - جو صاف کرکے پیسا جاتا ہے - اور اسکے سوا چانول کا استعمال بھی رکھتے ہین - اگرچہ خارش کی شکایت ایسے لوگ کرتے ہین - مگر مندرجہ بالا مرض سے محفوظ رہتے ہین -

چینی صناعت

چینی لوگ بمقابلہ ہندوستانیونکے دستکاری مین کامل دستگاہ رکھتے ہین - مگر انکی یہ صنعت چندان قابل تعریف و توصیف نہین - کیونکہ ڈاکٹر بیرو صاحب نے اپنی کتاب مین ۸۰ برس سے پہلے انکے حالات بیان کیے ہین - کہ " فرانس کے لوگون نے چین مین آکر چینیونکو صنعتین اور دستکاریان سکھلائین - اور ایسی ایسی باریکیان بتلائین

کہ یورپین بھی اُنسے نابلد ہین - ہان چینی لوگ فقط دو سمجھتی ہین - مگر چندان ذاتی ہنر نہین
رکھتے - چینی کاشتکار بڑی بڑی تخمین کرتے اور شہرون سے فضلہ اٹھوا کر لیجاتے ہین
اُسکو کھیتون مین پھیلا کر کنوئین کھود کر آبپاشی کرتے ہین - اور ایک فصل مین دو فصلین تیار
کرتے ہین - مثلاً افیم بوتے ہین - تو اُسکے ساتھ کپاس بھی بو دیتے ہین - (یہ قاعدہ ہمارے ملک کے
والونکو معلوم نہین ہے) اگرچہ یہ بھی اُنکا ایجاد نہین ہے - کیونکہ جزیرہ ویسٹ انڈیز والے
نیشکر کے ساتھ شکر قند (رتالو) بو دیتے اور دونون فصلین حاصل کرتے ہین - چینیون
کے پاس نہ آلات کشاورزی ہین - نہ وہ بنجر اور افتادہ زمینونکو درست کرسکتے ہین - نہ
زمینونکے خشک کرنے کا طریقہ جانتے ہین نہ مویشی کی پرورش کا قاعدہ معلوم ہے اور
نہ مثل ولایت کے عمدہ میوے بنانے کی ترکیب سے واقف ہین (کیونکہ انکے ملک کے
میوے مثل سیب ناشپاتی - تربوز - شفتالو - خوبانی کے کچھ لذیذ نہین ہوتے) اور
نہ درختون کے پیوند کرنے کا طریقہ یاد ہے - ان مین البتہ تین وصف تو خوب ہین
مٹی کو کمانا - ہمیشہ کام مین مشغول رہنا - زمین کو گھاس پات سے پاک وصاف رکھنا

اگر ہم چینیون کی اسّی برس پہلے کی حالت سے اسوقت کی کیفیت کا مقابلہ
کرین - تو صاف یہی نتیجہ نکال سکتے ہین - کہ اب اُس حالت مین کچھ فرق نہین پڑا - جیسے
پہلے تھی ویسی چینیون کی تجارت کو اسوقت تک انگریزی تجارت نے کچھ بھی نقصان نہین پہونچایا
نہین بلکہ یون کہنا چاہیے - کہ انگریزی تجارت چینیون کی تجارت کو کچھ نقصان نہین
پہونچا سکی - اسکا سبب باہمی اتحاد اور غیرون سے تعصب ہے - چینیون کا گویا عقیدہ
ہوگیا ہے - کہ کسی غیر ملک کے آدمی کو اپنے کارخانون مین رکھنا یا اُسکو کام سکھلانا سخت
گناہ کیا بلکہ آیندہ اپنی خرابی کا باعث ہے - یہی وجہ ہے - کہ چین کو جو لوگ کام سیکھنے
کی غرض سے جاتے ہین - وہ بے نیل مرام واپس آتے ہین - اور ایک دن کا کام بتانا تو
بنانے تک سیکھنے نہین پاتے -

انگلستان کی خوش قسمتی

جزیرہ فیجی گورنمنٹ برطانیہ مین شامل کر دیا گیا ہے۔ اس سے امید کیجاتی ہے کہ انگلستان کو جیسی دولت ہندوستان سے ملی۔ ویسی ہی اس جزیرہ سے ہاتھ لگے۔ اس جزیرہ مین بڑے بڑے جنگلات ہین جنمین آبنوس۔ صندل۔ صنوبر وغیرہ درختون کے شجر ہوتے ہین۔ صندل وہانسے بیرونجات کو اوائل مین بھیجا گیا۔ لیکن اب ممانعت کر دیگئی ہے۔ وہان کی آب و ہوا گرم ممالک کے درختون مثل ساگوان۔ آبنوس وغیرہ کے اگانے کے لیے نہایت موافق ہے۔ کسا پرچا نامی گوند بھی وہان پیدا ہوتا ہے۔ اکثر موسم سرد اور گرم ہوتے ہین۔ اگر اس جزیرہ پر توجہ کیجائے۔ تو یہی جزیرہ زرخیز بلکہ رشک ارم بنسکتا ہے۔

۱۸۸۶ء مین بیرونجات کو وہانسے ۳۵ لاکھ ۹۱ ہزار ۹ سو ۸۰ روپیہ کا مال روانہ ہوا اور ۵۴ لاکھ ۵ ہزار ۹ سو ۴۴ روپیہ کا اسباب داخل ہوا۔ اسمین سے ۹ حصے مال انگلستان کا ہے۔ باقی ایک حصہ غیر ممالک کا۔

یہانپر شکر بافراط بنائی جاتی ہے۔ جسکے لیے اب آلات بھی بکثرت فراہم کیے گئے ہین۔ چنانچہ ایک کارخانہ مین ۴۰ لاکھ روپیہ صرف کیے گئے ہین۔ جسمین متعدد آلات بھی منگوائے ہین۔ اور نیشکر بھی کاشت کیا گیا ہے۔ یہانسے روز بروز مال بیرونجات کو روانہ ہوتا جاتا ہے۔

یہانپر کھوپرہ (مغز ناریل) بھی پیدا ہوتا ہے۔ کھوپرہ وہانکے لوگ ویورو مین پیدا کرتے ہین۔ اول بیرونجات کی روانگی مین یہی زیادہ تھا۔ مگر اب سب سے زیادہ شکر روانہ ہوتی ہے لیکن تاہم کھوپرہ بھی کچھ کم پیدا نہین ہوتا۔ ۱۸۸۳ء مین ۴ ہزار ۸ سو ۲ ٹن کھوپرہ پیدا کیا گیا جسکی قیمت ۸ لاکھ ۱۷ ہزار ۷ سو ۲۰ روپیہ ہوئی۔

روئی ۱۸۷۹ء میں ۳ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ کی پیدا ہوئی تھی مگر ۱۸۸۲ء میں ۲ لاکھ ۷۵ ہزار ۲ سو روپیہ کی پیدا ہوئی۔ **کافی** ۱۸۸۲ء میں ۲۰ لاکھ ۱۰ ہزار ۲ سو ۴ پونڈ قیمتی ۹۳ ہزار ۰ سو ۳ روپیہ کی خاص شہر فیجی میں پیدا ہوئی۔ اسکی زراعت پر لوگ بہت متوجہ ہو رہے ہین۔ امید ہے کہ بہت ترقی پائے کیونکہ یہانکی کافی کا ذائقہ عمدگی مین بہت نام پایا ہے۔

چاء یہانپر چاء اول مسٹر مسن صاحب نے لاکر کاشت کرائی۔ اِس چاء کا ذائقہ اعلیٰ درجہ کا نفیس ہے۔ جو دوسری جگہہ کی چاء سے سبقت لیگیا ہے۔

تمباکو کی کاشت کے لیے یہانکی مٹی اور آب و ہوا نہایت ہی موزون ہے اگرچہ یہانکے لوگ طریقہ کاشت سے ناواقف ہین۔ مگر رفتہ رفتہ واقف ہوتے جائینگے۔ کاشتکار سرکاری مالگزاری مین تمباکو دیتے ہین۔ اور تھوڑا اپنے خرچ کے واسطے بھی رکھ لیتے ہین۔

سُپیاری جنگل مین اُگتی ہے۔ یہانکے باشندے اسکا ثمر فراہم کرکے سرکار کو بھجوا دیتے ہین۔ اسکی زراعت نہین کیجاتی۔ بلکہ جنگلات مین خودرو درخت بکثرت ہین مگر ابھی اسکی روانگی مین کامیابی نہین پائی گئی۔ کیونکہ اسکا پوست گٹھلی سے بدقت اُتارا جاتا ہے فی الحال سُنا گیا ہے کہ پوست اُتارنے کے واسطے ایک آلہ بنایا گیا ہے۔

یہان چھتونپر گونگھے بکثرت پڑے رہتے ہین جنھین جمع کرکے چین کو بھیجتے ہین چینی انکو پکاکر مزے دار سالن بناکر نوش کرتے ہین۔

میوہ جات۔ تمام میوہ جات گرم ممالک کے پیدا کیے جا رہے ہین۔

آب و ہوا۔ یہانکی آب و معتدل ہے۔ یعنی نہ زیادہ گرم اور نہ سرد۔ ساحل کے قریب کی آب و ہوا بھی عمدہ ہے۔ یہ جزیرہ آسٹریلیا کے قریب ہے۔

آجکل انگریزون کی اس طرف توجہ مبذول ہوئی ہے۔ اور ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ یہانپر کارخانے قائم کرکے دولت سے مالا مال ہون۔

انگریزی ہلون مین کامیابی

مسٹر سی کرشنا سوامی مدلیار صاحب نے ایگریکلچر رپورٹر مدراس کو خط لکھا ہے جسمین اپنے سوالات کے جوابات بصراحت قلمبند کیے ہین۔ سوالات مین انگریزی ہلون سے بونے اور لاگت لگنے کی کیفیت دریافت کی تھی۔

مسٹر موصوف کو زراعتی ترقی کے صلہ مین گورنمنٹ مدراس سے سونے کا تمغہ عطا ہوا ہے۔ اسکے سوا دائسرائے ہند نے کمپانین آف دی آرڈر آف دی انڈین امپائر کا خطاب مرحمت فرمایا ہے۔ ہمین امید ہے کہ دوسرے معززین بھی زراعت کی تجربات کا شوق پیدا کرکے سرکار سے ایسے ہی خطابات کے مستحق ہونگے۔

چونہ کا لکڑی پر اثر

چونہ اگر شہتیر (ناٹ) پر لگایا جاے اور اسمین کسیقدر نمک بھی ملا ہو تو مدتون تک پائدار رکھ سکتے ہین۔ چنانچہ چونہ کی چکّی کی لکڑی دیکھوگے جسمین کچھ عرصہ تک چونہ کی تاثیر جذب ہوگئی ہو کہ وہ بدستور اور کیڑون کے نقصان سے محفوظ مضبوط ہوگی۔

گورنمنٹ پنجاب کی شاہانہ رعایت

پنجاب مین ایک قانون نافذ ہوا ہے جسکے ذریعہ سے ڈپٹی کمشنرون کو اختیار دیاگیا ہے۔ کہ ایک ہزار روپیہ سے کم کسی زراعت پیشہ کو اسکی اعانت کے لیے قرض دیدیا کرین۔ اس سے زیادہ دینے کے واسطے کمشنر صاحب کی منظوری لینی چاہیے اور ۵ ہزار سے زیادہ کے لیے فنانشیل کمشنر کی منظوری چاہیے۔

لنگری نامی نئی ترکاری

لنگری کے نئے پتون کی نہایت لذیذ ترکاری ہوتی ہے۔ یہ قسم کانگڑہ میں
پیدا ہوتی ہے۔ تجویز ہے۔ کہ یہ نفیس ترکاری ولایت کو بھیجی جاوے۔ اسکا تخم وہان
بویا جایا کرے۔

آلو کی پیداوار

آئیس لیف آلو کے ۶ سیر تخم سے ۲۶ سیر آلو پیدا ہوتے ہین۔ وکٹوریہ آلو
کے ۷ سیر تخم سے ۱۵ سیر۔ لیٹ روز آلو کے ۶ سیر تخم سے ۲۵ سیر۔
آلو معمولی مٹی مین قطارون سے بویا جاتا ہے۔ اسکو لید اور نباتات
کی کھات دینی چاہیے۔ گرما مین پانی خوب دینا پڑتا ہے۔ ہمارے بتلائے ہوئے
پانس سے آلو کو کیڑے نہین لگتے۔ اور نہ روگ رہکر خوب بڑھتے اور پھولتے ہیں

کیڑون اور مچھرون کا ستیاناس

مہوے کے بیجون سے تیل نکالنے کے بعد کھلی رہتی ہے۔ وہ بڑی کارآمد
ثابت ہوئی ہے۔ اگر یہ کھلی جنگل مین یا جہان درختون ہون جلائی جائے۔ تو تمام
کیڑے مکوڑے وغیرہ حشرات الارض مر جاتے ہین۔ یہ ترکیب جاڑے کے دنون
بڑی مفید ہوسکتی ہے۔ گھر مین کھلی جلانے سے کھٹمل اور مچھر وغیرہ بھی غارت
ہوجاتے ہین۔ ایک بیگھہ زمین مین پانچ سیر کھلی اور پندرہ سیر اپلے (کنڈے)
چاہئیں۔ یہ کھلی کچھ گران نہین ملتی۔ بلکہ بکثرت ہر جگہ ارزان دستیاب ہوتی ہے۔

مویشی کو نمک کھلانیکا فائدہ

برہما کے چیف کمشنر نے رپورٹ کی ہے۔ کہ برہما کے مویشی نمک بخوبی اشتہا سے
کھاتے ہین۔ جب بیل وغیرہ کام سے تھک جاتے ہین۔ تو نمک کھلانے سے
تھکی ماندگی کا دفعیہ کرایا جاتا ہے۔
اسسٹنٹ ڈائرکٹر برہما نے دریافت کیا تھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ نمک مویشی کو

ہمیشہ نہین کھلایا جاتا - بلکہ جب وہ بیمار ہوجاتے ہین تو اسوقت نمک کھلاتے ہین - جس سے جلد تندرست ہوجاتے ہین - نمک چاٹنے کے لیے مویشی اتنی رغبت کرتے ہین - کہ نمک کو دیکھ کر سبکے سب اسکی طرف دوڑتے ہین - اور بڑی زورازوری کرکے ایک سے پہلے دوسرا کھانا چاہتا ہے -

امریکہ مین بھی ہر ہفتہ مویشی کو نمک کھلایا جاتا ہے - ایک ایک بیل یا گاے کو دو دو چمچے بھر نمک دیتے ہین -

مویشی مین اکثر بیماریون کے پیدا ہونے کی یہی وجہ پائی جاتی ہے - کہ وہ نمک نہین کھاتے - جسکے نہونے سے غذا تحلیل نہین ہوتی - اور غذا ہضم نہونے کے باعث بیماریان پیدا ہوجاتی ہین - نمک کوئی قیمتی چیز نہین ہے - بلکہ ارزان ہے - اگر ہندوستان کے مویشی کو بھی نمک دیا جایا کرے - تو نہایت مفید ہوگا - اگر گورنمنٹ ہند نمک کا محصول کم کردے - تو کاشتکار لوگ باسانی خرید کر اپنے مویشی کو کھلانے لگین - کھانے کی ترکیب یہ ہے - کہ نمک کو پانی مین گھولکر چارے پر چھڑک دو - مویشی بڑی رغبت سے نوش کرینگے -

مویشی کی خریداری

جہانگرٹھ اور حصار کے مویشی کے میلے مین بڑی ترقی ہوئی - مویشی کی خاطر خواہ قیمت اٹھی - مویشی امسال بکثرت آئے تھے - ایک بیل کی پونے دوسو روپیہ تک قیمت لگی - لیکن اسکا مالک اسپر بھی راضی نہ ہوا -

دریافت معدنیات

مسٹر ہاس ورتھ اسمتھ صاحب افسر معدنیات احاطہ مدراس نے نیلگری کا دورہ کرکے وہاں کی نئی نئی معدنیات پائی ہین جنکے نمونے سرکار مین پیش کیے ہین یہ نمونے لوہے - تانبے اور جلیناسکے ہین - انکے سوا سونا - آئی کشت - بھی ملا ہے

آمدنی نہایت تھوڑا ہے۔ جسکے زیادہ ملنے کی توقع نہین کیجاتی ہے۔

کیولن کی مٹی کی کان بھی ملی ہے جس سے مٹی کے برتن بنتے ہین۔ مگر یہ کیولن خوب صاف کرنے کے بعد برتنون کے بنانے کے کام کا ہوگا۔

کولنار کا درخت

احاطہ مدراس مین ایک نیا درخت بنام کولنار جسکو انگریزی مین ہیلاک ٹرس آئی سورا کہتے ہین پایا گیا ہے۔ سال گذشتہ مین ضلع گنجام کے جنگل جنگلات کے افسر نے ۵ سو پونڈ اسکا ریشہ امتحان کے لیے آربتھناٹ کے کارخانہ کو روانہ کیا تھا جسکا امتحان کرکے یہ جواب دیا گیا۔ کہ اسکا ریشہ احتیاط سے جمع نہین کیا گیا۔ جو سخت اور سیاہ ناصاف ہے۔ جس سے ٹاٹ کے تھیلے عمدہ نہین بن سکتے۔ اس ۵ سو پونڈ مین بہت اقسام ملی ہوئی ہین۔ درخت ایک موسم مین نہین کاٹے گئے۔ مگر ایک قسم برہانپور کے اسن سے بہتر ہے۔ اگر باحتیاط درخت ایک وقت مین کاٹے جائین۔ تو عمدہ ریشہ بوریون کے بنانے کے لیے نکل سکتا ہے۔

ترقی نسل اسپان

حضور پرنور فرمانفرماے حیدرآباد دکن نے عمدہ گھوڑون کی نسل کی ترقی کے لیے اورنگ آباد مین ایک کارخانہ کھولا ہے۔ بالفعل وہان پر سات سانڈ اور چند گھوڑیان ہین۔ انکے سوا ۸ اسانڈ اور بھیجے جانیوالے ہین۔ یہ کارخانہ مسٹر کیپٹن عبداللہ کی ماتحتی مین ہے۔ جو گاہے ماہے بنفس نفیس خود تشریف لیجاکر معائنہ فرمایا کرینگے

ممانعت

شاہ ایران نے حکم دیدیا۔ کہ انگریزی رنگ یار نگے ہوئے تاگے اپنی قلمرو مین نہ آنے پائین۔ اس سے اپنے ملک کے کارخانون کی ترقی منظور ہے۔

رنگون مین جواہرات کی ارزانی

فی الحال رنگون مین جواہرات کی قیمت بہت گھٹ گئی۔ ایک دو سال پہلے فی رتی ستر یا اسی روپیہ کے حساب سے بکتے تھے۔ اب ۴۰ روپیہ کے حساب سے بکتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ہندوستان سے بکثرت یہان پر جواہرات آنے لگے ہین۔

ظروف گلی

مدراس کے اسکول آف آرٹس کے بنائے ہوئے مٹی کے برتن جو آجکل گران ہوگئے ہین۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اُسکے پکانے کے لیے ریل پر دُور سے کوئلہ لایا جاتا ہے مگر حال ہی مین کڑپہ کے قریب ایک کوئلہ کی کان دریافت ہوئی ہے جسکا کوئلہ ارزان ملیگا۔ اور برتن بھی کم لاگت مین طیار ہوکر ارزان فروخت ہونے لگینگے۔

بجنے والا درخت

نیوبیا مین آکیشیا فِسٹولا نامی درخت بکثرت اُگتا ہے۔ جسکا دوسرا نام بانسلی یا الغوزا بھی رکھ سکتے ہین۔ کیونکہ اسکی نئے سے عمدہ آواز نکلتی ہے۔ اسکی ڈالیان نیچے سے موٹی اور اُوپر سے ایک انچ تک پتلی ہوتی ہین اور مثل دھونکنی کے نظر آتی ہین۔ اسکے مغز کو کیڑے چاٹ لیتے ہین۔ جب کل مغز چٹ کر لیتے ہین تو نلی کھوکھلی چھوڑکر کوئی جگہہ سوراخ کرکے اُسمین سے نکلجاتے ہین۔ جب تیز ہوا چلتی ہے۔ تو اُسمین سے گذرتی اور مثل بانسلی یا الغوزے کے آواز کرتی ہے۔ افریقہ کے لوگ اِسکو سیٹی کا درخت کہتے ہین۔

سبز پتیون کی کھات

سبز پتے اگر مٹی مین بخوبی سڑائے جائین۔ تو عمدہ نباتاتی کھات نکلسکتے ہین پتیون مین کاربن۔ آکسیجن۔ ہیڈروجن نیٹروجن گیاسین موجود رہتی ہین اسلیے پتیون کی کھات جس کھیت مین ڈالی جاتی ہے۔ تو اُسمین پیداوار بخوبی ہوتی ہے۔

گھر کے کوڑے کباڑ کو ایک کونے میں جمع کرتے رہو۔ اور اسکو تر رکھو کبھی کبھی نمک بھی چھڑک دیا کرو۔ جب سب چیزیں سڑ جائیں۔ تو اسمین نمر وجن زیادہ پیدا ہو جائیگا۔ جو درختوں کے لیے بہت نافع ہے۔

سیب کی پیداوار

ولایتی سرکاری رپورٹ سے دریافت ہوا۔ کہ نووہ سکوٹیا مین امسال سیب کی فصل بہت عمدہ ہے۔ امسال آفتاب کی گرمی بخوبی رہی۔ اور شبنم اور برف بکثرت نہین گری۔ اسوجہ سے موسم جلد صاف ہو گیا۔ تمام درخت بہت جلد پھلے اور پھل پڑنے کا موسم بھی بہت عمدہ تھا۔ سیب کے باغات کو بہت فائدہ پہونچا۔ اور بکثرت پھوڑے پھلے۔ ماہ جون کی ہوا سخت تھی۔ اسوجہ سے دیر مین اکائے ہوئے درخت کسیقدر بگڑنے کو تھے۔ لیکن جولائی مین پانی برسجانیسے باغات کو بہت فائدہ پہونچا ہے۔

تمام ولایت کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال سیب کے میوے خزان اور برسات مین بافراط پیدا ہونگے۔ اور مالکان سیب کو بہت نفع ہوگا۔

مونگ پھلی کے چور

عدالت پانڈیچری مین ہفتہ گذشتہ مین آٹھ مقدمات مونگ پھلی کی چوریون کے تھے۔ جو کوتوالی نے چالان کیے تھے۔ کل مدعا علیہم ۸ تھے انکے سرغنہ ایک کو پکا چور سمجھکر دس برس کی قید کی سزا دیگئی۔ اور اسکے چار مددگارون کو چھ چھ برس کی اور دو دوسرون کو ایک ایک، دو دو برس کی قید کی سزا ہوئی۔ مدعا علیہم کیطرف سے دو بڑے وکیل نامی تھے۔ لیکن اسپر بھی جوری ثابت ہوئی۔ اور وہ سزا سے نہ بچ سکے۔ آخرکار سزایاب ہوئے۔

کھیتون مین چارا دبانیکی آزمایش

راولپنڈی مین چارے کو دو کھتّے (کھو) دبائے گئے۔ جنمین پوری کامیابی ہوئی۔ کھتّے مین چری (کڑبی) بھری گئی تھی۔ کئی ماہ کے بعد چارا نکالا گیا۔ تو بالکل تازہ نکلا۔ اور اسکو مویشیون نے بطیب خاطر کھایا۔ دستور ہے۔ کہ امتحان کے لیے اول بیل کو کھلاکر دیکھا کرتے ہین۔

پنجاب سے مصر کو چار افسر جائینگے

پنجاب کے ۴ یورپین افسران محکمہ نہر مصر کو جانیوالے ہین۔ جو وہان پہونچکر وہانکے محکمہ آبپاشی کے سپرنٹنڈنٹ ہونگے میجر وسٹرن کو ۱۵ ہزار روپیہ سالانہ اور باقی افسرونکو دس ہزار روپیہ سالانہ کے حساب سے تنخواہ دیجائیگی۔

گہرا کنوان

آگرہ مین ماہ مارچ تک ۴ سو ۸۳ فٹ گہرا کنوان کھودا گیا لیکن ہنوز پانی نہین نکلا۔ ارادہ کیا گیا ہے کہ ۶ سو فٹ تک کھودکر پانی نکالا جائے۔

کپاس چننے کا آلہ

حال مین ایک آلہ ایجاد ہوا ہے۔ کہ جس سے درخت کے اوپر سے کپاس چنی جاتی ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ نہ کچے بونڈون کو ضرر اور نہ درخت کو کسی قسم کا صدمہ پہونچ سکے گا

گجراتی بھینسین

سی ہنن نے پونہ کی سیر کرکے سرکار مدراس کو رپورٹ کی ہے۔ کہ یہانپر گجراتی بھینسین نہایت عمدہ اور دودھیل ہوتی ہین۔ اگر ان کی نسل احاطہ مدراس مین پھیلائی جائے۔ تو بہت ہی مناسب ہو۔

برلن کی گرم بازاری

برلن تمام دنیا سے دستکاری مین سبقت لیگیا ہے - اب تمام دنیا سے تاجر وہان گروہ کے گروہ آئے ہوئے ہین - اگرچیکہ پیرس نے دس برس پہلے سے کام شروع کیا ہے - لیکن اب برلن سے کم درجہ پر ہے -

اننتپور

بہاری اور اننتپور کے اضلاع مین جو مصیبت زدگان قحط کو سرکار سے خوراک ملتی تھی - اب وہ برسات ہو جانے کے باعث بند کردیگئی -

آرچڈ کے درخت

آسٹریلیا مین اول اول آرچڈ کے درختون کے بونیکا شوق اتنا بڑھ گیا تھا - کہ ہر ایک شخص کو بغیر اسکے اپنے باغ کو خوبصورت نہ سمجھتا تھا - لیکن اب آرچڈ کو اتنا ترک کردیا ہے - کہ سو روپیہ کی قیمت والا درخت اب ایک روپیہ سے دس روپیہ تک کو ملسکتا ہے -

آرچڈ کے پھول خوشنما اور بعض اقسام کے خوشبودار ہوتے ہین -

نیل کی روانگی

برٹش انڈیا سے بیرونجات کو ۶ لاکھ ۲۲ ہزار ۲ سو ۰ ۷ روپیہ کا نیل روانہ ہوا

زراعت برہما

برٹش برہما کی زراعت سے امسال اچھی طور پر پیداوار نہین ہوئی -

آسام کی روئی

آسام کی روئی کیطرف آجکل یہ خیال کیا گیا ہے - کہ اگر وہ کلکتہ کے بازار مین لائی جاوے - تو قیمت خاطر خواہ اٹھے گی -

پتے سفید کرنے کی ترکیب

ڈیڑھ پاؤ پانی مین ۳ ماشہ کلورائڈ آف لائم - اور کسیقدر ایسٹک ایسڈ ملاؤ - ایسٹک ایسڈ اسقدر ڈالو - کہ اس سے کلورائڈ بخوبی کھلجائے - پتون کو دس منٹ تک اسمین ڈباؤ - جب وہ سفید ہوجائین - تو باہر نکالکر کاغذ پر رکھو - اور صاف پانی مین دھوؤ -

پھولونکو تازہ کرنے کی ترکیب

پژمردہ پھولون کی ڈنڈیون کو کھولتے ہوئے پانی مین ڈباؤ - جب پنکھڑیان کھلین اسوقت اسمین سے باہر نکالکر گنگنے پانی مین ڈباؤ - اس ترکیب سے رنگین پھول بہت جلد تازہ ہوجاتے ہین بہ نسبت سفید پھولون کے - اکثر سفید پھول ترکیب کے کرنیسے زرد ہوجایا کرتے ہین - اس ترکیب کے کرنیکے واسطے سرد جگہہ مناسب ہے - جو پھول بگڑے یا خرا[illegible] ہے - اسکو فوراً نکال ڈالو - ورنہ اسکی خراب ہوا دوسرون پر اپنا اثر[illegible] جا بگاڑ دے گی -

درختون پر سے کیڑے دور کرنا

ایک برش مین وسکی شراب لیکر درخت پر اسجگہہ پھیرو - جہان کیڑے ہون اسکے اثر سے مرجائینگے - زیادہ شراب پھیرنے سے نازک درختونکو ضرر [illegible]ا ہے - اسلیے مناسب ہے - کہ آلکوہل کا استعمال ایسے موقع پر کیا جایا کرے -

عقرب گزیدہ کا علاج

ترچناپلی کا ایک اخبار ناقل ہے - کہ سوتھ انڈین ریلوے کے ایک ملازم کے بچھو نے ڈنک مارا - وہ مضطربانہ انجن ڈریور کے پاس گیا - اسنے کروسن آئیل [illegible]

گیاس کا تیل) اُسکے زخم پر ڈالدیا - آدھ گھنٹہ کے بعد زہر اتر گیا - اور اپنے کام پر چلا گیا -

الہ آباد کے ایک اخبار نے مشتہر کیا ہے - کہ چرچرے کی جڑ عقرب گزیدہ کو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے - اس کا نام انگریزی مین اکی رنتھس ایس پیرا ہے - یہ درخت ہر جگہ عموما اُگتا ہے - ا قسم کی بدبو ہے اسکے پانو پر لگنے سے خارش ہوتی ہے - اسکی جڑ پانی مین گھسکر زخم ائی ہے - اور وہ گھسا ہوا پانی کسیقدر پلایا جاتا کر یہ ترکیب اگر کاٹتے ہی کیجائے - تو اد مین آرام ہوگا -

اگرچہ یہ علاج نیا نہین ہے - لیکن بہ گونکو معلوم ہے -

کلکتہ کے ایک رسالہ مین مندرجہ ذ جو عقرب گزیدہ کے چھپے ہین جنپر اُسنے اپنا بہت بڑا یقین اُنکی عمدگی مین ظاہر کیا ہے

(۱) املی کے تخم (چھیے) کو سل پر گھسو جب سفید - اُسوقت اسکو زخم پر لگا دو - وہ وہین چمٹ جائیگا - اور زہر چوس کر بعد مین - مریض کو آرام ہو جائیگا -

(۲) بچھو کے زخم پر پیاز توڑکر رگڑو - پھر کسی پوٹلی سے سینک دو -

(۳) ہرن کے جلائے ہوئے سینگ کے ٹکڑے کو زخم پر لگاؤ -

(۴) ڈاکٹر ہال صاحب کا یہ نسخہ ہے - کہ لک کرامونیا فورٹھ - لک کر ہاٹر اور آکوا - یہ تینون چیزین ملاکر اُنکی عقرب گزیدہ کے زخم پر پچکاری مارو -

(۵) پرسی ڈیوس کا بنایا ہوا پین کلر لگانا مفید ہے -

(۶) ایک چٹکی بھر آلی پیکا کیوانا - اور ایک یا دو بوند لیموں دونونکو ملاکر زخم پر لگا دو - آرام ہوگا -

ان آٹھون نسخونکو جو حضرات آزمائین اُسکے نتیجے سے ہمکو اطلا

ہمارا ارادہ ہے - کہ ان مین سے جو اعلیٰ درجہ کا ہو - اُسکو بناکر لوگونکو مفت دیا کریں

مار گزیدہ کا علاج

(۱) اگر ایک چٹکی بھر آلی پیکا کیوانا - اور ایک یا دو بوند امونیا - اور کسیقدر تلسی اور املی ملاکر زخم پر لگایا جاوے - تو مار گزیدہ کو مفید ہے -

(۲) امی ہیم نزڈوریا - آفیوک سیلان سرپنٹس نیم آرسنی کم آلبم - آرسنی کم فلے وم - آرسنی کم ربرم - آرس ٹوٹوکیا برے کیاٹا - گارڈینیا ڈو مولو رم - ان سب دواؤنکو ہموزن لیکر تین گھنٹے تک پان کے رس مین ملائے رکھو - پھر چھوٹی چھوٹی گولیان بناؤ - یہ تین گولیان کھانیسے مار گزیدہ صحت یاب ہوجاتا ہے -

عمدہ لکڑی کی شناخت

شہتیر (ناٹ) وغیرہ کی کسی لکڑی کو ترچھی کاٹکر اُسپر آیوڈین لگاؤ - اگر اُسکا رنگ گہرا اُودا ہوجائے - تو علامت عمدہ لکڑی کی ہے - اور درخت سے موسم سرما مین کاٹی گئی - اگر رنگ نہ پیدا ہو - تو معلوم ہوجاتا ہے - کہ وہ لکڑی کچی ہے - اور موسم گرما مین کاٹی گئی ہے -

لوہے کی چیزون کو زنگ سی بچانا

رال نصف چھٹانک کو آدھ پاؤ السی کے تیل مین ڈالکر آگ پر پگھلاؤ - گرم گرم مین دو تیشنے مٹی کا تیل (کروسن آئیل) ملاؤ - جب باغات کے آہنی آلات کو محفوظ رکھنا چاہو - تو اس مرکب کا لیپ کرکے رکھدو - زنگ نہ لگے گا -

دواؤن کے درخت

میجر لٹل صاحب کمشنر حفظان صحت ساعی ہین - کہ برار مین دوائیون کے درخت بکثرت اُگائے جائین - ابھی تک انکی سعی مشکور ہوئی ہے - ایک درخت لال گولی

برار کے بخار کے لیے مستقل انگریزی دوا کے مؤثر ہوتی ہے۔ یہ لال گولی سرکاری طور پر شفاخانوں میں تقسیم کیجاتی ہے۔

دلچسپ لطیفہ

ظاہر ہے کہ تمباکو کیڑوں کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ لیکن لطف یہ ہوا کہ امسال ہندوستان میں کیڑوں نے تمباکو کو تباہ کر دیا اور فصل خراب کر دی۔

انگور کے خوشوں پر تھیلی لگانا

انگور کے خوشوں پر ۶ انچ چوڑی اور ۸ انچ لمبی تھیلی چڑھانے سے بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ انگور سڑنے نہیں پاتے۔ اور عمدہ طور پر پختہ ہوتے اور کیڑوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

مویشی کے لیے دوائیں

ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس میں یہ تجویز قرار پائی کہ جس طرح سے دواخانوں میں انسانوں کو دوائیں دیجاتی ہیں۔ ایسے ہی مویشی کے لیے بھی دوائیں دیجایا کریں گی۔

روانگی کاغذ

ماہ اپریل ۱۹۰۸ء میں یونائٹیڈ اسٹیٹس (امریکہ) سے بیرونجات کو ۲۰ ہزار ۶۰ ہنڈرڈ ویٹ کاغذ روانہ ہوا۔ (ایک ہنڈرڈ ویٹ ۱۱۲ پونڈ کا) جسکی قیمت ۱۴ لاکھ ۰۰ ہزار ۸۰ روپیہ ہوتی ہے۔ بمقابلہ ۰۶ لاکھ ایک سو ۹۸ ہنڈرڈ ویٹ قیمتی ۱۲ لاکھ ۹۶ ہزار ۸ سو ۲۰ روپیہ اپریل سالگذشتہ کے۔

کھوپرہ (مغز ناریل) کی روانگی

سالگذشتہ میں سیلون کے دلالوں نے باغات سے کچے ناریل توڑ کر کھوپرہ نکالکر ولایت کو روانہ کیا تھا۔ جو راستہ میں سڑ گیا۔ اور لندن کے بازار میں بڑی نفرت سے دیکھا گیا۔ لہذا امسال سیلون سے کھوپرے کی روانگی بہت گھٹ گئی۔ ولایت سے درخواستیں بھی بہت نہیں آئیں۔

فہرست اشجار و تخم بقولات اجناس اثمار ملکی و غیر ملکی مع شرح قیمت

(۱) ہمارے کارخانہ سے مندرجہ ذیل پودے اور تخم نقد قیمت بھیجنے پر مل سکتے ہین خصوصاً ہر قسم کے تخم بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ ہوسکتے ہین - موجودہ تخم اور درخت فوراً روانہ ہوسکینگے - لیکن اگر بعض اقسام کے تخم اور درخت موجود نہ ہونگے - تو غیر ممالک سے منگوا کر بھیجے جائینگے - اخراجات ریلوے وجہاز اور محصول ڈاک ہر شئے کے خریدار کو معاف - لیکن دو روپیہ آٹھ آنہ سے کم کی فرمایش کا محصول ذمہ خریدار ہوگا - ہمین کمپنی سکہ لکھا گیا ہے -

(۲) اگر کوئی صاحب کئی اقسام کے درخت (بیجے) لینگے - تو اُن سب کی تعداد کم سے کم ایک سو شجر ہونی چاہیئے -

(۳) ہر درخواست مین نام درخت یا شئے مع نمبر شمار صاف اور خوشخط لکھنا ضرور ہے -

(۴) رسالہ فنون مین جو مضامین درج ہوتے ہین - اُنکی اشیا کے تخم بغرض امتحان ارزان قیمت پر دیئے جائینگے -

(۵) اگر غیر ملکی پھلواری کے درختونکے کدٹے (بلب یعنی جن کی جڑاین گانٹھ دار مثل آلو یا اروی کے ہوتی ہین) کوئی صاحب منگانا چاہین - تو وہ بھی منگوا دیئے جائینگے -

(۶) ہر شئے مطلوبہ کی ترکیب کاشت و ہدایاب پرورش وحفاظت ہمراہ روانہ ہونگی -

(۷) بعض درختون کی قیمت مین بلحاظ فاصلہ کسیقدر تخفیف ہوسکیگی - اس بارہ مین خط وکتابت کرنی چاہیئے -

(۸) جہانتک ریل ہے - وہانتک ہم اپنی ذمہ واری سے درخت روانہ کرینگے - صاحب فرمایش کو اپنا آدمی بھیجنا نہ پڑیگا - بلکہ اپنے قریب کے اسٹیشن ریلوے سے درخت لینے ہونگے -

(۹) درخواست خریداری بنام **ایم - جونس سپرنٹنڈنٹ کارخانہ فنون وسیڈ اسٹور وغیرہ حیدرآباد دکن کے پتے** پر بھیجنی چاہیئے -

نمبر	نام	قیمت	نمبر	نام	قیمت
۱	تخم سنکونا لیجر نا فی ۲ تولہ	عمہ	۹	تخم دارچینی فی ۲ تولہ	۱۲ر
۲	درخت سنکونا لانی برٹ فی شجر	عصہ	۱۰	درخت لونگ فی شجر	عصہ
۳	درخت کوکوا (اسکو بنا کر مثل چاء کے پیتے ہین انگریز لوگ) فی شجر	عصہ	۱۱	جائفل "	عصہ
			۱۲	تخم جائفل فی دو تولہ	۱۲ر
۴	پوست (بارک) سنکونا - واسطے بخار کے دیسی لوگونکے مزاج کے موافق فی پونڈ	۹ع	۱۳	تخم الائچی ربٹا "	للعہ
			۱۴	ایضاً مبون "	سے
۵	تخم چاء ڈارجلنگ فی دو تولہ	۸ر	۱۵	یک صندوق ۶۰ درخت وارڈین میوہ	۱۰م
۶	ایضاً ایضاً فی پونڈ	للعہ	۱۶	ایضاً ۲ سو شجر وسے تلا	
[illegible]	[illegible]			[illegible]	۱۰ ص

نمبر	نام	قیمت
۶۵	〃 لکوچہ (نبدرپھل) فی شجر	۱۲/
۶۶	〃 جیبی شہتوت 〃	۱۲/
۶۷	تخم بتائی - لیمو - نارنگی فی پوڑیہ	۳/
۶۸	〃 کنولا - 〃	۶/
۶۹	〃 رام پھل (ثمر ۳ پاو) 〃	۳/
۷۰	〃 سیتا پھل (〃) 〃	۲/

درخت قلمی آم

نمبر	نام	قیمت
۷۱	مندرجہ ذیل آمون کی اقسام مین بعض کا ثمر ڈیڑھ سے دو سیر تک ہوتا ہے۔ اور نہایت لذیذ۔ یہ اقسام تمام ہندوستان مین پسند کیگئی ہین۔ اہل حیدرآباد کو فی شجر ۸/عسہ و عہ و [illegible] اہل ہند کو فی [illegible] و للعہ آم ملغوبہ - دلپسند پیٹرا - الفن نازک بدن - یاقوت رمانی صاحب پسند - ہرا بھرا والاجاہ پسند - نواب پسند قاسم پسند - شکرپارہ افضل الثمر - کالا پاڑ لال گاودیہ - گووا	[illegible] تک صہ تک

ترکاریان

نمبر	نام	قیمت
۷۲	تخم بینگن اگ پلینٹ فی ۲ تولہ ۱۲/	فی پوڑیہ [illegible]
۷۳	〃 〃 ارغوانی - سرخ - سفید 〃 ۱۲/	۳/
۷۴	〃 ولایتی بینگن (ثمر ڈیڑھ سیر تک) فی پوڑیہ	۸/
۷۵	〃 گوبی ۸ قسم ہر ایک فی ۲ تولہ ۱۲/	۴/
۷۶	〃 ۸ قسم [illegible]	[illegible]

نمبر	نام	قیمت فی پوڑیہ
۷۸	تخم گرین گلوب دوسری قسم	۹/
۷۹	〃 ایس پریگس فی ۲ تولہ ۸/عسہ	۸/
۸۰	〃 پرونسنس اراس 〃 ۴/عسہ	۷/
۸۱	〃 سیان لوبیا 〃 عسہ	۵/
۸۲	〃 فلرس فورسنگ لوبیا عسہ	۵/
۸۳	〃 ڈفن لوبیا 〃 عسہ	۵/
۸۴	〃 کنٹربری کا کالا لوبیا 〃 عسہ	۵/
۸۵	〃 گلنار لوبیا 〃 عسہ	۵/
۸۶	〃 ونڈسر کا لوبیا 〃 عسہ	۵/
۸۷	〃 پلین تنیرک 〃 ۸/عسہ	۸/
۸۸	〃 پائی کی تنیرک 〃 ۸/عسہ	۱۲/
۸۹	〃 گرین نول کول 〃 عسہ	۵/
۹۰	〃 کریس پلین 〃 ۸/عسہ	۸/
۹۱	〃 ارم ہیڈ 〃 عسہ	۵/
۹۲	〃 کلیلا رائنا سا 〃 ۸/عسہ	۸/
۹۳	〃 پارلیک کیا 〃 عسہ/	۵/
۹۴	〃 اونہارن کی گاجر 〃 ۱۲/	۴/
۹۵	〃 سرخ گاجر 〃 ۱۲/	۴/
۹۶	〃 بڑے سر کا لیٹیوس 〃 ۸/عسہ	۸/
۹۷	〃 اکہرا لیٹوس 〃 ۴/عسہ	۷/
۹۸	〃 لیٹوس بریلز 〃 ۸/عسہ	۸/
۹۹	〃 سٹن کے شلجم 〃 عسہ	۵/
۱۰۰	〃 سرخ شلجم 〃 عسہ	۵/
۱۰۱	〃 مصری شلجم 〃 عسہ	۵/
۱۰۲	〃 ارلی شلجم 〃 عسہ	۵/
۱۰۳	〃 اسپین کا پیاز 〃 ۱۲/	۴/
۱۰۴	〃 بھورا پیاز 〃 ۸/	۳/
۱۰۵	〃 خوشنما سرخ پیاز 〃 ۱۳/	۵/
۱۰۶	〃 [illegible]	[illegible]

خیال قوی (یعنی) سفرنامۂ عم

یہ انوکھا ناول عالیجناب مغفرت مآب " نواب میر غضنفر علیخان قوی جنگ مرحوم کی یادگار ہے - ۱۵۲ صفحے - قیمت مع محصول ڈاک ۸ - بذریعہ ویلو پے ایبل ۱۱

مختلف کتابین

ہمارے مطبع سے ہر قسم کی کتابین نہایت ارزان قیمت پر ملسکتی ہین حیدرآباد کے دوکاندار فی جزء کے حساب سے بیچا کرتے ہین جسکے باعث غریب لوگ محروم رہتے ہین آیندہ یہ دقت نہ رہے گی - کیونکہ ہمنے پتھر گھٹی پر کتابون کی ایک دوکان بھی کھولی ہے جسمین ہر قسم کی کتابین رکھنے کا التزام کیا ہے - جو صاحب چاہین سستی کتابین خریدین

المشتہر سپرنٹنڈنٹ فنون -

شوقینو ! قسمت آزماؤ

۱۵ - نوامبر ۱۸۸۵ع کو موسم حال کے پھولون اور ترکاریون کے تخمون پر بحساب ذیل چٹھی ڈالی جائیگی - جو صاحب چاہین - جلد قیمت ٹکٹ بھیجکر شریک ہون جنکے نام پر جسقدر تخم آئینگے - اُنکے پاس بذریعہ ڈاک بیرنگ بھیجے جائینگے - درخواست مین نام اور پتا بھیجنے والے کا صاف ہو - ورنہ نقصان کے ہم ذمہ وار نہین -

			قیمت ٹکٹ
پھولون کے تخم کا ایک پیکٹ جسمین	۱۰۰ قسم ہونگی	قیمتی ۸	۴
ایضاً	۵۰ قسم قیمتی	۴	۳
ایضاً	۲۵ قسم قیمتی	۲	۲
ترکاریونکے تخم کا ایک پیکٹ	۳۰ قسم قیمتی	۳	۱
ایضاً	۲۰ قسم قیمتی	۲	۴

استمزاج

ہم اپنے ذی فہم علم دوست ناظرین رسالہ سے دریافت کرتے ہین - کہ اسوقت رسالہ فنون مین کیا کیا نقص ہین - اور اُنکے دفعیہ کی کون کون صورتین ہین -

ہم سے جہانتک ہو سکیگا - فنون کو ہر دلعزیز بنانے کی سعی مین کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھینگے - اسوقت تک جو خطوط عنایت فرماؤن کے پہونچے ہین - اُنسے کوئی پورا نتیجہ نہین نکالا جا سکتا کیونکہ کوئی صاحب فرماتے ہین - کہ باغبانی کے مضامین ہون - کوئی لکھتے ہین - کہ زراعت کے - کوئی باتنی چاہتے ہین - کوئی کمسٹری (کیمیا) کے خواہشمند ہین - کوئی عجیب و غریب اشیا کا بیان مانگتے ہین - کوئی نسخون پر میل کرتے ہین - غرضکہ ہر ایک کی راے مختلف ہے -

اگر دوسرے حضرات بھی اپنی اپنی آراسے مطلع فرماکر مشکور کرینگے - تو غالباً اُسپر کارروائی کی جائیگی -

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ فنون حیدرآباد دکن

The

Indian Agriculturist

A Monthly Urdu journal.

Funoon

فنون

نمبر ۷ و ۸ جلد ۳

رسالہ ماہواری مشتمل بر علم فلاحت تجارت و حرفت و صنعت و دیسی باغات وغیرہ

بسرپرستی

سرکار دولتمدار حیدرآباد دکن

بابت ماہ جولائی و اگست ۱۸۸۵ء

دارالطبع فنون و مذاق سخن پتھرگھٹی حیدرآباد دکن مین

ایم جونس نے چھپوا کر شائع کیا

اشتہارات

فنون

یہ ماہواری رسالہ اردو زبان مین بسرپرستی سرکار عالی ۱۳۱۲؁ھ سے جاری ہے - زمینداران کاشتکارون کاریگرون پیشہ ورون اور شائقین نباتات وجمادات وحیوانات کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہے خصوصاً باغ لگانیوالون کو تو ضرور ہی ملاحظہ کرنا چاہیئے - **قیمت** سالانہ پیشگی مع اخراجات روانگی عام شائقین سے ۶ ہے - امرا و روسا اور دیگر معززین سے ۶ہر پٹواریون - کاشتکارون کاریگرون اور کم مقدور طلباے مدارس سے رعایتاً نصف یعنی ۱۲/ عہ - نمونہ کا پرچہ ۳؍ پرچہ پہونچتے ہی فوراً اپنے ارادہ نامنظوری سے بذریعہ کارڈ اطلاع دینی چاہیے - ورنہ نام درج رجسٹر کیا جائیگا اور قیمت کا مطالبہ ہوگا -

خیالِ قوی (اجنی)

سفرنامۂ منعم

یہ انوکھا ناول عالیجناب مغفرت مآب نواب قوی جنگ مرحوم کا یادگار ہے ۱۵۲ صفحہ قیمت فی جلد مع محصول ڈاک ۸؍ مقرر کیگئی ہے - اول مین اسکی قیمت ۵؍ تھی لیکن انکے انتقال کے بعد بہت سی جلدین ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگئین - اب چند جلدین باقی ہین جلد طلب کرنی چاہئین -

المشتہر

مہتمم کارخانہ فنون وغیرہ حیدرآباد دکن

اخبارات اردو

کوہ نور لاہور - یہ اخبار ہفتہ مین تین مرتبہ ۱۲-۱۶ صفحہ پر عمدہ کاغذ پر خوشخط نہایت اہتمام سے نکلتا ہے جسکے مالک منشی راے ہرسکھ لال صاحب ہین - یہ اخبار ۴۰ برس سے اپنی قدیمی وضع پر نکلتا اور ہر قسم کے مضامین اور طرح طرح کی خبرین دیتا ہے قیمت سالانہ پیشگی +

+ دیسی ریاستون سے سعہ - اعلی رئیسون - جاگیردارون اور تعلقدارون اور افسران سے نعہ - متوسط درجہ کے رئیسون اور افسرون سے عہ - طلبا سے ۲عہ +

باغبانی کی عجیب و غریب ترکیبیں

بقیہ فنون نمبر ۵ جلد ۳ صفحہ ۱۳
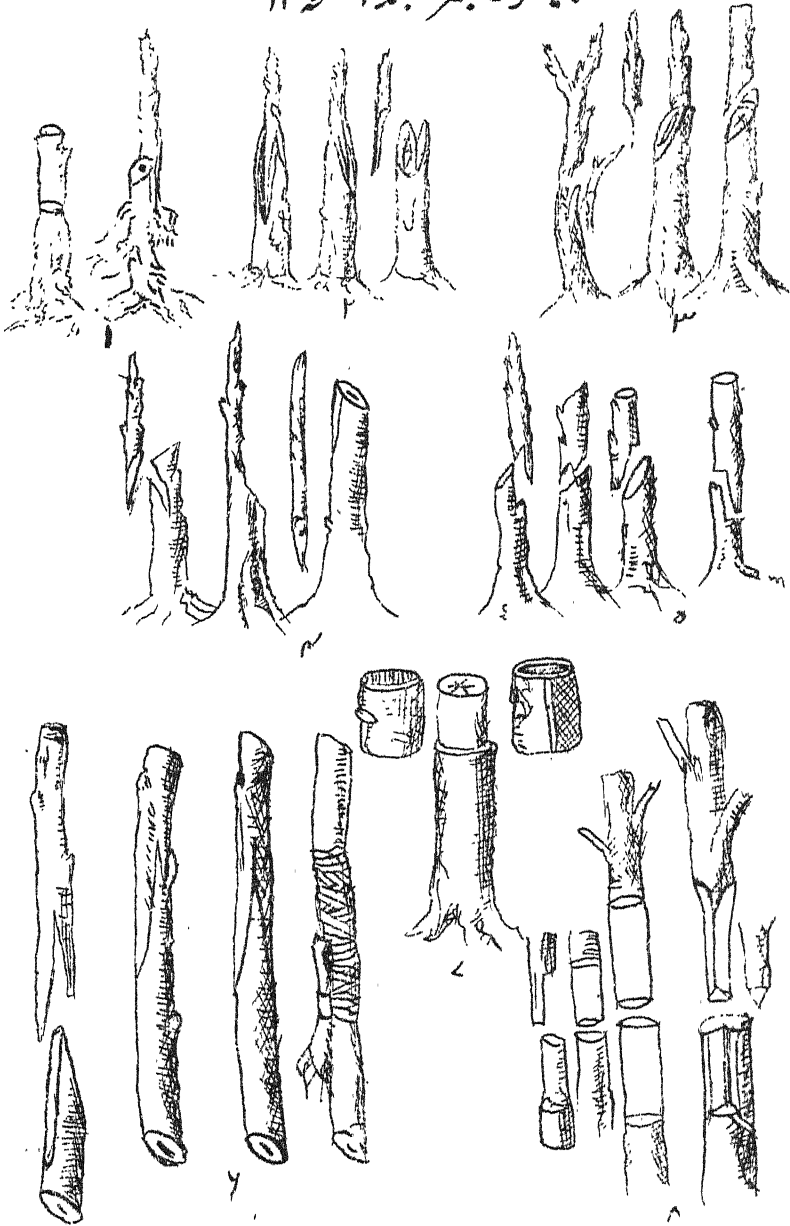
پیوند لگانے کا عام طریقہ دکن میں عموماً ہے۔ اگرچہ کہ بمبئی اور سلہٹ
میں باغبان چوٹی اور درمیان میں بھی پیوند لگاتے ہیں۔ آخرالذکر ترکیب کا طریق صرف
یہی ہے۔ کہ درخت کے پوست میں چھید کرکے قلم کو اسمیں نصب کردیتے ہیں۔ مگر
ایسی صورتوں میں صرف دس میں ایک جگہہ کامیابی ہوتی ہے (دیکھو صفحہ ۳)

ہام یا ہالم (بلا بال کی ڈنڈی) یہ ڈنٹھل کے اخیر حصہ کا نام ہے جس سے بال
(یا خوشہ) تراش لیگئی ہو۔ باغبانی میں یہ لفظ اکثر ان نباتات کو لگایا جاتا ہے جنمیں دو وال
والے دانے لگتے ہیں۔ اور جب ان کی پیداوار جمع کرلیجاتی ہے۔

ہیڈنگ یعنی سرنا ایک درخت کی پتیوں کو گول سر یا روٹی کی صورت
میں جمع ہوجانے کو کہتے ہیں۔

گرمی۔ درختوں کے اُگنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے
کہ کوئی درخت منجمد پانی کو غذا نہیں بنا سکتا۔ سڑنے اور پانی کے جوش کی کاروائی
(جس سے کاربونک ایسڈ گیاس اور ہیومک ایسڈ اور ازوٹ بنتے ہیں اور جو
روئیدگی کے لیے نہایت ضروری اور کارآمد ہیں) گرمی سے ہوتی ہے۔ اسکے بغیر انکا
ہونا غیر ممکن ہے۔

ہربیریم یعنی خشک پودے۔ خشک پودے کی صرف تصویر یا بیان کی بہ نسبت
کل حقیقت حال بیان کرنے اور سمجھانے کے لیے بہتر ہوتا ہے جب پودے خوب
خشک کرلیے جاتے ہیں۔ تو اصل صورت اور حالت انکی ذرا ذرا حصہ کے گرم پانی میں
ڈبا دینے سے بحال ہوجاتی ہے۔ گو اصل رنگ بحال نہیں ہوتا۔ اکثر پودوں کو رکھنے
کا عام طریق یہی ہے۔ کہ وے خشک کرکے دبا دیئے جائیں۔ زیادہ تر چھوٹے پودے
کتابوں کے اوراق کے درمیان رکھ دینے سے عمدہ طور پر خشک ہوجاتے ہیں جسقدر
زیادہ چکنا کاغذ ہو بہتر ہے۔ جاذب کاغذ (بلاٹنگ پیپر) اندر بھی بہتر ہوتا ہے۔

اگر زیادہ کاغذ ہو۔ تو انکو بلا تبدیل کیے وہ ہٹائے ہوئے خشک کر دیتا ہے ۔ اگر زیادہ نمونے جمع ہوگئے ہون ۔ تو انکو اکثر ہٹا لینا چاہیے ۔ اور قبل رکھنے کے کاغذ کو خشک کر لینا چاہیے ۔ بعض نباتات اسقدر جاندار ہوتے ہین ۔ کہ وے کاغذ کے اندر رہی ابہی جڑین پھینکنے لگتے ہین ۔ اسکا انجام یہ ہوتا ہے ۔ کہ انکا مناسب رنگ اور خاصیت ضائع ہوجاتی ہے ۔ لہذا ضرور ہے ۔ کہ گرم پانی مین انکو غرق کرنے سے بالکل بیجان کر ڈالنا چاہیے ۔ پھر وہ باسانی خشک ہوجاتے ہین ۔ ایسے خشک درختون کو جہانتک ممکن ہو خشک جگہہ مین رکھنا چاہیے جہان کسی قسم کے کیڑے نہ ہون ۔

ہیبری ڈیزیشن یعنی دو قسمون کو ملانا ۔ اگرچہ یہ کارروائی نہایت سادہ ہے ۔ مگر بہت زیادہ ہوشیاری اور احتیاط اور صبر درکار ہے ۔

اولاً ایک جنس کے درخت کے پھول کے رج کو اسی جنس کے دوسری قسم کے پھول مین لگاؤ ۔ غیر قسم کے پھول کا زیرا جب اس درخت کے پھول پر رہیگا ۔ تو کسیقدر وقت گذرنے پر ایک نہایت باریک نلی پیدا کریگا ۔ اور راسٹگما (وہ عضو درخت جو حمل قبول کرتا ہے) کے ریشون مین داخل ہوکر روول یعنی درخت کے رحم مین پہونچکر اسمین زندگی کا اصول قائم کریگا ۔ وہ حمل اخیر مین پختہ ہوکر تخم بنجاتا ہے ۔ یہ تخم ایک درخت سے تو پیدا ہوکر دوسرے کا اثر رکھتا ہے ۔ کامل کامیابی حاصل کرنے کے لیے بہت ہوشیاری اور احتیاط ضرور ہوتی ہے ۔ پھول کو جب پر یہ کارروائی ہونے کو ہو انتھر (غذا درخت) سے محروم کر دینا چاہیے ۔ قبل اسکے کہ پھول مین رج پیدا ہونی شروع ہو ۔ اور تخم پیدا کرنے لائق ہو چند قسم کے پھولون مین جنمین رج پھول کے کھلنے کے قبل پیدا ہوجاتی ہے یہ کارروائی غیر ممکن ہوجاتی ہے ۔ ایسی حالت مین پھول کو کھلنے سے قبل ہاتھ سے کھول لینا چاہیے ۔ چند درختون مین باریک مقراض سے گل کو تراش ڈالنے سے کام نکل آتا ہے ۔ جس درخت کے پھول کی پختہ رج کو دوسرے

مین رکھنا چاہو - تو اسکو پھول مین سے ایک شتر کے باؤن کے برش سے جھاڑ لو - اور دوسرے کے پھول کے اسٹگما پر رکھدو - باغبانون کا دستور ہے - کہ ایسے پھول پر ایک باریک ململ کی ایک تھیلی باندھ دیتے ہین - تاکہ اسپر کوئی کیڑا بیٹھکر کسی دوسرے پھول کے اثر کو نہ پیدا کرے - اور ہوا کامیابی مین مخل نہو - دیگر باغبان صرف اس پھول پر ٹکٹ لگا دیتے ہین - تاکہ تخم جمع کرنے کے وقت اسکی پہچان رہے - جب سب معمولی کارروائی ہوچاتی ہے - تو مناسب وقت پر پھول خشک ہوجاتا ہے جسمین سے تخم نکالکر باحتیاط نشان کرکے بکس مین رکھدینا چاہیے -

خشک درختونکا اجتماع - پودے کا ایک عمدہ نمونہ جمع کرکے اسکو کاغذ کے تاؤ کے درمیان چھانٹ کر اس طور پر رکھدو - کہ پھول و پتی ایک دوسرے پر نہ رہین - اسکی دونون جانب جاذب کاغذ رکھکر اوپر سے کوئی وزنی شے رکھدو - یہ ترکیب کتاب کے بیچ مین رکھنے سے بخوبی ہوسکتی ہے - دوسرے روز خشک کاغذ جاذب اول روز کے مانند رکھو - اول کاغذ کو کھولکر دیکھ لو - اور جو کچھ تبدیلی درخت رکھنے مین کرنی ہو - کردو خشک نمونون کو پن سے کاغذ کے ٹکڑون پر چپکا دو - یا عام سریش سے چپکا دو - انکو الماری کی درازون مین رکھو - انکو کیڑون سے محفوظ رکھنے کے لیے ڈاکٹر اسمتھ سفارش کرتے ہین - کہ ان پر مریٹ آف مرکیوری یعنی تیزپارے کے نمک کو شراب مین ملاکر چھڑک دو -

ناکمل پودے - وے کہلاتے ہین - جنہین کود اند ہو - انکو کرپٹوگیمس بھی کہتے ہین - کیونکہ انکا آلہ باراوری ہنوز دریافت نہین ہوا ایسے چھوٹے ہین - کہ بلا مدد خوردبین کے نظر نہین پڑتے - مثلاً فلیکس - پھپھپھی - الجی وکھمبین - اور فنجی ہین -

مٹی کو زرخیز بنانا - مٹی نباتات اُگانے کے لیے کاررو با سے زیادہ

درست و زرخیز ہوسکتی ہے سفوف کرنے جھاڑٹ اور ہوا میں کھول دینے اور اجزا مین تبدیلی ۔ جگہہ بدل دینی اور پودون کے بدل دینے سے ۔ یہ سب ترقیان بلا مدد کھاد کے ہوسکتی ہین ۔ جڑ کے ریشے اندر سے مٹی کے اجزا جذب کرتے ہین ۔ جذب کرنے کی مقدار مٹی کی زیادہ مقدار ہونے پر منحصر نہین ہے ۔ بلکہ درخت کی جڑ کے ریشے پر منحصر ہے ۔ جسقدر مٹی زیادہ باریک کیجائیگی ۔ اُسیقدر درخت کی جڑ کے ریشے پیدا ہونگے ۔ اور جسقدر وے مٹی سے زیادہ غذا جذب کرینگے ۔ اُسیقدر درخت سرسبز ہوگا ۔ اور بڑہے گا ۔ لہذا مٹی کا باریک کرنا بونے یا درخت لگانے کے قبل ہی پر ضرور نہین ہے ۔ بلکہ جب نباتات اُگ رہے ہون ۔ اخیر صورت مین اس کارروائی کا اور بھی زیادہ مفید اثر ہوتا ہے ۔ جب شاخین اور پھیلنے والے ریشے تراش ڈالے جاتی ہین ۔ تو اس ترکیب سے شاخین بہت زیادہ پیدا ہوتی ہین ۔ جنسے درخت کے منھہ یا مسام بہت زیادہ ہو جاتے ہین ۔ جو مٹی مین سے درخت کی غذا کو تلاش کرکے جذب کرتے ہین ۔

مٹی کے باریک سفوف ہونے سے اسکی قوت جاذبہ اضافہ ہو جاتی ہے جس سے نمی سب جگہہ مساوی ہو جاتی ہے ۔ یہ ثابت ہے ۔ کہ جب مٹی کے ذرّے باریک سفوف کی صورت مین ہونگے ۔ تو قوت جاذبہ زیادہ ہوگی ۔ بالو اور کنکر مین پانی نہین رہتا ۔ جبکہ چکنی مٹی کے ذرّے سفوف ہونے پر بھی نہین گھلتے ۔ اور پانی جذب نہین کرتے ۔ یا کرتے ہین ۔ تو بہت زیادہ رکھ لیتے ہین ۔ پانی صرف درخت کے اُگنے کے لیے ہی ضرور نہین ہے بلکہ درخت کی غذا کو (جو مٹی مین ہے) درست بنانے کے لیے بھی ضرور ہے ۔ تا وقتیکہ پانی نہ ہو کھاد ڈالنی بھی کچھ کارآمد نہین ہوسکتی ۔ کھاد جب تک کہ پانی مین نہ گھل جاے درختون کے اُگانے مین کچھ مفید نہین ہوسکتی ۔ اور وہ اس صورت مین گھلنے پر بھی فضول ہوگی جب اسقدر کثرت

سے ہوگی۔ کہ ہوا کو روک دے۔ ایسی حالت میں درخت کے ریشے اور منہ اپنی کارروائی کے کرنے سے ناقابل ہو کر مرجھا کر سڑ جاتے ہیں۔ جب پھول کے درختوں کے گملوں میں سوراخ نہیں ہوتے۔ اور ہوا جڑوں کے چاروں طرف گردش نہیں کر سکتی۔ تو یہی حال ہوتا ہے۔

مٹی کو باریک کرنے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے۔ کہ نباتات کی غذا بڑھ جاتی ہے۔ پانی کاربونک ایسڈ گیاس دنجارا کو گھلا دیتا ہے۔ جو زمین کے ڈھیلے ہوتے ہی فورًا نباتات کی جڑوں میں چلا جاتا ہے اور انکو بڑھاتا ہے۔ لیکن جب مٹی سخت اور کڑی ہوتی ہے۔ اور پانی صرف سطح ہی پر رہتا ہے۔ تب کاربونک ایسڈ بخارات جو ہمیشہ ہوا میں موجود رہتا ہے۔ اور بارش سے نیچے اترتا ہے۔ ضائع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ڈھیلی زمین ہمیشہ کھاد تک میں وہ تبدلات پیدا کرتے ہیں۔ جو غذا درخت پیدا کرنے کے لیے نہایت ضرور ہوتی ہیں۔ نباتی و حیوانی مادہ جب گرمی روشنی نمی اور ہوا کی کارروائی پر کردئیے جاتے ہیں۔ تو از خود سڑ جاتے ہیں۔ جو اور صورت سے ہونا ممکن نہیں۔ سخت زمین کو درست کرنے کے لیے کھاد جو چونہ اور لکڑی کی برابر حصہ اور دو حصہ بالو ملا کر طیار ہو نہایت مفید ہوتی ہے۔

بہت ہلکی مٹی میں تخم بو کر پیٹ دو۔ اس سے مٹی بہہ کر دور نہ ہونے پائیگی اور چیونٹیاں دانہ لیجانے سے باز رہینگی۔

بند پانی سب سے مفید قسم کے درختوں کے حق میں مضر ہوتا ہے۔ اس سے درخت کا پسینہ نکلنا اور جذب کرنا بند ہو جاتا ہے۔ اس سے درختوں کی جڑیں گلکر سڑ جاتی ہیں۔

قریب نصب کرکے پیوند لگانا۔ یہ طریقہ کل ہندوستان میں رائج ہے۔ اس طور پر کیا جاتا ہے۔ کہ اس درخت کو اس کے قریب لے آتے ہیں جس سے تخم

شاخ تراشنی چاہتے ہو۔ اور دونون آس پاس لگی رہتی ہین۔ جب دونون شاخین مضبوطی سے جڑ جاتی ہین تب ڈنڈی کو علیحدہ کرکے ہٹا لیتے ہین۔

ترکیب۔ جب زمین مین دو درخت ملا کر لگانے ہون اور جبکہ وے گملون (کونڈون) مین ہون۔ یا جبکہ صرف شاخین پیوند لگائی جانے کو ہون۔ اور جبکہ کوئی ایسی شاخ زمین سے دو تین فیٹ بلند ہو۔ اور جبکہ وہ درخت جسمین پیوند لگانے کو ہو بکس یا گملے مین ہو۔ تو ایسی حالت مین ایک مچان درخت کی شاخ کے برابر بلند بنا کر اُسپر پیوند لگانے کی ڈنڈی رکھو۔ جب اس طور کارروائی کر چکو۔ تو ایک شاخ کو لے لو۔ جسکو تم پیوند لگایا چاہتے ہو۔ پھر اسکو دوسرے درخت کے پاس اسقدر بلندی تک لے آؤ۔ جہان دونون درختون کی شاخین برابر قد کی ہون۔ اور اس جگہ کو نشان کر لو جہان دونون خوش اسلوبی سے عمدہ طور پر مل جائین۔ تب شاخ کے اس حصہ کی چھال اور لکڑی کو قریب تین انچ چھیل ڈالو۔ اسی طرح دوسرے درخت کی شاخ کو بھی چھیل دو تاکہ دونون وسط مین بخوبی جڑ جائین۔ تب دونونکو خوب کس کر باندھ دو۔ پھر دونون کے اوپر ایک ڈھیلی رسی لپیٹ دو۔ موم جامہ کے ایک ٹکڑے کو چکنی مٹی یا گوبر کے ساتھ اس جوڑ پر خوب چسپان کر دو۔ صرف اسمین ایک یہی خطرہ رہتا ہے۔ کہ مبادا کیڑے مکوڑے پیدا ہو کر پیوند کو ضائع کر ڈالین۔ بعد ازان ہوا سے پیوند کو علیحدہ ہو جانے سے محفوظ رکھنے کے لیے ضرور ہے۔ کہ زمین مین ایک مضبوط کھونٹی گاڑ کر اس سے درخت کو باندھ دو۔ اس پیوند کو دس ہفتے تک رہنے دو۔ گو بعض اوقات کم عرصہ کے اندر بھی جڑ جاتے ہین۔ یہ کارروائی بجز بارش کے اور سب موسم مین ہو سکتی ہے۔

کیڑے جو درختون کو غارت کرتے ہین انکی گنتی سے شمار دیکھا یا فہرست ہو سکتی ہے ہر درخت کا کیڑا علیحدہ ہی ہوتا ہے۔ جسکے پتون کو وہ کھاتا ہے۔ کیڑون کے انڈے سے نکلنے کے وقت تک قد مین یکسان ہی رہتے ہین۔ بعض چند روز تک۔ بعض [illegible]

مادہ تک انڈے کے اندر رہتے ہین یعنی مختلف قسم کے کیڑے مختلف موسمون کے درمیان انڈے مین بند رہتے ہین۔ کیڑے اپنی دوسری حالت مین ابروکا یا لروا کہلاتے ہین یہ ہر ایک دوسرے سے اپنی قسم کی مطابق بہت مختلف ہوتے ہین۔ تیتری پتنگے ایسی صورت مین کیٹر پلر کہلاتے ہین۔ اور گوبریلے اور بنیایے کیڑے (جو پانی مین ہوتے ہین) ایسی حالت مین گرب کہے جاتے ہین۔

تختہ سبزہ باغبانی مین اُس گھاس کے قطعہ کو کہتے ہین۔ جو خوشنمائی کے لیے مکان کے گرد اکثر دُوب کے تراشتہ رہنے سے طیار کیا جاتا ہے۔

چونہ۔ اگر تیز چونہ مادہ یا جلایا ہوا یا بجھایا ہوا تر نباتی مادہ کے ساتھ ملا دیا جاے تو وہ اسکی بناوٹ کو غارت کر دیتا ہے۔ اور ایک ایسا مرکب بنا دیتا ہے۔ کہ جو پانی مین گھلنے لائق ہوجاتا ہے۔ اس طور پر وہ اُس شئے کو جو اول فضول تھی درخت کی غذا کی لائق بنا دیتا ہے۔ باغ کی بہ نسبت کھیت مین وہ بہت مُفید ہوتا ہے۔

روشنی۔ روشنی درخت کے اُگانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ مگر ایسے ہی اسکا نہ ہونا درختون کے صاف کرنے کے لیے درکار ہوتا ہے۔ کیونکہ سرد اور تازی ہوا مین کھلا رہنے سے درخت مین سختی اور کڑا پن نہین پیدا ہوسکتا۔ جبکہ وہ تاریکی مین رکھا جاے۔ اور تازی ہوا اور سردی کے نہ ملنے سے زنگ دُور نہ ہوگا۔ اگر روشنی داخل کر دیجایگی۔ درخت کو کم روشنی میسر آنے سے وہ زندہ مُرجھایا ہوا ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ جنگلون یا درخت کے سایہ کے نیچے اُگنے والے درختونکا حال ہوتا ہے۔ وہان درخت لمبی شاخین ہوا اور روشنی کی تلاش کے لیے پھینکتے ہین۔

درخت کی تندرسی کے لیے روشنی ایسی ہی ضرور ہے۔ جیسیکہ ہوا اور نمی ہوتی ہے۔ ایک درخت روشنی کے بغیر اُگ سکتا ہے۔ مگر یہ ممکن نہین۔ کہ زیادہ عرصہ تک وہ زندہ رہ سکے۔ ایسی حالت مین جو درخت اُگتا ہے۔ سفید رنگ ہوجاتا ہے

جو نباتات تہ خانون مین اُگائے جاتے ہین - اُنکا بھی یہی حال ہوتا ہے - اکثر درخت کسی شئے سے ڈھک دیئے جاتے ہین - تاکہ یہ اثر پیدا ہو - مثلاً اجوائن خراسانی اور کاسنی وغیرہ اسی طرح سے سفید کر لیے جاتے ہین -

پتی کی کار روائی کے لیے روشنی کی نباتات کو نہایت ضرورت رہتی ہے - پتی کی کارروائی عجیب طور پر ہوتی ہے - نمی جو درخت اپنی قوت سے کھینچتے ہین پتون مین پہونچائی جاتی ہے اور اس طور سے ہوا کے مقابل لائی جاتی ہے جسمین علاوہ دیگر اجزا کے ایک حصہ کاربونک ایسڈ بھی ہوتا ہے - جب تک کہ روشنی موجود رہتی ہے - پتی کاربونک ایسڈ کو توڑتی رہتی ہے کاربن سے درخت کے لیے مناسب عرق بنتا ہے - اور آکسیجن جسکو درخت جذب نہین کرتا ہوا مین واپس کر دیا جاتا ہے - تب وہ جاندارون کے سانس لینے کے لائق بخوبی ہو جاتا ہے -

درخت اس طرح پر جیسا اپنی زندگی قائم رکھنے کا سامان جذب کرتا ہے - دراصل جانورون کے سانس لینے کے واسطے ہوا کو بھی درست بناتا ہے - اسکی سبزی و تر و تازگی اور آکسیجن کی علیحدگی کی علامتین ہین - جن سے ظاہر ہوتا ہے - کہ وہ تندرست اور صحیح و سالم ہے - جبکہ ہم درخت کو روشنی سے محروم کر دین - یہ علامات فوراً دور ہو جاتی ہین - تب اسمین کاربن جذب کرنے اور آکسیجن علیحدہ کرنے کی قوت باقی نہین رہجاتی - بلکہ برعکس اسکے اول حاصل کیے ہوئے کاربن بھی اسمین سے نکلنے لگتے ہین - اور جو ہوا مین آکسیجن ہے اسکو جذب کرنے لگتا ہے - تاکہ پھر اسکا کاربونک ایسڈ بنا دے - باقی دارد

آم

امسال ہندوستان کے اکثر حصون مین آم کی فصل بہت ہی کم پیدا ہوئی - اگرچہ بعض جگہہ مور بخوبی آیا تھا لیکن ابر نے اسکو نقصان پہونچایا -

باقرگنج - فریدپور - جیسور - چوبیس پرگنہ وغیرہ مشرقی مقامات مین آم کا میوہ

عمدہ نہین ہوتا - اسکا یہ سبب ہے - کہ وہانکے آم کے پھلون مین ایک کیڑا مثل پتنگے کے پیدا ہوجاتا ہے - اور اسمین انڈے بچے دیتا ہے - جب بچے نکل آتے ہین - تو وہ ایک باریک سوراخ کے ذریعہ سے نکلجاتے ہین - یہی حال امبال پونہ کے آم کی بعض اقسام کا ہوا ہے - کئی بار ہمنے امتحاناً پونہ کے آم لیکر انکی پھانکین تراشین - اکثرون مین کیڑا پایا - اوپر سے بہت ہی خیال کیا گیا - لیکن اندر پہونچنے کا کوئی سوراخ نملا جب کلاہ باہر سے دیکھا - تو بیشک سوراخ پایا گیا - یہ کیڑے پھلون کو بگاڑ دیتے ہین - لہذا انکا علاج کرنا ضروریات سے ہے -

آم کے درختون پر اگر کیڑے ہون - تو تمباکو کے پتون کا عرق پانی مین نچوڑ کر اوپر چھڑکو - یا نہین تو پانی مین لکڑی کی راکھ گھولکر چھڑکو - درخت اس ترکیب سے کیڑون سے محفوظ رہیگا -

آم کے درخت کی جڑ مین سے ۱۲ انچ مٹی کھودکر باہر نکالو - اسکی بجاے اتنی ہی نئی مٹی بھردو - بعدہ ایک سیر - کبوتر - مرغی وغیرہ پرندون کی بیٹ یا گاے کا گوبر (جسکی برابر تازہ خون ملا ہوا ہو) جڑ مین ڈالو - پھر ایک ہفتے تک برابر پانی سے سینچو - اس مصالحہ سے درخت سرسبز ہوگا - اور صفائی سے بڑھکر عمدہ ثمر دیگا -

ہیم چندر دتا صاحب نے اپنے مضمون مین تحریر کیا ہے - کہ دیسی کاشتکارون اور مالیون وغیرہ کا یہ خیال محض وہم ہے - کہ آم کی گٹھلی کو لعاب دہن لگنے سے اس سے اگنے والے درخت کا ثمر چھوٹا اور ترش ہوتا ہے - اگر انکا خیال درست ہے - تو پھر کیا وجہ ہے - کہ ایسی گٹھلی کے درخت جس سے بڑی احتیاط سے مغز علیحدہ کیا گیا اور نام کو بھی لعاب نہین لگنے پایا کیون ترش ثمر دیتے ہین -

گٹھلی سے مضبوط اور قوی پودا کرنے کے لیے یہ ترکیب استعمال مین لاؤ - چونہ - نائٹر اور خر گوش کی مینگیان لیکر پانی مین گھولو - گٹھلیون کو اس پانی مین

بارہ گھنٹے تک تر رکھو۔ یہ گٹھلیان گڑھون مین بوؤ۔ جب درخت اُگ آئین۔ تو اُنکو سال بھر کے بعد دوسری جگہہ لگاؤ۔ یہانسے اُٹھا کے بعد پھر جگہہ بدلو۔ اسی طرح سے دو سال مین تین بار جگہہ بدلنی چاہیے۔ پانی اور کھات کی نگرانی کرتے رہو۔ تیسرے یا چوتھے سال اصلی درخت کیسے بڑے اور لذیذ ثمر حاصل ہونگے۔

ارارُوٹ کی کاشت

ضلع رتناگری مین ارارُوٹ کا تخم برموڈا سے منگا کر بویا گیا تھا۔ جہان بکامیابی اُگا ڈاکٹر گوگیٹ ۵ برس سے تجربہ کر رہے تھے۔ انکی سعی سے ایک فصل پیدا ہوئی جس سے ۳۰۰ پونڈ طیار کیا ہوا ارارُوٹ حاصل ہُوا۔ امسال ۳ ہزار پونڈ (پونڈ ۴۰ تولہ کا) کی پیداوار کے لیے زمین مین بویا گیا ہے۔ عمدہ ارارُوٹ بازارون مین ایک روپیہ سے ڈیڑھ روپیہ فی پونڈ تک بکتا ہے۔ یہانسے صرف ۱۲ پونڈ کے حساب سے ملسکیگا۔ سال آیندہ مین ۳ ہزار پونڈ کے لیے ۸ فی پونڈ قیمت کر دیجائیگی۔ اگر اسکی زراعت کو ترقی ہوئی۔ تو نرخ اور بھی ارزان ہو جائیگا۔

گورنمنٹ بمبئی نے اس ارارُوٹ کے نمونے ڈاکٹرون کے پاس امتحان کے لیے بھیجے تھے۔ انھون نے آزما کر جواب دیا۔ کہ یہ ارارُوٹ قسم مارنٹا مغربی ہندوستان سے ہے جو اعلیٰ اور نہایت عمدہ ہے۔ ارارُوٹ مین جو اوصاف ہونی چاہئین۔ وہ اسمین موجود ہین۔

یہ مثل آلو کے بویا جاتا ہے۔ زمین کھتیلی اور مرطوب اسکے لیے موزون ہے۔ اسکی کاشت کا موسم برسات ہے۔

بمبئی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ضلع کونکان احاطہ بمبئی مین ۱۰ برس سے زیادہ سے ارارُوٹ بخوبی پیدا ہوتا ہے۔ اور کئی سال سے ضلع رتناگری مین بھی بویا جاتا ہے۔ اور کسیقدر مہابلیشور مین بھی پیدا ہوتا ہے جسکا تخم کونکان سے بھیجا گیا ہے۔

صوبہ بنگال کی سنکونا کے درخت

بنگال کی رپورٹ مین بیان ہے کہ ۱۸۹۵ء مین سنکونا کے درخت بعد گی تمام اُگے ہین کُل ۴۹ لاکھ ۲۱ ہزار ایک سو ۱۱ درخت بتفصیل ذیل ہین -

سرخ سنکونا کے ۳۲ لاکھ ۲۳ ہزار - زرد سنکونا کے ۱۰ لاکھ ۸۶ ہزار ایک سو ۱۸ درخت - قسم دیگر زرد سنکونا کے ایک لاکھ ۳۸ ہزار ۲ سو - ہبرڈ کے ۳ لاکھ ۸۵ ہزار ایک سو - مختلف سنکونا کے ۵ ہزار ۵ سو ۳۹ درخت ہین - ان تمام درختون سے ۳ لاکھ ۹۳ ہزار ۲ سو ایک پونڈ خشک چھال (بارک) حاصل ہوئی - یہ تمام فیبر فیوج کارخانہ کو روانہ کیگئی - قسم کالیسایا - ورڈی چہر ہڈ اسے کونین نکلتی ہے - ان اقسام کے ایک لاکھ ۴۷ ہزار ۵ سو درخت ہین یہ درخت اُس تخم سے جو ۱۸۹۳ء مین سیکرٹری آف اسٹیٹ سے ملا ہے اُگائے گئے ہین - لڈجیریانا - زرد قسم کے ۲ لاکھ ۱۳ ہزار نو درخت لگائے گئے ہین -

سنکونا کے سرکاری باغات کا سالانہ خرچ ۸۱ ہزار ۶ سو ۲ روپیہ ہے - اور آمدنی ۹۷ ہزار ۸ سو ۵ روپیہ - کل منافع ۱۶ ہزار ۲ روپیہ ہوتا ہے - ۱۸۶۲ء سے ابتک صوبہ بنگال مین ۱۰ لاکھ ۴۸ ہزار ۲ سو ۲ روپیہ سنکونا کے درختون کے خریدنے وغیرہ مین صرف ہوا - سرکار کو زیادہ تر کیا بلکہ دوچند یہ بھی فائدہ اس سنکونا سے ہوا ہے - کہ بجائے کُنین کے فیبر فیوج سرکاری دواخانون مین مستعمل ہونے لگی - ایک پونڈ فیبر فیوج بنانیکی لاگت ۱۲ روپیہ ۵ آنہ ۱۱ پائی ہوتی ہے - اور شفاف فیبر فیوج کے بنانے مین ۱۸ روپیہ ۸ آنہ ۱ پائی - بہ نسبت سال گذشتہ کے اب لاگت زیادہ ہے -

باغات کی دیگر اشیا سے ایک لاکھ ۴ ہزار ۲ سو ۵ روپیہ وصول ہوئے - انمین سے اخراجات وضع ہوکر ۲ ہزار ۵ سو ۹۲ روپیہ بچت ہوئی - گویا لاگت پر ساڑھے تین روپیہ فیصدی نفع ہوا - اگر کُنین کے عوض فیبر فیوج استعمال کرنیکا فائدہ بھی شامل کرین - تو ۲ ہزار روپیہ اور زیادہ ہوجاتے ہین —

اسے می (ﷺ) ریا (اسکو چینی گھاس بھی کہتے ہین)

یہ درخت بارہ ماسیہ ہے - جو ۳۰ برس تک رہتا ہے - اور مثل آئرلینڈ کے آلو کے لگایا جاتا ہے - اول زمین کو خوب کماؤ - ۳ فیٹ کے فاصلہ سے قطارین بناو - قطارون مین ایک ایک فیٹ کے فاصلہ سے جڑون کو رکھو - اُنکے اُوپر خوب باریک کی ہوئی مٹی دو تین انچ پھیلادو - اس حساب سے ایک ایکڑ زمین مین ستر قطارین ہوتی ہین - ۲۰۰ جڑین ہر ایک قطار مین یعنی کل ایکڑ مین ۱۴ ہزار جڑین لگاؤ - عمدہ طاقتور درخت اُگانے کے لیے زمین کو برابر سطح کردو - کہین نشیب فراز نہ ہو - ہندوستان مین آجکل یہ گران قیمت پر فروخت ہوتا ہے - اگر اسکے باغ لگائے جائین - تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے ہمارے نزدیک مندرجہ بالا فاصلہ مناسب نہین - بلکہ ۳ فیٹ کے فاصلے سے کل ایک ایکڑ زمین مین ۵۰۰۰ ہزار جڑین لگانی چاہئین - تین ماہ مین دو تین فیٹ لمبی ڈنڈی نکلینگی - اسوقت بغیر توڑنے کے زمین پر قطارون مین پھیلادو - اس ترکیب سے موسم خزان مین نئی شاخین پیدا ہونگی - جو ۱۴ ہزار جڑونکے برابر ہو جائینگی - اصلی جڑ سے دو دو تین تین ٹکڑے کرکے دُوسری جگہہ لگا سکتے ہین - تمام درختون مین یہ درخت نہایت بار آور اور نچہ کش ہے

اس کے کھیت کی زمین اگر تر نہ ہو اور گرمائی ہوا خشک تیز ہو - تو نالیونکے ذریعہ سے پانی دو - جمع کرنے سے پندرہ روز پہلے سے پانی دینا بند کرو - تاکہ ڈنڈیان پختہ ہو جائین اور رطوبت جذب کرلین - اسکے لیے وہی زمین خُوب ہے - جہان پانی ہو یعنی کنوئین یا تالاب یا ندی یا نالے کے قریب یا نہر پر - یہ دُوسرے درختون کی طرح اپنی بالیدگی مین ہوا سے بہت سی تاثیرین کھینچتا ہے - اور زمین سے زیادہ قوت نہین کھینچتا - اس سے بخوبی ثابت ہے - کہ یہ ہر ایک قسم کی مٹی مین بویا جاتا ہے - بخلاف سن کے - کہ وہ تمام زمین کی طاقت کو کھینچ لیتا ہے - بعد حصُول ایک فصل کے اُسکے پتے زمین ہی تر

ہی مین دبادو۔ اسکو رقیق کھات دو یعنی موسم بہار مین کتر کر لگانے کے وقت اسمین کھات پانی مین ملاکر ڈالو۔ جاڑے مین گوبر کی کھات کو اسپر چھیڑکو۔ پہلے سال درختونکی بیچ مین سے نلائی (گڑائی) کرنے مین ذرا دقت پڑتی ہے۔ پھر گرما مین ایک بار نلی صاف کرنے کے لیے بیچ مین سے ہل چلانا چاہیے۔ خزان مین بھی ایک بار۔ تاکہ درختون کی جڑون پر مٹی ڈھانپی جاے۔ جاڑے سے بچانے کے واسطے۔

چینی زراعت کے قاعدہ کے بموجب پھول آنے کے موسم سے پہلے اسکی ڈنڈیان اوپر سے کتر ڈالی جاتی ہین۔ تاکہ نیچے کا حصہ بھورا رنگ پکڑے۔ موسم درو مین درانتی سے باحتیاط نکالو۔ چیرنے پھٹنے نہ دو۔ اگر سبز ڈنڈیان کام مین لانی چاہو۔ تو دو دو سو شاخین کا گٹھا کر آلہ کے قریب لیجاؤ۔ اور اگر خشک کرنی چاہتی ہو۔ تو دھوپ مین پھیلا دو۔ سکھانے مین بڑی دقت پڑتی ہے۔ کیونکہ اسکی ڈنڈیان نہایت پنیلی (آبی) ہوتی ہین۔ سکھاتے وقت ایک آدمی اسکی ڈنڈیون کو الٹتا پلٹتا رہے۔ بخوبی خشک ہوئے بغیر ہرگز فراہم نہ کرو۔ ورنہ بھپھوندی آجائیگی۔ مویشی کے کھلانے یا کاغذ بنانے کے لیے اگر ضرورت پڑے۔ تو موسم درو کے وقت مین ڈنڈیون سے پتے گھسوٹ لو۔ اسکے ریشے کو چین والے مثل روئی کے باریک بناوٹ کے کامون مین لاتے ہین۔ اسکی چھال کا ریشہ باہر کا بہ نسبت اندر کے زیادہ مضبوط اور کھردرا ہوتا ہے۔ جو ریشم کی چیزین بننے کے کام مین آتا ہے۔ اول فصل مین ڈالیان زیادہ اور پستہ قد ہوتی ہین۔ بہ نسبت دوسرے تیسرے برس کے۔ انکے اندر بھی ریشہ رہتا ہے۔ جب درخت ۵ فیٹ کا ہوتا ہے۔ تو اسکو کتر کر اس سے باریک ریشہ عمدہ قسم کا نکالا جاتا ہے۔

اگرچہ ہمنے یہ مضمون نہایت صحیح لکھا ہے۔ لیکن تاہم تجربہ اور آب وہوا کا اثر سب پر غالب ہے۔ فرانس مین رسمی کی ایک پونڈ (آدھ سیر) چھال کی قیمت ۵ سنٹ ہے۔ اس قیمت پر بکثرت فروخت ہوتی ہے۔ جنوبی فرانس مین اسکی ایک لاکھ

جڑین لگائی گئی ہین - جڑون کی قیمت فیصدی ۳۰ بڑھ گئی ہے - امریکہ مین اس سے کسیقدر قیمت کم ہوگی -

ایک ایکڑ زمین مین ۵ ہزار جڑ ونسے ۱۴ ہزار درخت ہونگے - دو برس مین ہر ایک درخت کی ۱۵ شاخین ہونگی جنکی ۲ لاکھ ڈنڈیان نکلینگی - ہر ایک ڈنڈی سے ۹ ماشہ چھال یا ایک پونڈ ایک سو ۲۵ یا ۳۰ ڈالیون سے - یا دو سو من چھال ایک فصل مین نکلیگی - اور ہر فصل مین ۳ ہزار ۲ سو پونڈ جسکی قیمت ایک ہزار چھ سو روپیہ ہوئی - اسمین سے ۶ سو روپئے لاگت نکالکر ایک ہزار روپیہ نفع ہوتا ہے -

بحساب ایک سال کے اندر دو فصلون کا لگایا ہے حالانکہ ایک برس مین خاصی تین فصلین ہوتی ہین -

چھال صاف و درست کرنیکا مصالحہ یہ ہے - کاسٹک آل کلی - کو چھال مین لگاکر ۲ گھنٹے دھوپ مین رکھو - پھر ہوشیاری سے پانی سے صاف کرو - چمک پیدا کرنے کے واسطے اڈوٹزون اور کلوروزون لگاؤ -

افیم (افیون)

گورنمنٹ ہند بنگال کی افیم کے ۴۵ ہزار صندوق ۱۸۸۶ء مین فروخت کریگی ہر مہینے مین ۴ ہزار ۵ سو صندوق اس حساب سے فروخت ہونگے جنمین سے ۲ سو ۵۰ صندوق پٹنہ کے اور ۲ ہزار ایک سو ۵۰ بنارس کے ہونگے -

امسال بہ نسبت دیگر ممالک کے مالوہ کی افیم کی بڑی خواہش رہی - پٹنہ کی افیم کے پچھلے سال ۱۶ ہزار ۵ سو پیکل روانہ ہوئے - امسال ۱۳ ہزار ۶ سو - بنارس کی افیم کے ۱۸ ہزار سے ۱۲ ہزار ۴ سو - روانہ ہوئے - اور ایران و ترکی کی افیم کے ۵ ہزار سے اتر کر ۴ ہزار ۴ سو پیکل رہی -

چاء کا بیان

ماہ مئی مین کلکتہ سے بتفصیل ذیل بیرونجات کو چاء روانہ ہوئی -

ولایت کو سنہ ۱۸۸۵ء مین ۱۲ لاکھ ۵۷ ہزار ۳ سو ۶۱ پونڈ - سنہ ۱۸۸۴ء مین ۷ لاکھ ۱۸ ہزار ۶ سو ۷۲ پونڈ - سنہ ۱۸۸۳ء مین - ۲ لاکھ ۷۷ ہزار ۲ سو ۶۶ پونڈ -

آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کو - سنہ ۱۸۸۵ء مین ۲۲ ہزار ۶ سو ۶۹ پونڈ -
سنہ ۱۸۸۴ء مین ۵ ہزار ایک سو ۲۰ پونڈ - سنہ ۱۸۸۳ء ۹ ہزار ۹ سو ۱۸ پونڈ -

امریکہ کو - سنہ ۱۸۸۵ء مین ۳۴ پونڈ - سنہ ۱۸۸۴ء مین ۳ ہزار ۹ سو ۲۵ پونڈ
سنہ ۱۸۸۳ء مین ۳ ہزار ۹ سو ۲۵ پونڈ -

مختلف مقامات کو - سنہ ۱۸۸۵ء مین ۸ ہزار ۵ سو ۱۶ پونڈ - سنہ ۱۸۸۴ء مین
۸ ہزار ۸ سو ۳۹ پونڈ - سنہ ۱۸۸۳ء مین ۳۱ ہزار ۵ سو ۱۵ پونڈ -

میزان
سنہ ۱۸۸۵ء مین ۱۳ لاکھ ۶ ہزار ۶ سو ۶ پونڈ -
سنہ ۱۸۸۴ء مین ۷ لاکھ ۴۳ ہزار ۶ سو ۲۰ پونڈ
سنہ ۱۸۸۳ء مین ۳ لاکھ ۵ ہزار ۶ سو ۳۴ پونڈ

سنہ ۱۸۸۵ء مین چاء کی روانگی بیرونجات کو بکثرت ہوئی ہے - مگر حساب کے دیکھنے سے خیال کیا جاتا ہے - کہ امریکہ کے باشندے چاء زیادہ استعمال مین نہین لاتے - اگر کسیقدر پیتے ہین - تو وہ ہندوستان کی چاء کو چندان پسند نہین کرتے -

چین اور جاپان سے اس فصل مین ۴ کروڑ ۱۹ لاکھ ۰۲ ہزار ۴ سو ۷۰ پونڈ چاء بمقابلہ ۴ کروڑ ۰۱ لاکھ ۷۵ ہزار ۹ سو ۲۰ پونڈ سالگذشتہ کی اسی فصل کے ولایت کو روانہ ہوئی - اور امریکہ کو چین اور جاپان سے ۷۶ لاکھ ۹۰ ہزار ۶ سو ۵ پونڈ بمقابلہ ۶ سو ۸۱ پونڈ سالگذشتہ کے بھیجی گئی -

آرٹیکل

مرسلہ سید عبداللہ صاحب
تعلیم یافتہ یونیورسٹی مدراس

(۱) چونکہ اکثر درختون کی پیدائش تخم سے ہوتی ہی اور اسلیے انکی حفاظت اور بونے مین بڑی مشقت اور احتیاط ضروریات سے ہی - لہذا ایسے باتون کا یہان پر مجملاً بیان کیا جاتا ہی —

تخم زیادہ کہنہ نہو — اگرچہ بعض تخم کی قوت نامیہ پانچ یا چھے سال تک باقی رہتی ہی مگر قاعدہ کلیہ یہ ہی کہ بونیکے لیے تخم دو سال سے زیادہ پرانا نہو سوا اسکے تخم گھن یا نمی کھایا ہوا اور آفت رسیدہ نہو اور اسکا رنگ اسکی اصلی رنگت نہ بدلی ہو بلکہ وزنی اور پُر مغز ہو اور جس تخم کے اوپر کا پوست نرم اور باریک ہو اور جسمین کہ آلبیومن یعنے چپچپاہٹ زیادہ ہو وہ زیادہ مدت تک قوت نشو نما نہین رکھتا ہی اور اناج کے دانون مین جسکا پوست باریک ہو وہ بہتر ہی کیونکہ پوست کے زیادہ ہونے سے اسکی غذائیت کی قیمت کم ہو جاتی ہی —

عمدہ تخم بونے سے یہ فائدہ ہی کہ اسکے بونے سے پیداوار زیادہ حاصل ہوتی ہی اور درخت قوی اور زبردست ہوتا ہی جسپر کسی قسم کی بیماری نہین اثر کرتی —

سب سے بہتر تخم وہ ہی کہ جسکے اصلی خاصیت مشہور ہو اور وہ درخت پُر زور زمین مین پرورش یافتہ ہو - یہہ بات یاد رہے کہ ناموافق حالتون مین یعنی جب کہ زمین اور موسم وغیرہ بونیکے لئے ناموافق ہو تو اس صورت مین اول رقم کے تخم نہ بووین خصوصاً غیر ملک کے تخم - چنانچہ اگر امریکا کے تخم سرزمین ہند مین بووین تو سرسبز نہونگے کیونکہ ان دونو ملکون کی آب و ہوا ایکسان نہین ہی اور آب و ہوا کے

دفعتاً بدلنے سے اسکو بڑا نقصان پہنچتا ہی اسلیے غیر ملکی تخم بونے سے دیسی تخمون مین سے انتخاب کر کے بونا اولی ہی۔

(۲) **دانون** اور تخمون کی قوت نامیہ دریافت کرنیکا ایک طریقہ یہہ ہی کہ ایک فلالین کا کپڑا لیکر اُسکو دو تہ کرلیوین اور ایک مٹی کے چھچلے تھیت برتن مین اول ایک تہ بچھا کر اُسپر سَو تخمون کو برابر برابر پھیلا دین اور دوسری تہ اسپر ڈالدین اور چاہیے کہ اسکو تر رکھین اور کوئی چیز مثل تختہ وغیرہ کے اسپر رکھدین تاکہ تاریکی رہے اور دو تہ رکھنے سے یہہ فایدہ متصور ہی کہ جب چاہے اوپر کی تہ اٹھا کر دیکھ سکتے ہین کہ کتنے موے لگے (بیچے) نکل آے۔ زراعت کے تجربون سے یقین کرنیکے لیے ایک آزمائش کافی نہین ہی اسلیے اسکے بھی دو آزمائشین کرنی چاہیئن اور دونو آزمائشون کے بعد نتیجہ دریافت کرسکتے ہین۔ کہ فیصدی تخم سے کتنے موے نکلے۔

(۳) **تخمون** کو گھن یا کیڑے سے مثل فنگس وغیرہ چھوت سے بچانا چاہیئے کہ ان کو طوطیا (نیلا تھوتہ) کے پانی سے یا گلیسرن یا کاربونک ایسڈ یا فینیل سے تر کرین اور خشک کر کے رکھدین بونے کے بعد مویشی وغیرہ کے گزند سے بہہ درجست محفوظ رہینگے بعض لوگ ایسا پسند کرتے ہین کہ دانون کو تر کر کے رکھدین اور موے نکل آنیکے بعد تر زمین مین گاڑ دین لیکن اگر خشک زمین ہو تو آفتاب کی حرارت سے ضایع ہونیکا اندیشہ ہی۔

چاہیئے کہ تخم کو اسکے فصل پر بووین مثلاً باجرا اور تل بونے کے لیئے موسم بارشان موزون ہی اور دالون کے اقسام کیواسطے شبنم کے ایام۔ اگر چاہین تو ایام کاشت کو بتدریج تدبیر سے بدل سکتے ہین اور تو بیکہ ایام موضعی آب وہوا پر موقوف ہین۔

(۴) **زمین** کی گہرائی کی رعایت رکھنی بھی ضرور ہی اکثر تخم مثل جوار و باجرا و مرونی کیلیے دو انچ کا گھراؤ کافی ہی اگر جوار وغیرہ کو تخم کے مقدار کے موافق زیادہ عمیق بوسکتے ہین

جس سے اسکو حرارت آفتاب سے امن اور زیادہ تراوت جو اندرون مین حاصل ہوتی ہے اور جڑین مضبوط ہوتی ہین۔ بہ نسبت چکنی مٹی والی زمین کے جو سخت ہوتی ہے۔ بالو کے زمین مین زیادہ عمیق بو سکتے ہین مگر اتنا زیادہ گھرا بھی نہو کہ تخم زمین مین دبکر ضایع ہو جائین اور نہ اتنا کم کہ حرارت آفتاب سے جلجاوین اور قطعہ زمین پر گھراو زمین کی یکسان ہونی چاہیے۔

(۵) **مقدار** عدد تخمون کا کسی قطعہ پر موافق وسعت اسکے ہووے کیونکہ زیادہ تخم بونے سے نوخیز درختون کو کافی غذا نہین ملتی اسلیے اکثر جلجاتے ہین۔

(۶) **نباتات** جن اشیا سے کہ مرکب ہین وے یہہ ہین (۱) **کاربن** ایک بڑا جز ہے جو کاربونک ایڈ سے حاصل ہوتا ہے (۲) اسٹارچ (کلف) وہ ایک شی مثل نشاستہ کے ہے جو کھانے کے اناج مین زیادہ پایا جاتا ہے (۳) **تیل** یا چربی تخمون اور اناج کے دانون مین زیادہ پائی جاتی ہے (۴) **شکر** اکثر درختون کے رس سے بنتی ہے مگر نیشکر و بیٹ روٹ وغیرہ مین اس قدر ملتی ہے کہ اسکے نکالنے کے خرچ کے سوا فایدہ بھی مل سکتا ہے۔

(۵) گوند بھی اکثر جھاڑون سے حاصل ہوتا ہے۔

گلوٹن ایک چیپ قوت بخش شی ہے جو گیہون وغیرہ مین موجود ہے۔

بعض نمک بھی نباتات مین موجود ہے اور وہ نمک واسطے پرورش انکی ضرور ہے جو بطور کھات کے انکو پہنچایا جاتا ہے چنانچہ تجربہ سے یہہ ثابت ہوا کہ کسی قسم کے دال کے درخت کو خواہ وہ کیسی زمین مین پرورش یافتہ ہو جلاوین تو چونا (لائیم) اسکا جز اعظم ہوگا اور وہی شی اسکی پرورش کے لیے ضرور ہے اسلیے زمین کی کھودائی لازم ہوتی ہے تا کہ زمین سے وہ شی اسکے پرورش کے لیے حاصل ہو جیسا کہ آدمیون کی پرورش غذا سے ہوتی ہے ویسی ہی کھات سے درختون کی ہوتی ہے اگر کسی قطعہ زمین پر بغیر استعمال کھات کے کئی بار کاشت کرین تو وہ زمین نمک سے بتدریج خالی اور کمزور

ہوتی جاتی ہی اس لیے استعمال کھات کا زمین کے لیے ضروریات سے ہی کھات کی کئی اقسام
ہین اگر انکا پورا پورا بیان کیا جاے تو ایک کتاب چاہیے مگر یہان پر صرف سبز کھات
کا بیان کرنا چاہتا ہون کیونکہ اسکا اختیار کرنا اہل ہند کو نہایت ہی لابد اور مفید ہی
اگرچہ جنوبی ہند مین ایسا رواج ہی کہ جنگلی نیل و کروٹن وجمال گھوٹہ (مسیاڈر)
وغیرہ جنگلی جھاڑون کے پتون کو قیمت دیکر لیتے ہین اور دور دور سے کرایہ گاڑی کا
دیکر لاتے ہین اور تری کی زمینون مین بطور کھات کے استعمال کرتے ہین مگر
اس سے زیادہ فایدہ مند کھات دینے کا یہہ طریقہ ہی کہ تری کی زمین پر جب دہان کی
کٹائی ہوجاتی ہی اور دہان کی دوسری فصل کرنا نہین چاہتے ہین تو معاً بعد کٹائی کے
سن یا ہلد (دیا باقلہ) وغیرہ دال کی اقسام سے بو دیوین کیونکہ بعد کٹائی کے زمین
نرم رہتی ہی اور جو تری کہ اسوقت باقی رہتی ہی اسکے کاشت شروع کرنے کے لیے
کافی ہی اگر بارش بھی نہو تو کچھ خوف نہین اسکو پھول آنیکے پہلے کاٹ لین اگر
مویشی کے لیے سبز چارہ ضرور ہو تو کام مین لائین ورنہ اسپر ہل (ناگر) چلادین اور
اسکو زمین مین دبا دین اس سے کئی فایدے حاصل ہوتے ہین (۱) زمین خالی نہین
رہتی (۲) مٹی سخت نہین ہوسکتی جیسا کہ بعد کٹائی کے سخت ہوجاتی ہی (۳)
قیمت دیکر جو پتے بطور کھات کے استعمال کیے جاتے ہین یہہ زمین پر بونے سے
جسمین فقط بیجون کا خرچ ہے جو بہت ارزان حاصل ہوسکتا ہی چنانچہ ایک ایکر پر اگر
چار روپیہ خرچ کرین تو دو ٹن سبز چارہ حاصل ہوتا ہی (۴) گرما مین حرارت
سے نیٹروجن پیدا ہوتا ہی اگر زمین پر نباتات ہون تو اسکو جذب کرلیتے ہین
نہین تو وہ برسات مین بہکر چلا جاتا ہی جب یہہ نباتات زمین مین بطور کھات کے
استعمال کیے جاتے ہین تو نیٹروجن اوسی زمین مین رہجاتا ہی جب اسپر دوسری
کاشت کیجاے تو وہ اسمین سرایت کرجاتا ہی (۵) پیداوار زیادہ ہوتی ہی —

(۶) کھات کے طور پر استعمال کرنے سے سخت زمین نرم ہو جاتی ہے اور ہل چلانے کے لیے آسانی (۷) بالو کی سی زمین نرم ہو تو اسکے استعمال سے کچھ سختی پیدا ہو جاتی ہے اور سبز کھات اسطرح سے زمین کی جیسی حالت کو بدل دیتیا ہے (۸) سم بطور سبز چارے کے مویشی کے لیے کام آتا ہے

تبدیل اجناس کے فواید

کسی قطعہ زمین پر ایک قسم کی درخت لگانے سے یا بار بار ایک قسم کی کاشت کرنے سے زمین کمزور اور سخت ہو جاتی ہے اور کسی قسم کے کیڑے کی کثرت اور خود رو گھاس کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ بعض درخت اوپر کی زمین سے اور بعض زمین کے اندر سے غذا پاتے ہین اور بعض جو شادابی سے سایہ دار نکل آتے ہین گھاس پات کو اپنے نزدیک نہین رہنے دیتے اور جنکے سایہ داری کم ہوتی ہے وہان گھاس بخوبی اوگتا ہے بعض اناج کی کاشت ایسی ہوتی ہے کہ بالکلیہ رقبے سے دور کیا جاتا ہے اور زمین کو اس سے کچھ فایدہ نہین پہنچتا ایسی کاشت زمین کو کمزور کر دیتی ہے اور بعض کاشت ایسی ہے کہ تھوڑا حصہ اسکا مویشی کے چارہ کے لیے کام آتا ہے اور انکا گوبر وغیرہ رقبہ کو بطور کھات کے قوت دیتا ہے اور بعض ایسے کہ اُن کی جڑون مین گول گڈھے ہوتے ہین جسمین اُن کی پرورشی کا سرمایہ فراہم رہتا ہے جب انکی کٹائی ہو جاتی ہے تو یہ گڈھے اندر سڑ جاتے ہین اور زمین کو قوت دیتے ہین اور ہر قسم کے اناج کی کاشت کے ایام مختلف اور غذا بھی مختلف ہوتی ہین۔ اسلیے چاہیے کہ ایک قسم کے درخت مدت دراز تک نہ لگے رہنے دین اور نہ لگاتار ایک ہی قسم کے اناج کو بوتے رہین بلکہ مختلف اقسام کے درخت بوئین یعنے زمین کو کمزور کرنے والے کاشت کے بعد زمین کو قوت دینے والی اجناس کاشت کرین اور گھاس کو ترقی دینے والے جھاڑون کے بعد اسکو دفع کرنے والے جھاڑ لگائین چنانچہ روئی کے درختون کے

بعد گنی گھاس بونا چاہیے اور لمبی جڑ والے درختون کے بعد چھوٹی جڑ والے
درخت لگائین اور جنکی فصل عرصہ دراز تک کھڑی رہے۔ اِنکے بعد جنکی فصل کم عرصہ
کی ہو بوئین اور نیشکر و گنی گھاس کے بعد راگی و جوار وغیرہ لگانا چاہیئے ـــ ایضاً

منیلا ہمپ

یہہ ایک قسم کے موز کا درخت ہے جس سے ایک عمدہ قسم کا نار (یا ریشہ) حاصل ہوتا ہے
اور اس سے جو موز پیدا ہوتے ہین پکنے کے بعد میٹھے اور خوش ذائقہ ہوتے ہین مگر بسبب
کثرتِ تخمون کے جو اسمین پائے جاتے ہین کھانے کے لائق نہین ہوتے اِسکو مویشی برغبت
تمام کھاتے ہین اور کچی پھلی سالن کے لیے کام آتی ہے یہہ بالو کی زمین مین بخوبی سرسبز
ہوتا ہے۔ اِسکے درخت ۶ × ۶ قدم کے فاصلہ سے لگائے جاتے ہین اس حساب سے
فی ایکر ہزار درخت ہوتے ہین اور کبھی کبھی آبپاشی کی ضرورت پڑتی ہے اور ہر سال
اِسکو پھول آنے سے پیشتر کاٹ لینا چاہیئے ہر درخت سے ¾ پونڈ نار حاصل ہوتا ہے
اور فی ایکر ۷۵۰ پونڈ نار حاصل ہوگا اور قیمت نار کی فی پونڈ ۲ آنہ ہو تو فی ایکر ۹۳ روپیہ
گیارہ آنے وصول آوینگے اِسکے نار نکالنے کی ترکیب بہت سہل ہے درخت کو کاٹنے بعد
اِسکے ڈنٹھل کے پدرون کو چھیلدیوین اور اُسکو ایک صاف پانی کے حوض مین سڑنے ڈالدین
بعد چند روز کے وہان سے اِسکو نکال لین اور ایک پتھر پر اِسکو خوب مارین اور یہہ درخت
فقط نار کے نکالنے کے لیے لگائے جاتے ہین چنانچہ گورنمنٹ فارم مدراس مین اس غرض
سے بہت درخت لگائے گئے ہین اور دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ ایک موز کی طول
۶ ½ انچ اور قطر ۴ ½ انچ۔ وزن اسکا پھل ۱ ۹/۱۰ پونڈ وزن پوست کا ۴ اونس وزن
مغز ۱۱ ½ اونس عدد تخم فی موز ۳۹+ اور ہر خوشہ اسکا قریب ۲۰۰ پونڈ کے وزن کا
ہوتا ہے بسبب زیادتی عدد تخم کے وہ کھانیکے لائق نہین ہے۔ اس سے اسٹارچ (کلف)

بھی حاصل ہوتا ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ اسکے پوست کو ایک چوبی چاقو سے دور کرکے اسکے مغز کو پانی میں بھگو رکھتے ہیں اور تخمون کو دور کر دیتے ہیں اور اسکے مغز کو ایک روز دھوپ مین خشک کرتے ہین اور چوبی موسل سے کوٹتے ہین اور اس آٹے کو باریک کپڑے مین چھان لیتے ہین — ایضاً

یادداشت دربارہ کاشت مکا و مٹر

بنام صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر بہادر محکمہ زراعت
تجارت ممالک مغربی شمالی و اودہ - کانپور ۲۴ جون ۱۸۸۳ء

جناب عالی — بجواب مفاخرت نامہ مرسلہ حضور مورخہ ۱۴ ارمی سنہ رواں مختصر کیفیت کاشت مکا و مٹر حسب ذیل گذارش ہے — ایک قطعہ مقدار مین دو بیگہ خام تہا - اور عرصہ دراز سے بیکار محض پڑا تھا - اور زمین اوسکی گرم وخشک دومٹ دوم تھی - اور نیز اوصاف زرخیزی کے اوسمین پائے جاتے تھے - لہذا مین نے اوسکو اگست مہینے مین صاف کروا کے گیارہ انچہ کے ضرب کی کسی سے کھدوایا - اسکے بعد دس عدد سن کی تعداد گوبر کی ماند اور پتیون وکلڑیکی راکھہ اور درختون کی سوکھے پتے اس طور سے سطح زمین کے اوپر برابر بچہائے کہ سب جگہہ مساوی حصہ پہونچ گیا - پھر اسکو دیسی ہل کے ذریعہ سے خوب خلط ملط کرتا رہا کہ زمانہ بونیکا آگیا —

کیفیت کاشت مکا — قطعہ مذکورہ بالا سے ایک ٹکڑا تین بسوے خام کا اسکی کاشت کے لیئے علیحدہ کر لیا - اور سولہ کیاریان ایک ایک گٹھے کے فصل سے اس غرض سے بنائی گیئین کہ آبپاشی مین سہولیت گذری - ۲۰ ر اکتوبر کو اسمین تخم ریزی کی گئی جو بیج بویا تھا وہ چنا ہوا تھا - اور اٹھارہ انچہ کے فاصلہ سے ڈیڑھ انچہ گہرا

گیا تھا ہوئی مٹی کے اندر لکڑی کے ذریعہ سے بو دیا۔ بونے کے تین ہفتے کے بعد
اندکی ضرورت پانی کی بسبب اسکے پیدا ہوئی کہ کیفیت جدید اور طبیعت میں اسکے
خشکی زیادہ تھی۔ چنانچہ اوسے تالاب کے کھار آمیز پانی سے رفع کیا زمین کے خشک
ہوجانے پر معقول طور سے سیراب کیا۔ نصف نومبر میں یہہ نوخاستہ دو فٹ کی بالیدگی
پر آچکے تھے۔ لیکن شکل سرسبزی اور شادابی کی کمی کے ساتھہ پائیجاتی تھی لہذا
مین نے اس نقصان کے دور کرنیکے لیے پیشاب ورا کہ کو لونی اور پرانی گوبر میں مخلوط
کر کے اُنکی جڑون پر قریب ڈیڑہ ڈیڑہ پاؤ کے رکھکر دوبارہ پانی دیدیا۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا
کہ سرد تازگی کو ایسی ترقی ہوئی کہ ہر درخت کی جڑ سے پانچ پانچ چھہ چھہ شاخین پہوٹین
اور ہر ایک مین دو دو تین تین بھٹے عمدہ لگے۔ بعدہ ایک مرتبہ کھرانڈوایا۔ جس سے
زمین اُسکی نرم و باریک ہوگئی اور خس و خاشاک کا بھی نام و نشان باقی نرہا۔ لیکن
اخیر فصل تک پانی دینے کی اکثر ضرورت پڑتی رہی۔

۲۰ اپریل کو فصل کاٹی گئی ۲۰۴۳ بھٹے پختہ دستیاب ہوے۔ اُنکی اناج کا اوسط مجموعہ
۲۰ سیر پانچ چھٹانک ہوا۔ اس حساب کی رو سے کل پیداوار فی بیگہ خام چار من ۱۲
سیر ہوتا ہی۔ یہہ پیداوار دیسی مکا سے کہ جو اوس سے حاصل ہوتا ہی بہت ہی زیادہ
ہی۔ چونکہ براہ نادانستگی فصل ہذا پر پندرہ روز پیشتر ہاتھہ ڈالا گیا تھا۔ اسلیے پیداوار کو
بہت نقصان پہونچا کیونکہ اناج نیم پختہ تھا اگر برعکس اسکے عمل کیا جاتا تو غالب تھا کہ
اُسکے حاصل سے طمانیت کافی پہونچتی۔ میرا یہہ خیال ہی کہ اسکے کاشت کا اگر ٹھیک
زمانہ شروع سیپٹمبر قرار دیا جاوے تو بہت بہتر ہوگا کیونکہ اناج پڑنیکے وقت جسکو دودھ
پڑنا کہتے ہیں سردی کا ہونا ایک امر ضروری ہی۔

کیفیت کاشت مٹر۔ اسکی کاشت کے واسطے مین نے دو بیگہ خام کی
اراضی مندرجہ بالا مین سے ایک بسوہ خام کا قطعہ منتخب کیا۔ اسمین پندرہ پندرہ انچ

چوڑے کونڑہ اور ایک گٹھہ لانبی دو دو فٹ کے فاصلے سے تیار کیے اور پُرانے گوبر کی کھاد کو چار چار سیر کے حساب سے ہر کونڑہ مین پھیلا کر خوب کھیتیا دیا۔ ۲۸ - اکتوبر کو کونڑہ کی دونو جانب دانے پانچ پانچ انچ کے فرق سے تین انچ گھری دیا دیئے۔ اور دوسری ایک قطار کی دوسری سے ۸ انچ کی رکھی تھی اس طریق سے چھٹانک بیج ایک بسوہ خام کو کافی ہوا۔ انکے جمع نکلنے پر تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ تالاب کا تخمینا فی دیگر ایسی گھری نلائی کیگئی کہ کھرپی کی دھار سے جڑین اونکی محفوظ رہین اور زمین بھُربھُری دیکھو کلی ہوئی اور گھاس پھونس کی بھی بیچ کنی بخوبی کیگئی۔ اب انکی جڑون نے بی تکلف نیچے گھسن بیٹھ کر اپنی جڑین اپنے پھیلائے۔ دسمبر کے شروع مین اونچی اونچی جھاڑ اون جگہون مین گاڑی گئی کہ جو درمیان کونڑہ کی دو فٹ کا فاصلہ دیا گیا تھا۔ اور نار ونکو انپر چڑہا دیا۔ جبتک کہ انکا نلانا ناممکن نہوا تھا برابر اونکی ضرورت کے موافق نلائی ہوتی رہی۔ مگر پانی اکثر اوقات حسب ضرورت دیا گیا۔ شاخین انکی ۷ فٹ تک لانبی ہوئین۔ لیکن اناج کم ہوا جیسے کہ توقع انکی سرسبزی اور بالیدگی وغیرہ کو دیکھہ کر کیجاتی تھی وہ بات حاصل نہوئی۔ سبب اسکا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ شاید بیج گنجان بویا گیا تھا۔ اسلیے درختون کو عین شباب کے وقت ہوا اور روشنی بخوبی نہ پھونچ سکی۔ یا احتمالاً ایسا ہوا کہ چونکہ زمین بذات خود زرخیز تھی اور نیز یا بداد کھاد قوی بنائی گئی تھی اسلئے زور زیادہ درخت کے بالیدگی کی جانب دیا۔ یہہ بات تو کاشتکاری مین تسلیم کر لی گئی ہی کہ "جبکہ زور لاک کی جانب آپڑے گا تو ضرور ہی کہ غلہ بمقابلہ بھوسہ کے کم ہو" علاوہ برین یہہ پھلیان بمقابلہ ایسی پھلیون کے اتنی چھوٹین پھلین کہ ایک بسوے مین سوا پندرہ سیر اناج اون سے حاصل ہوا۔ پرتہ کے حساب سے پیداوار ایک بیگہ خام کی سات من پونے سولہ سیر ہوتی ہی۔ پھر اس پیداوار سے جو یہان کے دیسی بیج بونے سے حاصل ہوتا ہی نہایت طمانیت بخش ہی۔

مجھکو جہانتک اس بارہ مین معلومات ہوئی ہے مین بھروسہ سے کہہ سکتا ہون کہ پیداوار انکا بمقابلہ دیسی جنسون کی بہت زیادہ ہے یہان کی مٹی ہرگز اسقدر پیداوار کی صلاحیت نہین رکھتی ہین چونکہ مقدار انکی کاشت کی بہت ہی تھوڑی تھی اسلیے مین نے لاگت اور پیداوار دونون کی طرف ڈالنا مناسب نجانا —

آپکا عاجز فرمان بردار خادم

محمد اکبر خان فارمر — زمیندار — موضع حاجیپور پرگنہ دڈھیا نہ کانت — ضلع شاہجہانپور

کٹھل (پھنس) کی بونیکی ترکیب

(مندرجۂ ذیل مضمون سرکاری مراسلہ کا ترجمہ ہے جو ڈپٹی کمشنر کے نام آیا تھا)

پہلے تھوڑی زمین کو یعنے کیاری کے موافق خوب طور سے کھود کر پاک اور نرم بناؤ اور اس زمین پاک کردہ مین سے تخم بونے کے لیے چار یا پانچ انگلیون کے مطابق مٹی نکال کے تھوڑا گڑھا کر کے اسمین ایک ایک تخم بونے کے لیے ایک ایک مٹھی گوبر کی پہلے ڈالکے اسپر تخم کو رکھکر بو دو پھر اس تخم بوئے ہوئے پر ایک ایک مٹھی گوبر کی ڈالو بعدہ اسپر مٹی ڈالکے چھوڑ دو اور چار پانچ روز کو ایک وقت پانی دیا کرو تخم تھوڑے دنون مین سوا نکا پیدا ہوگا پھر اس کو معمول کے موافق ہفتہ مین ایک دو وقت پانی دیتے رہو جب درخت ایک ہاتھ کے برابر تخمیناً ہون تو انکو اس کیاری سے اکھاڑ کر جہان مرضی چاہے وہان اس ترکیب سے لگا دو — آم کے جھاڑون کو جتنے فاصلے سے لگاتے ہین اسی فاصلے سے ان جھاڑون کو بھی لگانا — کیونکہ یہ جھاڑ بلند ہوتے ہین اور لگانے کے وقت ایک گڑھا ہاتھ ڈیڑھ ہاتھ کے برابر کر کے زمین کو نرم بنا کے حسب دستور گوبر کی گرشتے مین ڈالو اور درخت اس مین جما دو بعدہ پانی بھی بحسب معمول ہفتہ عشرہ مین دو وقت دیا کرو — انشاءاللہ تعالےٰ جھاڑ بخوبی بلند ہوگا اور جلد پھل دینے لگیگا

لال مکڑی

یہہ مکڑی کروٹن - انگور - کھیرا - تربوز وغیرہ نرم پتّوں والے درختوں کو بہت
نقصان پہونچاتی ہے - یہہ پانی اور سردی سے بہت ڈرتی ہے - اس لیے اسکا علاج
یہی ہے جن درختوں پر انکا زور ہو انکے اوپر پچکاری مارو - ویپلے زینیا - ہی بس کس
اور تھمس - فرنس - ڈراسینیا وغیرہ دوسری اقسام کے درخت بھی اس سے نقصان
اُٹھاتے ہین جب یہہ زور سے لگین تو انکی جڑ پر سے ڈالا کرو - اشنانہ ڈالو کہ
زمین تر ہو جائے - آرچڈ کے قسم کی درختوں کو یہہ مکڑی زیادہ نقصان نہین پہونچاتی
پنڈیولا - کنٹڈیاس - وغیرہ نشل فچیشیا اس کے حملہ کی نشانہ بنے رہتی ہین
اسکا علاج یہی ہے کہ پمپ یا پچکاری سے پانی مارو بعض سبز مکان کے
اسٹے لی سش بلی روما - فی سیلیا - وغیرہ نرم لکڑی والے درختوں کو بھی نقصان
پہونچاتی ہے جسکا علاج پچکاری مارنا ہے گلوری لی نامی درخت پر نہایت زیادہ
حملہ کرتی ہے - روزمرہ اس درخت کو دیکھتے رہو کہ کہین کیڑا تو نہین لگا - کیونکہ
جب یہہ ایک درخت پر لگتی ہے تو اسکے قریب کے درختوں کو بھی نقصان پہونچاتی
ہے پیپریا قسم کے درخت کو اُگنے وقت ہر روز شام کو پچکاری مارتے رہو -
کیونکہ اسپر ایک کیڑا لگنے سے بھی پھر عمدہ نہین اُگ سکتا خوشنما پتّے والے درختوں
پر جب یہہ لگتی ہے تو پھر اُنکی صفائی اور ندرت نہین پاتی - اور پتّے عمر طبعی کو
نہ پہونچکر زرد ہو کر گر جاتے ہین یہہ مکڑی انگور کے پتّوں پر بہت بیٹھتی ہے جب انکے
چپٹتی ہے تو پھر اسکا دفع کرنا ان سے دشوار ہو جاتا ہے - اسکا علاج یہی ہے کہ انگور
کو چھانٹ ڈالو - اور پیڑ کے چھلکل بھی احتیاط سے چھیل ڈالو - ان درزون
مین اسکے انڈے رکھے ہوتے ہین انکو نکال ڈالو - لکڑی کو اوپر سے نیچے تک
مرکب سے لیپ دو - چکنی مٹی - کسیقدر چالا - ایک پونڈ فلاور آف سلفر

چار سیر پانی میں ملاؤ۔ پہلے تمام لکڑی کو صابون کے پانی سے صاف کرو۔ پھر اینٹ کی دیوار کو چونہ کے پانی سے صاف کرو۔ جڑ میں سے دو انچ مٹی نکال کر پھینک دو نئی مٹی اسقدر بھر دو جب تک انگور پھولے اسوقت تک پانی بکثرت دیتے رہو۔ اور اوپر پچکاری بھی۔ بعض لوگ پھول نکلنے پر پچکاری مارنا نقصان سمجھتے ہیں پچکاری مارنے سے ہیں کچھ ضرر نہیں ہوتا وقتیکہ خوشے نہ نکلیں بلکہ جب تک خوشے پختہ ہوں اسوقت تک برابر پچکاری مارتے رہو۔ اگرچہ پچکاری مارنے سے ثمر پتلا پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ نقصان بمقابلہ مکڑی کے نقصان کے چنداں زیادہ نہیں ہے۔ گندھک کی دھونی سے اگرچہ مکڑی مرجاتی ہے۔ لیکن درخت کو نقصان پہنچتا ہے اسلیے یہ ترکیب کرو کہ دو حصہ گندھک۔ ایک حصہ چونہ۔ دونوں کو پانی میں مخلوط کرکے جڑ کے پاس والی لکڑی کو اس سے تر کرو نرم اقسام کے درختوں کو اس ترکیب سے بہت فایدہ ہوسکتا ہے۔

دوسرا علاج سب سے بہتر یہی ہے کہ پانی زیادہ چھڑکتے رہو اور دھوپ کے وقت امونیا چھڑکتے رہو گندھک چھڑکنے سے یا گندھک اور چکنی مٹی کو مخلوط کرکے پوت دینے سے فایدہ ہوسکتا ہے۔ لیکن گندھک نہایت مضر ہے خصوصاً انگور کے درخت کو زیادہ تر۔ انگور کے نیچے تمباکو کا ٹپا دو چار روز تک شام کیوقت تھوڑا تھوڑا جلانا بہتر ہے۔ نہ کہ بہت سے ایک ہی دن میں

پروفیسر کک نے اپنا تجربہ کیا ہوا نسخہ درختوں پر سے کیڑے دفع کرنے کا شائع کیا ہے۔ کہ ایک کوارٹ یعنی ایک سیر صابون ایک گیلن پانی میں ملاکر آنچ پر گھلاؤ۔ ڈیڑھ پاؤ مٹی کا تیل (یعنے کروسن آئیل) ملاؤ۔ کسی پچکاری یا پمپ سے درخت پر چھڑکو۔ کیڑے دفع ہوجائینگے۔

ڈیرہ دو واقع پنجاب میں ایک نیا زراعتی کالج کھلنے والا ہے۔ اسمیں مویشی کے چارہ کی ترقی اور مویشی

[illegible] علاج [illegible]

تھرپ کیڑے کا بیان

یہہ کیڑا - ازرسےلس - وائن - ڈیلیا فلاکسس - وربینا - وغیرہ کو بہت نقصان پہونچاتا ہی - اسکا قاعدہ ہی کہ جب کسی درخت پر آتا ہی تو اُس سے علیحدہ کرنا دشوار ہو جاتا ہی - اسیلیے مندرجۂ ذیل ترکیب کرو -

اڑہائی سیر نرم صابون سوا من برساتی پانی مین گھلاؤ - پھر چار سیر تیز تمباکو کا پانی ملاؤ - اسمین درخت کو ڈبا کر نکال لو اور خشک ہونے سے پہلے صاف پانی سے دہو ڈالو - اِس سے ایک کیڑا بھی نہ رہیگا ہر پندرہوین روز ایسا کیا کرو تمباکو کی دہونی بھی اِن کیڑون کو تباہ کر دیتی ہی - چھوٹے درختون کو تمباکو کے پانی مین ڈبانا ہی مفید ہی جسمین کی سیر ٹک چھٹانک ملا ہوا ہو - بڑے درختون پر پچکاری مارنی چاہیئے - ایک پتّے کو بھی خشک نہ رہنے دو مرکب کو اُسی پر خشک ہونے دو - یہہ عمل تمام کیڑون کو برباد کر دیگا - یہہ جانور ایسا شریر ہی کہ جب دیکھتا ہی کہ کوئی کیڑے کھونسنے یا مارنے کا بندوبست کرتا ہی تو دہونی دینے کے ساتھہ ہی فوراً اُوپر سے گر کر زمین مین گھس جاتا ہی - یا پتّے کو موڑ کر اُس مین بیٹھہ جاتا ہی جہان دہوان اثر نہین کرتا اسیلیے مرکب سے دہونا ہی زیادہ مفید ہی -

---

ہندوستان مین یہہ نہایت وقت آپڑی ہی - کہ جابجا جانور درختون کو خراب کرتے ہین کہین کیڑے جڑ کھاتے ہین کہین پتّے خوش کر کر ہین ان کا علاج ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

افائی ڈس - اسکے ۲۵ اقسام سے زاید ہین مثلاً اسکی قسم سے آکسیس لینگیرا کا امریکا کا برباد کرنیوالا نام رکھا ہی - یہہ فقط سیب کے درخت

کو خراب کرتا ہے۔ اور ایفس فیبی کیڑا پھلیون کے درختوں پر رہتا ہے باقی دیگر اقسام کے کیڑوں کے روبرو جو آجائے اُسکو تباہ اور خراب کر دیتے ہین۔ ان مین سے ایک عام قسم کا کیڑا ایفس روزا ہے۔ جسکو سبز مکھی بھی کہتے ہین یہہ ہمیشہ گلاب کو خراب کرتا ہے۔ یا جہان اُسکا گذر ہوتا ہے۔ اُسکو۔ جب کہ وہ درخت پر آتا ہے۔ اگر اُسوقت بیخبری کیجائے۔ تو اُسکی نسل پھیل جاتی ہے۔ اور گلاب کی شاخون اور دوسرے اطراف کے درختوں کی ڈالیون کو جو ایک فیٹ کے فاصلہ تک پر ہون اپنا آشیانہ بناتے اور اُنکی اُوپر حملہ کرتے ہین۔ اور ایسمین گچھے گچھے اُوپر تلے ڈالیون پر رہتے ہین۔ اگر ایک نظر دیکھا جاے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ بالکل بیکار اور بیحس کیڑے پڑے ہین لیکن اصل مین وہ درخت کی طاقت چوستے اور پتون کا عرق چاٹتے رہتے ہین۔ درخت خواہ کتنا ہی ہو ان لاکھون کیڑوں کے حملہ سے نہین بچ سکتا۔ تھوڑی سی غفلت سے اسقدر بڑہجاتی ہین کہ اُنکی شمار نا ممکن ہوجاتی ہے۔ لیکن بانٹ مشہور شخص نے افائی ڈس کے بڑہنے کا ایک حساب لگایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اول ہر ایک مادی کیڑے سے نوّے ۹۰ بچے ہوتے ہین۔ پھر نئے ۹۰ نوّے بچون سے ۸ ہزار ایک سو بچے پیدا ہوتے ہین۔ یہہ ۸ ہزار ایک سو کیڑے ۷ لاکھ ۲۹ ہزار ۹۰ بچے جنتے ہین۔ اُنکی نسل سے ۶ کروڑ ۵۶ لاکھ ۱۰ ہزار بچے پیدا ہوتے ہین ان کی نسل سے ۵۹ کرور ۴ لاکھ ۹۰ ہزار پیدا ہوتے ہین۔ اُنکی نسل سے ۵۳ ارب ۱۴ کرور ۲۱ لکھ پیدا ہوتے ہین۔ اور ان سے ۸۲۷۸۹۰۰۰۰۰ ۴۷ بچے ہوتے ہین۔ ان سے ۴۳۰۴۶۷۲۱۰۰۰۰۰۰ بچے ہوتے ہین۔ ایک مادی سے ۸ جھول مین اسقدر ہوئے۔ ایک سال مین گیارہ جھول ہوتے ہین۔ ہمنے فقط ۸ ہی جھول کا حساب لکھا ہے۔ یہہ خوش نصیب بچے ہوتے ہین۔ کہ اُنکے لیے نزدیک کے درخت غذا کے لیے موجود ملتے ہین۔ ایک اور قسم کے کیڑے

ہوتے ہین جنکا نام کارنیوورس ہی (یعنے گوشت خورہ) ان سے لڑتے ہین اور
انکو چٹ کرتے ہین جنسے انکی بڑہتی نسل جو رک جاتی ہی۔
ولایت مین اکثر مقامات پر لوگون نے صبح کے وقت ان کیڑون کو دہوپ
لیتے ہوے برابر برابر بیلون تک دیکھا ہی۔ لیکن ہمکو یقین نہین کہ ہندوستان مین
ایسا ہوا ہو۔ لیکن کلکتہ اور اُسکے اطراف شمالی اور مشرقی موسمی ہوا آنے پر ایسے
ہی کچھہ نظر آتا ہی۔ اِن موسمونکی راتون کی ہوا ان سے بھری رہتی ہی۔ اور
چراغ کے قریب جُھند کے جھنڈ اُڈے رہتے ہین۔ اور گیاس کے چراغ کے
قریب کو یہان تک جمع ہو جاتے ہین کہ اندہیرا سا ہو جاتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا
ہی۔ کہ یہہ اندہیرا کرنے پر مائل ہوتے ہین۔ اِنکی یہہ کوشش خود انھین کی بربادی
کا باعث ہوتی ہی۔ کیونکہ چراغ کے اطراف کی گرم ہوا اونکو ہلاک کر دیتی ہی
صبحکو صاف کرتے وقت ایک ایک فیٹ حلقہ مین دو تین انچ اونچا انبار انہین ہلاک
شدہ کیڑون کا ہو جاتا ہی۔ صبح کے وقت بہت اونچے پر بچے ہوکیڑے اوڑ جاتے ہین
لیکن تعجب یہہ ہی کہ اس قسم کے کیڑے ترکاریون وغیرہ کو مضرت نہین پہونچاتے
انکی تباہی بعض لوگ اس طرح پر کرتے ہین کہ اگر درخت مضبوط اور سخت
ہو۔ تو ایکبار استعمال کرنے سے تمام کیڑے مرجاتے ہین۔ اگر نازک اور پتلے
کم عمر درخت رہی۔ تو تین چار مرتبہ ایک ہفتہ کے فاصلے سے لگانے سے مرجاتے ہین
آدھسیر نرم صابون کو ۱۲ سیر پانی مین آنچ پر گھلاؤ۔ ٹھنڈا ہوتے پر ایک سیر
گاڑہا تمباکو کا پانی ملاؤ۔ کونڈھون کے درختون کو اس پانی مین اس ترکیب سے ڈباؤ۔
کہ کونڈے کو الٹا کر دو۔ اسکے پتون کو اُس پانی مین ڈباؤ۔ لیکن کونڈے کی مٹی میں
یہہ پانی نہ لگے دو ایک منٹ یہہ عمل کرو۔ پھر باہر نکال کر دوتین منٹ رکھو۔ پھر صاف
پانی کی پچکاری مارو۔ جسوقت تک کیڑے غارت نہ ہو جائین۔ بڑے درختون کو بمجبوری

نہین ہوان - یا بڑے کونڈے ہین ، یا جنکو نہ اٹھا سکین انکو پہلے مرکب سے خوب پچکاری مارو - پھر صاف پانی سے دہو ڈالو -

دوسرا نسخہ - سلفر سیکچر (مرکب گندہک) ۴ - اونس گندہک ۴ - اونس چلی کلی اسلیئے آہک نفتم اور ۸ اونس نرم صابون گھلا ہوا تین گیلن پانی مین - یہ مرکب سخت لکڑی والے درختون کے لیے ہے - مرکب پچکاری سے درخت پر مارو - پھر ۲۴ گھنٹہ تک چھوڑ دو - اسکے بعد پانی سے صاف کر دینا چاہیے -

تیسرا نسخہ سوڈا - عود - امریکہ کے ایک اخبار مین چھپا ہے کہ مرکب مندرجہ ذیل بہت صحیح اور مستند علاج ہے کیڑون اور دوسری اقسام خانہ باغ کے درختون کو خراب کرنے والے کیڑون کو غارت کرتا ہے - ۲ - پونڈ - کھاری مٹی - ایک اونس کڑوا عود انکو پانی مین گھلاؤ - دہونے پر ایک گیلن پانی مین ملاؤ - اس مرکب مین درختون کو ڈبا دو - جب نکالکر باہر رکھین جائین - تو خود بخود کیڑے تھوڑی دیر مین نیچے گر جاتے ہین - تھوڑی دیر مین صاف پانی مین دہو کر خاص درخت کی جگہہ پر رکھدو -
یہہ نسخہ سخت لکڑی والے درختون کے لیے ہے - اگر نرم لکڑی والے درختون پر اسکا استعمال ہوگا تو درخت برباد ہو جاینگے -

چوتھا نسخہ تمباکو پوڈر - سب کیڑون کے مارنے کی یہہ سہل ترکیب ہے دیہاتی تمباکو کو باریک سفوف کرکے اسکا آٹا سا درختون پر نثار کرو - ۴۸ گھنٹے کے بعد صاف پانی سے دہو ڈالو - یہہ اقسام نسخہ اکثر اقسام کے درختون کے لیے ہے

پانچوان نسخہ تمباکو - ایک پونڈ تیز تمباکو کے پتے لیکر آدہ گھنٹے تک ایک گیلن پانی مین ابالنا چاہیے - پھر نچوڑ لو - پھر اس مین پاؤ بھر صمغ عربی ملاؤ پھر ابالو تاکہ خوب گھل جاے - سرد ہونے کے بعد ۲ گیلن صاف پانی ملاؤ - مثل پہلے نسخہ کے اسکا استعمال کرو - ۶ گھنٹے کے بعد صاف پانی کی پچکاری مارو - گوند ملانے سے

یہہ فایدہ ہی کہ کیڑے چمٹ جاتے ہین چوتھا پانچوان نسخہ بہت سستا ہی بہ نسبت
دوسرے کے - اس مین یہہ فایدہ بھی ہی کہ اسکے زیادہ استعمال سے جھاڑ ٹ دن
کو زیادہ نقصان بھی نہین پہونچتا ایفس لنگیرا نامی کیڑا یہان پر بالکل نہین ہی -

ایک پونڈ موم کو دھیمی آنچ پر گرم کرو اسمین نصف چھٹانک بیل کی چربی ڈالو
اور خوب ملاؤ - پھر ٹھنڈا کرو اسکے بعد ایک بڑے چمچے بھر اسپرٹ آف ٹرپن ٹین
ملاؤ اسکے بعد الکوہل ملاؤ - الکوہل اسکو جما دیتا ہی - اسلیے دوبارہ گرم کرنے کی
ضرورت پڑتی ہی - اسکو دیکھتے اور آہستہ ہلاتے رہو کہ الکوہل جل نہ جاے -
جب ڈھیلے گھلنے لگین اسوقت اتار لو اور خوب ملاؤ - تاکہ گھل جاے - پھر ٹھنڈا کرو
اور ہوا مین رکھو نہایت سخت ہو جائیگا جس درخت کی ڈالی ہیوند قطع ہو - اسکو
کاٹو اور زخم پر یہہ دوا جما دو یا جس درخت مین کہین پھوڑا معلوم ہو - اسکو چھیل کر زخم
پر اسکو جما دو -

دیمک سے بچانے کے لیے فرینچ - لکڑی پر چونہ لگانا پسند کرتے ہین
اسکی ترکیب یہہ ہی - کہ لکڑی کے تختے ایک حوض یا تالاب مین تہ بتہ رکھکر اوپر سے
کلی کا چونہ بچھا دو - وہ آہستہ پانی مین گھل جاتا ہی جس کی تاثیر لکڑی مین سرایت کر جاتی
ہی - شہتیر ایک ہفتے تک بھگونے چاہئین
لکڑی اس سے زیادہ قوت مند ہو جاتی ہی - اور کبھی نہین گل سڑ سکتی -

ایس پرگیس کے بونے کی ترکیب

ایس پرگیس کے چھلون سے کاغذ ایسا عمدہ بنتا ہی کہ ایک موجد نے خاص الوٹ
پیپر بنا کر دکھا دیا ہی ایس پرگیس کھانے کی میزون پر استعمال کیا جاتا ہی -

ایس پرگس کو روسی لوگ اس طرح اگاتے ہین ستمبر کے اخیر مہینے مین عمدہ
کیاریون مین سڑی ہوئی نباتاتی کھات جو دو انچ پھیلاتے ہین۔ اکتوبر یا نومبر
یا دسمبر مین پھر نئی کھات دیتے ہین اسکے بعد تین ہفتہ یا پانچ ہفتہ مین چھے یا
سات انچ لمبے ایس پرگس پیدا ہوتے ہین۔ زمین کھود کر اسمین سے ایس پرگس
نکال لیتے ہین۔ اور کسیقدر گانٹھین جو رہجاتی ہین جو آئندہ تخم ہوجاتے ہین یہہ
درخت نہایت ہی سست اگنے والا ہی عمدہ اور بڑے ایس پرگس سات برس مین
اس حالت مین ہوتا ہی جبکہ تین برس سے بوئے گئے ہوئے ہوتے ہین ہمارے
ملک کے اکثر لوگ حیران ہین کہ یہہ درخت یہان پیدا نہین ہوتا۔ انکو مایوس نہ ہونا چاہیے
بلکہ ہمت کرکے اسکو بونا چاہیے۔ اسکو ستمبر کے مہینے مین بوؤ۔ زمین مین قطارین
ایک فیٹ کے فاصلے سے بناؤ۔ اسکے درخت چھ چھ انچ کے فاصلے سے لگاؤ۔
شروع برسات تک اسی مین رہنے دو۔ پھر دوسری کیاری مین پندرہ انچ کے فاصلے سے
گہرا لگاؤ جسمین دو فیٹ گہری نباتاتی کھات ملی ہو۔ اور مٹی خوب کمائی ہوئی ہو
لگانے کے بعد پانون سے خوب دبا دو۔ پانی کثرت سے دو تاکہ مٹی گھل جاوے ہمیشہ دھوپ
کو پانی دیتے رہو۔ یہہ کیاریان شروع برسات سے پہلے یار لگانے کو پہلے بنانی
چاہئین تیسری کیاری مین اسوقت لگاؤ جب خوب پانی برسے۔ برسات کے بعد
ذرا زمین کو خشک رکھو۔ تاکہ موسم بہار مین خوب اگے۔ سخت سردی سے بچاؤ اور دھوپ سے
بھی حفاظت کرنی چاہیے۔ زمین کو کبھی کبھی نلاتے رہو لیکن جڑ کے قریب کی مٹی کو صدمہ
نہ پہونچے یہہ کارروائی اسلیے کیجاتی ہی کہ جڑ مین پانی آزادی سے پہونچے۔ فروری کے
اخیر مین پنجاب اور شمالی ہند مین اسکے درخت اگنے لگتے ہین اسوقت پانی خوب دو
جنوبی ہند مین اس سے پیشتر۔ پانی ایکبارگی اتنا نہ دو کہ سطح ڈوب جاوے۔ زیادہ
پانی دینے سے بھی نقصان پہونچتا ہی یہہ خشک مقامات پر (لوجبہ گرمائی ملک کے

وطنی ہوسکے) عمدہ اگتا ہے پہلے بار جب سات انچ اونچے درخت ہوتے ہین اسوقت انکی چوٹیان کاٹ ڈالو۔ اور کسی انگلی سے زیادہ نہ رہنے دو۔ ان ڈالیون کو جمع کرو اس سے تخم عمدہ ہوتے ہین اور عمدہ تخم کے لیے کھات زیادہ دو اس ملک کے پیدا کیے ہوے اسپرگس ولایت کے پرگس سے بدرجہا لذیذ و نازک ہوتے ہین اس کے کاشتکارون کو بہت فایدہ ہونے کی لیے زمین کو خوب کمانا چاہیے

متفرقات

چوہون کے سوراخون مین کلورائڈ آف لایم ایک مٹی بھر ڈالو۔ تو کئی ماہ تک وہان سے چوہے بھاگ جائینگے —

لیمون کو مدت تک رکھنے کے لیے آلکوہل مین شلاک گھلا کر اس مین لیمو کو ڈبا کر رکھو۔ اس ترکیب سے لیمو پر ایک جھلی سی آجائیگی۔ اسکو ہاتھ سے نوچ ڈالو

پیرس مین ویولٹ پھول کے گچھے پندرہ ہزار سے زیادہ روزمرہ بکتے ہین فقط انکی بکری سے سال بھر مین پانچ لاکھ فرانگ حاصل ہوتے ہین — یہہ پھول بوناپارٹ کی یادگار ہے بہت سے لوگ انہین پھولون کے درختون کو ریتیلے میدانون مین اگا کر اپنا گذارا کرتے ہین —

فرن کے پتون کے نقشے اتارنے کا طریقہ یہہ ہے کہ اول کاغذ کو معمولی نمک ملے ہوئے پانی سے خوب دہو کر سکھلاؤ۔ پھر نائیٹریٹ آف سلور کو لگاؤ۔ پھر سکھلاؤ۔ جس پتے کا نقشہ اتارنا چاہتے ہو۔ اسکو اسکے اوپر رکھہ کر آئینہ سے دباؤ۔ پھر کاغذ کی پشت کو دہوپ مین رکھو۔ جب تک کہ کاغذ سیاہ ہو۔ اسکے بعد آئینہ اور پتے کو علیحدہ کرکے کاغذ کو (ہائی پوسلفائیڈ آف سوڈیم کو پانی مین ڈالکر خوب گاڑہا کرکے) اسکے اندر پاؤ گھنٹے تک ڈباؤ۔ پھر خوب معمولی پانی مین دہوؤ۔

اسیطرح سے دو تین بار ڈبائو اور سکھلاؤ - اس ترکیب سے نقشہ سفید رنگ کا اور سکے
اطراف مین بھورا رنگ ہوجائے گا -

پیرس مین شترموم (قدرتی) بہت ہوتے ہین چنانچہ ایک کارخانہ پیرس سے لندن
کو ۴۰ ہزار صندوق ہرسال روانہ ہوتے ہین - علی ہذالقیاس دوسرے کارخانون کا

درخت ایک جگہہ سے دوسری جگہہ اکھاڑ کر لگانے سے اکثر اوقات سوکھ
جاتا ہے کہ بگڑ جاتا ہی - اسلیے ضروری کہ آفتاب کے طرف کا رخ درخت کا خوب
دیکھکر اسکی طرف کسی چیز سے یا انگریزی چونہ سے نشان کردو - پھر لیجا کر دوسری
جگہہ اس طرح گاڑو - کہ آفتاب کی طرف کا حصہ آفتاب کی طرف ہی رہے
تاکہ دوسرا نازک نرم حصہ آفتاب کے مقابل آکر خراب نہ ہوجائے -

مرجھائے ہوے اور گرے پھولون کی نصف ڈنڈی کو گرم پانی مین رکھنے
سے پانی ٹھنڈا ہوے تک اپنی اصلی حالت کو پکڑ کر خوبصورت ہوجاتے ہین
جب پانی ٹھنڈا ہوجائے - تو گرم پانی سے تر کی ہوئی ڈنڈی کو کاٹ ڈالو
باقی پھول کو سرد پانی مین رکھدو - اس ترکیب سے بہت سے مرجھائے
ہوے پھول اپنی اصلی صورت اختیار کرلیتے ہین - گرم پانی مین ذرا اسا کاربونیٹ
آف امونیم کا سلوشن یعنے مائع اور چند قطرے فاسفیٹ آف سوڈیم ملانے
سے پھول کا رنگ زیادہ گہرا چمکیلا ہوجاتا ہی - اسیطرح سے تیسرے روز نصف
انچ ڈنڈی کترڈالتے رہو - بہت روز تک پھول رہ سکتے ہین -

اکثر سرما مین کیڑے کوندون پر چڑھتے ہین اسلیے یہہ ترکیب کرو کہ اول
پاؤ انچ چونہ کی بکنی پھیلاؤ - اسپر آدہ انچ راکھہ بچھاؤ - اسپر کوندون کو رکھو
تین ماہ تک کیڑے نہ آئینگے اور درختون کو جگہہ بدلنے کی بھی ضرورت نہ پڑیگی

یونائیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) مین ہرسال اتنا زیادہ برادہ ہوتا ہی - کہ اگر

اسکی تشہیر (ناٹ) بنائیں تو ایک مکان ۱۰ فیٹ اونچا - ۱۲ - انچ چوڑا احاطہ بنا سکتے ہین لیکن برادہ سے اب کچھ فایدہ نہین ہوتا - بلکہ اُٹھا کر پھینکنے مین بھی اجرت دینی پڑتی ہو اسلیے وہان کے لوگ کوشش کرتے ہین - کہ اس سے گیاس بنائین -

کینڈا مین مسٹر جولس بی ٹن کل کا ایک کارخانہ تمام اقلیم کے شہد کے کارخانون سے بڑا ہو - چار جدی جدی مقامات ایک ایک ایکڑ کے ہین - جاڑے مین مکھیون کے رہنے کے واسطے ایک مکان بھی بنایا ہو - مکھیان شہد کے مہال نہین بناتی ہین بلکہ لکڑی کے خانے بناکر پندرہ انچ سے اٹھارہ - انچ ۱۲ کے رکھے ہین - چارون مین ساڑھے چھے سو کے قریب مہال ہین جنسے اخیر جولائی مین ۵۰ ہزار پونڈ شہد فراہم کیا جاتا ہو - اسسال مسٹر موصوف تقریباً دو کروڑ مکھیون سے ۷۰ ہزار پونڈ شہد کا تخمینہ کرتے ہین بمقابلہ سنین گذشتہ کے ایک ہزار ۸ سو پونڈ کی بیشی ہوگی - ہرسال ۳۰ ہزار مکھیان بڑھتی ہین تمام سال کی لاگت تقریباً ۵ ہزار روپے ہوتی ہو ہرسال ۱۲ ہزار روپیہ فایدہ ہوتا ہے

پھولون کو روانہ کرنے کا طریقہ

بعض شوقین لوگ ڈاک پر پھول روانہ کرتے ہین جو منزل مقصود تک پہونچنے مین خراب ہوجاتے ہین - اور مکتوب الیہ کو ملنے کے وقت پنکھڑیان وغیرہ گرے ہوے یا دبے ہوے معلوم ہوتے ہین - اسلیے ہم چند ترکیبین بتلاتے ہین جنسے مرسل و مرسل الیہ کو کچھ نقصان نہ پہونچے گا -

پھولون ہمیشہ علے الصباح توڑو - جبکہ پھول جوانی پر ہو - ایک کپڑا ایسا لو جسمین اون اور سوت ملا ہوا ہو - اُسکو بھگاؤ - پانی نچوڑو - پھول کی ڈنڈی کے اطراف باندھو اگر روانہ کرنے کے لیے ٹین کی ڈبیا ہو - تو اسکو کوئی [illegible] نہ ہونے چاہیین - بکس یا ڈبیا کی تلی مین موٹے خاکی رنگ کے کاغذ

بچھاؤ - اگر کاغذ میلا ہو - تو دو تہ رکھو - اسکو خوب بھگاؤ - اسپر پھولون کو ہوشیاری سے رکھو - ہر ایک پھول کے وسط مین جالی بناکر کاغذ کی رکھو - تاکہ ایک سے ایک نہ ملجاے - پھر اوپر وہی کاغذ رکھو - اسپر ایک تہ سوتی اونی کپڑے کا بچھاؤ - بکس کے اوپر کاغذ لپیٹو - اس ترکیب سے جہان چاہو پھول بھیج سکتے ہو -

(۱) بعض لوگ بھیجتے وقت پھولون کی ڈنڈیان خشک کپڑے سے باندھ دیتے ہین جو خشک ڈالی کی تری کو جذب کر لیتا ہی - اور پھول سوکھ جاتا ہی -

(۲) پھولون کو پتلی پوست کی بکسون یا ڈبیون مین بھیجدیتے ہین - جو پوسٹ آفس کے صدمات کو برداشت نہین کر سکتین اور دب جاتے ہین -

(۳) تیسری غلطی یہہ ہی کہ بعض زیادہ تر کپڑا رکھدیتے ہین - جسکا پانی نچڑکر پھولون پر گرکر رنگ مین دھبہ پیدا کرتا ہی -

(۴) روشنی یا دھوپ مین اکثر کاٹکر بھیجدیتے ہین جن کو روشنی خراب کر دیتی ہی - اگرچہ بعض لوگ کلیون کو بھیجتے ہین جو رستہ مین کھلکر منزل مقصود تک اچھی طرح پہونچتے ہین لیکن پھیکا رنگ ہو جاتا ہی -

فچشیا کے بونے کی ترکیب

(شمالی او پنچے مقامات پر) کا بیج کے ڈھکنے سے اول انکو اگاؤ - کیاریون مین کچھ گرمی بھی پہونچاؤ - اس ترکیب سے درخت مضبوطی سے اگتے ہین عمدہ عمدہ ڈالیان کتر کر لگانے سے درخت عمدہ نکلتے اور پھول بڑی خوبصورتی سے جلد دیتے ہین - یہان کی ہوا دن مین اخیر مارچ تک کچھ ہوا اچھی ہوتی ہی لیکن رات کو نہایت سرد ہوتی ہی - اسلیے ماہ مئی سے پہلے میدان مین لانے کی ضرورت نہین جب اولے گر چکے (یعنی ہولی کے قریب) تو کھلی جگہ مین لاؤ -

اس سے ہمیشہ پہاڑون پر کچھہ کارروائی کرنی مفید نہ ہوگی۔

کوکا

کچھہ عرصہ گزرا۔ کہ ہندوستان اور سیلون مین کوکا کے پتّے طیار کرنے کا بڑا شوق تھا۔ یہہ درخت پر مین بڑی عمدگی کے ساتھہ تخم یا ڈالی سے اُگتا ہی۔ ولایت مین مسٹر ہیڈ کمپنی کے منیجر نے چند نمونے اسکے پتون کے روانہ کیے تھے جو وہان پر بحساب فی پونڈ صہ روپے فروخت ہوئے۔ حال مین جو پتّے روانہ ہوتے ہین وہ کم درجہ کے ہوتے ہین معلوم ہوتا ہی۔ کہ اُنکی جمع کرنے مین برابر خبرداری نہین ہوتی۔ انکے پتون کو مثل چاے کے بلکہ زیادہ نگرانی کی ضرورت ہی۔ کیونکہ انکے پتون مین سے کوکان نامی عرق بہت جلد خشک ہوجاتا ہی۔ جو ادویات مین بڑا قیمتی ہی۔ یہہ مدرس کے آئی انفرمیری کے دواخانہ مین استعمال کیا جاتا ہی۔ لیکن اسکی قیمت بہت ہی گران ہی۔ یعنے ایک قطرے کے لیے عہ ہی۔ جب تک کہ عمدہ سربراہی نہ کیجاے گی عمدہ قیمت نہ اُٹھے گی۔

آرچڈ کے درختونکا بیان

باغبانی مین اگرچہ بہت سی صنعین اور کیفیتین ہین لیکن یہان پر اُنکا کسیقدر بیان کیا جاتا ہی۔ سرسری طور پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہی کہ پچھلے مقرر کیے ہوئے قاعدے ابھی تک بدستور رایج ہین۔ اُنکے استعمال سے بعض اوقات فواید بھی پہونچے ہین۔ ۱۸۳۰ء مین آرچڈ کے درخت ہندوستان مین لائے گئے۔ جب یہہ ابرائیڈیس۔ اڈونٹم اور بہت سی خوشنما اقسام ہندوستان مین لائی گئین تو اُسوقت معلوم ہوتا ہی کہ لوگون کو طرز کاشت سے بخوبی واقفیت ہوچکی تھی۔ لیکن مکانات وضعدار نہ ہونے کے باعث اور کم گرمی پہونچنے کے سبب سے کچھہ مفید نہ ہوا لیکن ۱۸۳۵ء سے ۱۸۵۰ء تک زیادہ عرصہ نہین لگا۔ اس عرصہ مین سیکولے بیم۔ دنڈا۔ گرفیتھہ۔ سمبی ڈیم۔ ڈنروب

اسکی نر۔ بارگر۔ ہارٹ وگ وغیرہ کمسیکو۔ اور گھاٹی سیہ الا۔ اور انڈیز منقامات
پر بعمدگی اگاۓ گئے۔ اکثر دن نے یہہ درخت اُگاۓ ہے۔ لیکن لارنس کے اگاۓ
ہوئے درخت ایسی عمدگی سے اُگے کہ اُنکے دیکھنے کے واسطے بہت دور دور سے
لوگ آتے تھے۔ ارانڈ۔ اُوڈورٹیم۔ ایک درخت تھا جسکی ۱۷ شاخیں نکلی تہیں اور
۳۰ سے ۴۰ تک پھول کھلے تھے۔ اور دوسرا کیٹ لیوا کے اوپر ۲۰ پھول تھے
اور سکو لے ہیم تمام پھولوں سے لد گیا تھا۔ اگرچہ وہان بہت کثرت سے یہہ درخت
پیدا ہوگئے۔ لیکن ابھی بعض مقامات پر کوئی اُنکی صورت سے بھی واقف نہیں
ہے تن تھیرا کو کینیا یہہ مقام حیم عمدگی سے اُگتا ہے اسکے ہر ایک درخت میں ایک
سو پھول تک ہوتے ہیں۔ اسکے ایک زرد قسم کے پھول دینے والی کے لیتھے
جو ملاکا میں بعمدگی اُگتی ہے۔ دوسری ایلوفیا گلابی رنگ کے پھول دیتی ہے۔

اسکے بونے میں بڑی احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ اگر اسکا کوئی ایک طریقہ بھی فروگذاشت
ہو جاوے۔ تو کئی نقصانات پیدا ہو جاتے ہیں اول احتیاط یہی ہے کہ کشادہ جاۓ پر
بوؤ۔ جہاں معتدل گرمی ہو۔ مکان خواہ کسی رُخ کا ہو۔ اسکا کچھہ اندیشہ نہیں ہے لیکن
مکان خوب ہوادار ہونا چاہیے۔ انکے لیے برساتی پانی نہایت مفید ہے
مجبوراً دوسرے قسم کی پانی بھی دیتے ہیں۔ آرچیڈ کے درخت جب تک بڑے ہوتے
ہیں تو انکو خوب پانی کی خواہش ہوتی ہے مگر جاڑے میں اتنی نہیں ہوتی ہے۔ جب درختوں
کے پتے گر جاتے ہیں۔ مثل ڈنروب کے۔ انکو پانی بالکل نہ دو۔ اور وانسوکلا سیم
مس ڈیوو سے لیاس۔ کو جاڑے اور گرما میں پانی ضرور دینا چاہیے۔ اور قسم کے درختوں
کو پچکاری نہ مارنی چاہیے۔ اس سے بہت نقصان پہونچتا ہے۔

مونگ پھلی کا بیان

مونگ پھلی کا دوسرا نام چینی بادام ہے - مونگ پھلی ہندوستان کے بعض مقامات خصوصاً جنوبی ہند مین پیدا ہوتی ہے - اسکی زراعت اور تجارت کو روزافزون ترقی ہوتی جاتی ہے - اسکی دو منڈیان بڑی مشہور ہین - ایک نارفوک - دوسری مارسیلز - حال ہین پانڈیچری سے دو جہاز روانہ ہوئے جنمین مونگ پھلی بھری تھی - اسگلے ہفتہ مین پھر چار جہاز روانہ ہونیوالے ہین جنمین ایک لاکھ ۵۰ ہزار تھیلے بار ہونگے - پانڈیچری مین مونگ پھلی کی قیمت فی من سات روپیہ کے قریب ہے - جون جون اسکا خرچ بڑھتا جاتا ہے ویسے ہی پیداوار بھی بڑھتی جاتی ہے - مارسیلز مین اسکا تیل روغن زیتون بنانیوالونکے کام مین آتا ہے جو بہت مصفا ہوتا ہے - اسکی کاشت وغیرہ کا طریقہ ہم ۱۸۸۴ء کے رسالہ فنون مین مین درج کرچکے ہین جس سے باسانی ہندوستان مین بوئی جاسکتی ہے - شروع ماہ مئی سے جون کے اخیر تک اسکے بونے کا موسم امریکہ مین ہے - پالے سے مونگ پھلی کو بڑا صدمہ پہونچتا ہے - بیج ڈیڑھ فٹ سے دو فٹ تک گہرا دباو - لیکن تر زمین مین ایک فیٹ گہرا بونا کافی ہے - اسکے لیے چونہ عمدہ کھات ہے - یا وہ جس مین چونہ آمیز ہو - گوبر یا لید کے کھات سے پھلیان موٹی اور پرمغز نہین ہوتی ہین -

کوکا کی زراعت

ڈاکٹر بیڈی صاحب نے ایک کتاب چھپوائی ہے جسمین کوکا کی کاشت کا طریقہ بتلایا ہے - اسکے ساتھ درخت کا نقشہ بھی دیا ہے - لوگ اسکی طرف بہت متوجہ ہورہے ہین - ڈاکٹر موصوف لکھتے ہین - کہ میرے کوکا کے لکچر دینے اور اخبارات مین چھپنے سے پہلے ہی سو اکثر لوگ خواہشمند تھے - کہ اسکی کیفیت دریافت کرین - لیکن یہ بڑی دقت تھی - کہ اسکا

تخم نہین ملتا تھا۔ چند لوگ سوتھ امریکہ سے اور چند لوگ دوسرے ممالک سے منگواتے
اُس وقت خود لوکل ہارٹیکلچرل سوسائٹی کے باغ مین بھی ایک درخت نہ تھا۔
سننے سنا ہے۔ کہ جنوبی ہندوستان مین سطح دریا سے ۳ ہزار فٹ اونچے مقامات پر کوکا
کا درخت نہین اُگتا۔ اور نہ برابر تخم دیتا ہے لیکن یہ بیان تجربہ سے کچھ درست نہین پایا جاتا
کیونکہ مدراس مین تو بکثرت تخم دیتا ہے۔ پس اس طرف (جنوبی ہند) اسکی زراعت
کو ترقی ہونی ممکن ہے۔ میرے پاس تھوڑے سے درخت ہین جنکا تخم سوتھ امریکہ سے
منگوایا تھا۔ فی الحال لندن سے بھی ایک دوست نے کسیقدر تخم عنایت کیے ہین۔ مین
خیال کرتا ہون۔ کہ کوکا کلکتہ مین بخوبی نہین اُگتا۔ مجھے امید ہے۔ کہ اسکی کیفیت سے
ڈاکٹر کنگ مطلع فرماوینگے۔ بالفعل مین متعدد پتون کی آزمایش کر رہا ہون۔ کہ ایری
تھرو کسی لان ما نوگنی نم مین کوکین کی تاثیر ہے۔ یا نہین۔ خود گذشتہ مین لوگون نے اسکے
پتے بکثرت کھائے تھے۔ اس سے مین یہ نتیجہ نکالتا ہون۔ کہ ان مین کچھ آلکالی یعنی سجی کی تاثیر
ہوگی۔ جو اُنکی بھوک اور ماندگی کو دفع کرتی تھی

سفید چونہ یعنی کلی

سفید چونہ (کلی) کی خاصیت کھات کے بارہ مین کئی مرتبہ آزمایش کیگئی۔ جسکا نتیجہ
یہ نکلا۔ کہ اگرچہ کمزور زمینون کو اس سے فائدہ پہونچتا ہے لیکن کچھ زیادہ تر مفید نہین
ہان اُس زمین کو مفید ہے جسمین سے چونہ یا گندہک کی تاثیر کم ہوجاتی ہے۔ کلی کی ڈالنے
سے پھر وہی تاثیر آجاتی ہے۔ ولایت کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ تمام سُرخ مٹیو نمین
یہ دونون چیزین رہتی ہین۔ اور فصل پیدا ہونیسے گھٹ جاتی ہین۔ ہر قسم کے گوبر مین
کیلسیم (کلی) ضرور رہتی ہے۔ گوبر استعمال کرنے سے بہت فائدہ پہونچتا ہے۔ اگر کلی
اور ان کے بٹے۔ تو اُسمین سے گندہک کی تاثیر زمین کو دیجائے۔ جب زمین مین سے

گندھک کی تاثیر نکل جاتی ہے۔ تو کیڑے مکوڑے وغیرہ حشرات الارض پیدا ہو جاتے ہین کلی یا چونہ زمین پر ڈالنے سے پھر وہ تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے حشرات الارض غارت ہو جاتے ہین۔ چونہ زمین پر زیادہ نہ ڈالنا چاہیے۔ ورنہ پہلی فصل کو نقصان پہونچیگا کاربونک آف ایمونیا کی تاثیر بھی زمین مین کلی ڈالنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ کلی زمین پر خشک چھڑکی جاتی ہے۔

سیراربر کی کاشت

(۱) سیراربر کی کاشت کا یہ طریقہ ہے۔ کہ اول زمین صاف کرکے کھلی جاے مین ۲-انچ سے ۳-انچ کے فاصلہ پر تخم بوؤ۔ اور زمین کے اندر نصف انچ۔ گرما مین صبح و شام دونون وقت پانی دینا چاہیے۔ بیج سے دو مین ہفتے کے بعد درخت اُگینگے۔ اس سے زیادہ اور کچھ احتیاط کی ضرورت نہین ہے۔ اگر بیج کے اوپر مٹی اور کوئلے کی بکنی ملا کر ڈالیجاے تو بہت مفید ہوگا۔ ۲ حصہ مٹی مین ایک حصہ کوئلے کا سفوف ڈالنا چاہیے۔

(۲)۔ اسکے بونے کا دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ ٹھنڈے پانی مین چھلکے دار بیجون کو چند روز تک بھگوؤ۔ اسکے بعد مندرجہ بالا کارروائی کرو۔ دو سے چار ہفتے کے اندر تخم اُگینگے۔ مضبوط درخت کے واسطے چار ماہ کا عرصہ لگے گا۔

(۳) تیسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ چھلکے دار بیجون کو بغیر پانی مین بھگونے کے بو دو۔ اور اُنکے اوپر سوکھی گھانس ایک فٹ اونچائی تک بچھاؤ۔ اور اسکو جلا دو۔ باقی ترکیب مثل اول کے ہے

(۴) چوتھا طریقہ یہ ہے۔ اسمین چیونٹیون اور کیڑون کا اندیشہ نہین ہے ایک خالی صندوق مین (مثل شراب کے پیٹی یعنی دو دیسے کے) گھوڑے کی تازہ لید ۲-انچ سے تین انچ تک بچھاؤ۔ اسکے اوپر بیجونکو برابر برابر رکھو۔ انکے اوپر دو سے تین انچ

تک لید بچھاؤ - لید کو خشک نہ ہونے دو - ایک ہفتے یا دس روز مین تخم سے درخت نکلکر بہت جلد باہر آجائینگے - پھر وہان سے نکالکر زمین مین لگاؤ - کیونکہ اُنکو لید غذا کے لیے مکتفی نہ ہوگی -

جب درخت ایک فٹ اونچے ہون - تو اُنکو اُٹھاکر علیحدہ علیحدہ ۱۲ فٹ کے فاصلہ سے بوؤ - اگر موسم گرما مین بوؤگے - تو کونپلین جھڑ جائینگی - لیکن پھر موسم برسات کے شروع ہوتے ہی پھبک کر نکلینگی - مویشی سے حفاظت اوائل مین بخوبی کرو - اگرچہ پتے نہ کھائین - لیکن تاہم درخت کو توڑ ڈالنے اور اُسکو بگاڑنے کی اُنکی عادت ہوتی ہے -

ایک سیرا ربر کے درخت سے جسکی عمر ۴ برس کی تھی تین روز مین پاؤ سیر خشک ربر نکلا - اس طرح ہر سال مین دو مرتبہ ربر حاصل کیا جاسکتا ہے - اگر ایک ایکڑ مین یہ درخت لگائے جائین - تو فی ایکڑ دو سو روپیہ سال کے حساب سے فائدہ ہوسکتا ہے - ایک ایکڑ مین ۳۰۰ سو درخت لگ سکتے ہین - اور ہر درخت سے آدھ سیر ربر ہر سال نکلتا ہے - جسکی قیمت ایک روپیہ فی پونڈ کے حساب سے تین سو روپیہ ہوتی ہے - کل اخراجات مین ایک سو لگانے کے وضع کرکے پورے دو سو روپیہ منافع ہوسکتا ہے - جون جون درخت پرانے ہوتے جائینگے - اُسیقدر اُنسے روز بروز زیادہ ربر ملتا جائیگا - درخت سے پانچ چھ برس تک ربر اُتارنا چاہیے

ریسیر اربر کے بارہ مین سرکاری خط وکتابت

ہمنے مندرجہ ذیل چند فقرے اُس یادداشت سے منتخب کیے ہین جو ہمکو گورنمنٹ ہند سے عطا ہوئی ہے - اگرچہ اِس یادداشت کی کاپیان خاص گورنمنٹ بنگال - مدراس - بمبئی - برہما - پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کو بھیجنے کے لیے

چھاپی گئی تھیں لیکن اُن مین سے ہمکو بھی ایک کاپی عطا کیگئی ہے جسکا شکریہ تہہ دل سے ادا کرتے ہین - اور امید رکھتے ہین کہ آیندہ ہمکو سرکار سے ایسے کاغذات مرحمت ہوتے رہینگے اور ہماری عزت افزائی کا باعث بنتے رہین گے -

"کیو کے سرکاری باغات کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر نے سکرٹری آف اسٹیٹ کے نام ایک مراسلہ لکھا جسمین بیان کیا کہ پریڈینیا کے سرکاری باغات کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ٹریمین صاحب بہادر (کیو مین) سیرا ربر کے درختون کے چند نمونے لائے ہین - جو سیلون کی پیداوار سے ہین" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ربر کا درخت اول مرتبہ سیلون مین بویا گیا ہے - اب وہان سے دوسرے مقامات کو جا رہا ہے -

سیرا ربر کے نرخ کے بارہ مین سلور ان کمپنی لندن نے تحریر کیا ہے - کہ "مین سیلون کی سیرا ربر کی نسبت کہہ سکتا ہون - کہ اول اور دوم درجہ کے نمونے مین کچھ زیادہ فرق نہین ہے - کیونکہ دونون ایک ہی مخرج سے نکلے ہین - اسمین کچھ شک نہین کہ مشرقی ممالک مین جو ربر پیدا ہوتا ہے پہلے درجہ کے نمونے کو پہونچ سکتا ہے - جسکی قیمت دو شلنگ و پنس سے تین شلنگ تک فی پونڈ ہے"

بنانے کی ترکیب - نمبر اول ربر جو خشک و صاف ہوتا ہے دھوکر سکھانے سے فیصدی آٹھ وزن مین کم ہو جاتا ہے - پانی ربر کو صاف کرتا ہے میل اور کھار نکال ڈالتا ہے - الکوہل بھی اسکے ذاتی نقص کو کسیقدر صاف کر دیتا ہے - ریت ملا ہوا ربر گرم پانی سے صاف کیا جاتا ہے - جو فیصدی ۴۲ کے حساب سے وزن مین گھٹ جاتا ہے - اور الکوہل مین بھگانے سے زیادہ سختی بھی نہین رہتی - اور ربر چیکنے لگتا ہے - ریت ملے ہوئے ربر کو لوہے کا برادہ مفید ہے - ربر مین اگر تری ہو - تو آنچ پر خشک کرسکتے ہین -

جن حضرات کو اسکے تخم کی ضرورت ہو - وہ اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں تو بذریعہ ویلوپے ایبل پارسل روانہ کیے جائین - ہمارے دفتر سے بہت سے کاغذات گم ہوگئے ہین -

اسلیے اطلاع دیجاتی ہے - کہ جن حضرات نے اوائل مین درخواستین بھیجائی تھین - اور انمین سے بعض کی تعمیل نہ ہوئی تھی - وہ پھر اپنا پتا اور مقدار خریدی تخم سے مطلع فرمائین تاکہ اُنکی فرمایش روانہ کیجاے - اور اُنکا انتظار رہتا یا ہے - (ایڈیٹر فنون)

نیا گوند

مسٹر کرسٹی اِن کو کارخانہ دار ایک نئی قسم کے افریقہ کے گوند کو آزما رہے ہین جو زائدین ربڑ سے مشابہ ہے - اور جسکو افریقہ کے لوگ بکثرت فراہم کرتے ہین - لیکن ابھی یہ کچھ معلوم نہین ہوا - کہ یہ گوند کس درخت سے اُتار کر لاتے ہین - اسیلیے ابھی اسکا نام بھی کچھ تجویز نہین ہوا - دوسرے کارخانہ دار بھی اسکو امتحان مین لا رہے ہین - کیونکہ یہ ربڑ مین ملاکر بہت سے کامون مین لگایا جاتا ہے - ہم خیال کرتے ہین - کہ چند روز مین یہ گوند بھی تجارت مین داخل ہوجائیگا -

انجمن زراعت

نرسا پور ضلع گوداوری مین ایک انجمن قائم ہوئی ہے جسکا نام ایگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی رکھا گیا ہے - اِس انجمن نے سرکار سے دو ایکڑ زمین آزمایش کے فارم بنانے کے لیے مانگی تھی - جسپر گورنمنٹ مدراس سے عجیب جواب ملا ہے - کہ "جب انجمن قائم ہوجائیگی - اُسوقت درخواست پر مناسب لحاظ ہوگا" !!!

یہ حکم نہایت تعجب خیز ہے - اگر انجمن قائم نہ ہوتی - تو یہ درخواست ہی کیون روانہ کیجاتی - صاحب کلکٹر ضلع نے اِس انجمن کی بڑی سفارش کی ہے - اور لکھا ہے کہ "اگر ایک سال مین انجمن نے کچھ فائدہ معلوم نہ کرایا - تو زمین واپس لیجاسکتی ہے" - ہمنے خیال کیا تھا - کہ گورنمنٹ ایسے کام مین خوب مدد دیگی - لیکن اُسنے تو سیچ پوچھو تو عجیب شگوفہ کھلایا -

پنجاب کی روئی

پنجاب مین بحساب مندرجہ ذیل روئی کی پیداوار ہوئی۔ سنہ ۱۸۷۹-۸۰ع مین ۷ لاکھ ۷۷ ہزار ایکڑ زمین مین روئی بوئی گئی۔ سنہ ۱۸۸۰-۸۱ع مین ۷ لاکھ ۸۵ ہزار ۸ سو ۳۲ ایکڑ۔ سنہ ۱۸۸۱-۸۲ع مین ۸ لاکھ ۹۰ ہزار ۷۳۳ ایکڑ۔ سنہ ۱۸۸۲-۸۳ع مین ۸ لاکھ ۶۰ ہزار ۹ سو ۱۷ ایکڑ۔

چار برس کے اوسط سے ثابت ہوا۔ کہ ہر سال ۱۰ لاکھ ۱۱ ہزار ۸ سو ۶۵ من روئی پیدا ہوئی۔ آمدنی کا مال منہا کر کے ایک لاکھ ۴۵ ہزار من روئی بیرونجات کو (مثل بندر کلکتہ۔ بمبئی۔ اور کراچی) ولایت بھیجنے کے لیے روانہ ہوئی۔

ہر سال اسی علاقہ مین ۸ لاکھ ۷۵ ہزار من روئی کا ہر سال خرچ رہتا ہے۔

جنگلات کے اسکول کی تعلیم

جنگلات کے مدرسہ کی خواندگی اس طور پر ہوتی ہے۔ پہلے سال مین جولائی سے اکتوبر تک۔ فزیالوجی۔ فزک۔ کمسٹری۔ حساب۔ پیمایش۔ سڑک نکالنا۔ تعمیرات۔ پھر دو مہینے تک طلبا سے پیمایش کرائی جاتی ہے۔ جنوری سے جون تک کل محکمہ جنگلات کے کام بتلائے جاتے ہین۔ پہلے قاعدہ تھا۔ کہ جنگلات مین طلبا کو بھیجکر کام سکھاتے تھے۔ مگر اب اُستاد ایسے موجود ہو گئے ہین۔ کہ مدرسہ ہی مین سب قسم کے تجربے اور علوم حاصل کرتے ہین۔

دوسرے سال مین علم نباتات۔ معدنیات۔ جیالوجی۔ قواعد جنگلات وغیرہ مدرسہ مین نو اُستاد رہتے ہین۔ ہر ایک اپنے اپنے صیغہ کی تعلیم دیتا ہے۔

ہماری راے مین یہ تعلیم کا طریقہ نہایت موزون اور مناسب ہے۔

کافی

اگرچہ یہ مضمون کچھ رنگین نہین۔ لیکن کارخانہ دارون کے لیے دلچسپ ہے۔ فی الحال فرانس۔ جرمن۔ سوئیڈن۔ ناروے۔ ڈنمارک۔ اٹلی۔ پورچگل۔ روس اور روم وغیرہ تمام ممالک مین برازیل کی کافی استعمال کیجاتی ہے۔

ڈچ انڈیا مین ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ آدمی کافی کی تجارت مین مشغول ہین۔ مگر برازیل مین فقط ۴ لاکھ۔ برازیل کے بعد وِنزولا ہے۔ بمبئی۔ مدراس اور سیلون مین کل ۲ کروڑ لوگ ہین۔ جو کافی کی کاروبار مین مصروف ہین۔ گورنمنٹ روس نے بھی اِسکو اپنے ہان اُگانے کی تجویز کی ہے۔

ناریل کے درخت کا مصالحہ

اگر ناریل کے درخت پر پھل لگے ہوئے وقت مین کیڑا لگ جاوے۔ تو تازہ چونہ اور نمک ہموزن لیکر دونون کو باریک سفوف کرکے جڑ کے گرد کھود کر مٹی مین برابر تین روز تک متواتر پانی دیتے رہو۔ پھر دو تین ٹوکری کوئلہ کی راکھ جڑ مین ڈالو۔

اگر ٹوٹے ہوئے ناریلون کو کیڑا لگے۔ تو اُسکے قریب جنگلی انگور کے زیادہ پیتے رکھو۔ کیڑے دُور ہونگے۔

اگر ناریل کے چھوٹے درختون یا پود (پنیری) کو کیڑا لگ جائے۔ تو تازہ چونہ پانی مین ملاکر کیڑون والی زمین پر چھڑکو۔ فی بیگہ ۵ من پانی ہو۔ تھوڑا سا چونہ ہوا مین ڈالدو۔

دھان کے کھیت کو کیڑون سے بچانا

اگر دھان کے تخم کو چونہ مین ملایا ہوا رکھو۔ اور اُسکے اطراف خشک بالو ڈالو۔ تو جب اس تخم سے درخت نکلینگے۔ تو اُسکے درختون کو کیڑے اور چوہے وغیرہ نقصان نہ پہونچائینگے۔

کلید امتحان مڈل اسکول و انٹرنس

یہ رسالہ لاہور سے منشی عبدالعزیز صاحب کے اہتمام سے بنابر افادہ امیدواران امتحان مڈل اسکول و انٹرنس پنجاب یونیورسٹی انگریزی اور اردو مین ماہانہ نکلتا ہے جسمین مدارس کے سب قسم کے سوالات و جوابات اور مشتقین درج ہوتی ہین - قیمت سالانہ طلبا سے عہ/ جنکی آمدنی ... سے کم ہو - عہ/ - سرکار سے ... ر

اسٹوڈنٹس ٹیچر لاہور

یہ ماہواری رسالہ بھی لاہور سے ۴۸ صفحہ پر اردو و انگریزی مین نکلتا ہے - اور مدارس کے طلبا کے بڑا مطلب کا ہے قیمت سالانہ پیشگی عام شائقین سے عہ/ امرا سے ۳ ... اور والیان ملک سے ... ر درخواست لالہ اتم چند کپور منیجر کے پاس بھیجنی چاہیے -

راوی بے نظیر لاہور

یہ ماہواری رسالہ لاہور کے مطبع مخزن ہند سے پی - جی - دناتری صاحب کے اہتمام سے نکلتا ہے - اسمین بزرگان ماضی و حال کی سوانح عمریان اور علمی و اخلاقی مضامین - نوع بنوع کی خبرین درج ہوتی ہین - علوم و فنون وغیرہ کے علاوہ ناولون کا ترجمہ بھی چھاپا جاتا ہے - قیمت سالانہ رؤسا سے ... ر عوام سے للعہ ر ممبران سوسائٹی سے عہ/ -

ماہ جولائی سے اسی قیمت پر مہینے مین دوبار شائع ہونے لگے گا -

المیزان

یہ اخبار مہینے مین دوبار ۸ صفحہ پر ترملکھیری مدراس سے حکیم عبدالقادر عرف قادر حسین صاحب سعید کے اہتمام سے نکلنے لگا ہے - جو اخبارات مدراس کے مضامین کو اپنے انصاف کی ترازو مین تولا کریگا - اسمین دوسرے مضامین اور خبرین بھی درج ہوتی ہین قیمت عام خریدارون سے سالانہ عہ/ پیشگی - نوابون اور ذیعزت حضرات سے ... گورنمنٹ سے ... - والیان ملک سے ... - نمونہ کا پرچہ ۲ ... کو -

دلچسپ

ہم مدت سے مسٹر محمد عبدالحلیم صاحب شرر کے پُرجوش دلہوان ناولون
کے دیکھنے سے ایسے ہی محروم تھے۔ جیسکہ انکے اتفاق نامجات سے۔ بارے شکر کا
مقام ہے کہ انکی تصانیف سے حال مین مسٹر شاہ حسین صاحب ثبات مہتمم رسالہ
پیام یار لکھنؤ چوک نے مندرجہ عنوان ناول بڑی صفائی اور ندرت سے چھپواکر شائع
کرایا ہے۔ جسکے دیکھنے سے مسٹر موصوف کی اعلی درجہ کی لیاقت کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے
طرز تحریر تو خدا نے گویا انھین سب کے لکا چھپا کے عطا کیا ہے۔ اسمین ہندوستان کے
معزز خاندانون کی حالت انگریزی انشا پردازی مین بیان کی ہے۔ اس کا نام فرخ اور
مہدی رکھا ہے۔ غرضکہ یہ ناول دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت فی جلد ۶

متھرا اخبار

یہ اخبار مہینے مین چار بار متھرا سے بابو بنسی دھر صاحب کے زیر اہتمام بڑے
۱۲ صفحہ پر نکلنے لگا ہے۔ اسمین ہر طرح کے علمی مضامین اور تازہ بتازہ خبرین درج ہوتی
ہین۔ قیمت سالانہ عام لوگون سے ۳ طلبا سے ۱۲ پیشگی مقرر ہے۔

اتفاق

یہ اخبار مدراس مین روزانہ دو بڑے ورقون پر چھپتا ہے۔ چونکہ یہ پرچہ اسلامی
ہے۔ اسلیے اسکی قیمت سب سے کم مقرر کیگئی ہے۔ اسمین طرح طرح کے مضامین اور
نئی نئی خبرین درج ہوتی ہین۔ درخواست خریداری بنام مہتمم اخبار اتفاق مدراس
بھیجنی چاہیے۔

The

Indian Agriculturist

A Monthly Urdu journal.

Funoon

نمبر ۵ و ۶ فنون جلد ۳

رسالہ ماہواری مشتمل بر علم فلاحت تجارت و حرفت و صنعت و درستی باغات وغیرہ

بسرپرستی

سرکار دولتمدار حیدرآباد دکن

بابت ماہ مئی و جون ۱۸۸۵ء

دار الطبع فنون و مذاق سخن پتھر گھٹی حیدرآباد دکن میں

ایم جونس نے چھپوا کر شائع کیا

استہارات

فنون

یہ ماہواری رسالہ اردو زبان مین بسرپرستی سرکار عالی ۱۳۰۹ھ سے جاری ہے۔ زمینداروں کاشتکارون کاریگرون پیشہ ورون اور شائقین نباتات و جمادات و حیوانات کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ خصوصاً باغ لگانیوالون کو تو ضرور ہی ملاحظہ کرنا چاہیے۔ **قیمت** سالانہ پیشگی مع اخراجات روانگی عام شائقین سے ۴ہے۔ امرا و روسا اور دیگر معززین سے عہ پٹواریون۔ کاشتکارون۔ کاریگرون اور کم مقدور طلبا سے مدارس سے رعایتاً نصف یعنی عہ۔ نمونہ کا پرچہ ۴؍ ہے۔ پرچہ پہونچتے ہی فوراً اپنے ارادہ نامنظوری سے بذریعہ کارڈ اطلاع دینی چاہیے۔ ورنہ نام درج رجسٹر کیا جائیگا اور قیمت کا مطالبہ ہوگا۔

خیال قوی (یعنی)

سفرنامۂ منعم

یہ انوکھا ناول عالیجناب مغفرت مآب نواب قوی جنگ مرحوم کا یادگار ہے ۱۵۲ صفحہ قیمت فی جلد مع محصول ڈاک ۸؍ مقرر کیگئی ہے۔ اول مین اسکی قیمت ۵ تھی لیکن انکے انتقال کے بعد بہت سی جلدین ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگئین۔ اب چند جلدین باقی ہین جلد طلب کرنی چاہئین۔

المشتہر

مہتمم کارخانہ فنون وغیرہ حیدرآباد دکن

اخبارات اردو

کوہ نور لاہور۔ یہ اخبار ہفتہ مین تین مرتبہ ۱۶-۱۶ صفحہ پر عمدہ کاغذ پر خوشخط بہ اہتمام سے نکلتا ہے جسکے مالک منشی راے ہرسکھ لال صاحب ہین۔ یہ اخبار ۳۰ برس سے اپنی قدیمی وضع پر نکلتا اور ہر قسم کے مضامین اور ہر طرح کی خبرین دیتا ہے قیمت سالانہ پیشگی +

+ دیسی ریاستون سے سہ۔ اعلی رئیسون۔ جاگیردارون اور تعلقدارون اور افسرون سے عسہ۔ متوسط درجہ کے رئیسون اور افسرون سے عہ۔ طلبا سے عہ

باغبانی کی عجیب و غریب ترکیبین

بقیہ فنون نمبر ۴ جلد ۳ ۱۸۸۵ء

میوہ جات کے درختون کو صاف کرنا۔ اپنے درختون کو خوشنما اور
بار آور بنانا باغبان کے کاروبار کا ایک حصہ ہے۔ اولاً اپنے درختون کی گرد کی جگہہ
جہانتک ممکن ہو خس و خاشاک اور سرپت وغیرہ سے صاف رکھو۔ کھرپی۔ پھاوڑے
اور کدال سے گھانس پات کو کاٹ کر زمین گوڑتے رہو۔ یا اپنے درختون کے نیچے
ان کی ڈنڈیان پھیلا دیا کرو۔ اس ترکیب سے صرف گھانس اور سرپت وغیرہ ہی نہ نکلینگی
بلکہ جب وہ ڈنڈیان گل سڑ جائینگی تو نہایت مفید کھات بنجائینگی۔ سب شاخ اور
پھیلی ہوئی شاخون کو آہستگی سے آری یا چاقو سے تراش لو۔ اور جڑ کی نسون کو ہرگز
اوپر نہ آنے دو۔ البتہ جب قلم لگانے کے لیے ضرورت ہو۔ تو خیر۔ دوسرا ضروری امر
قابل توجہ یہ ہے۔ کہ دیکھتے رہو۔ کہ کسی کیڑے نے درخت کی گانٹھ مین سوراخ تو
نہین کیا ہے۔ یہ سوراخ یا اسکے قریب باریک برادہ لکڑی جالے مین لٹکتی ہوئے
معلوم ہونے سے ظاہر ہو جائیگا۔ اس طور سوراخ کرکے اکثر کیڑے درخت مین گھس
جاتے ہین۔ جس سے انکی گردش آب پرورش مین خلل واقع ہوتا ہے۔ اور چھال کو بھی
ضرر پہونچتا ہے۔ لہذا مناسب ہے۔ کہ فوراً ایسے کیڑون کو نکال ڈالو۔
انکے نکالنے کی ترکیب نہایت آسان ہے۔ ہینگ کو پانی مین گھول لو۔ اور روئی کے
تاگے کی لوئی بناکر پاس رکھ لو۔ گھلے ہوئے ہینگ سے سوراخ کو بھردو۔ اور قریب
گندگی صاف کرکے کبوتر کے انڈے کی برابر لوئی کو سوراخ کے منھ پر چپکا کر بیٹھنے دو
ایک دو گھنٹے بعد جب لوئی کو اٹھا کر دیکھوگے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ کیڑا
باہر چلا آیا ہے۔ یہ تدبیر اسوقت کرنی چاہیے۔ جب تمھین زیادہ کام ہو۔ اور

اور وہان کچھ عرصہ تک ٹھہرنے کی مہلت نہ ہو۔ لیکن اگر وہان ذرا ٹھہر سکو۔ تو اگر
کیڑا سوراخ مین موجود ہوگا۔ تو پانی مین بلبلاہٹ معلوم ہونے لگیگی۔ یہ کیڑے کی
ترکیب کرنے کے باعث ہوتی ہے۔ اور ذراسے عرصہ مین اسکا سر سوراخ کے
دروازہ پر نمایان ہوگا۔ سر مین فوراً آرٹے پین گھسیڑ دو۔ دو ایک مرتبہ لپیٹ دو
وے دو تین انچ لمبے ہوتے ہین۔ اور نہایت غارتگر۔ وے ہر پھل دار درخت پر
ایسے ہی حملہ کرتے ہین۔ جب پھولون مین آجاتے ہین۔ تو انکو ایک ایک جھٹکر نکالڈالنا
چاہیے۔ یا درخت کے نیچے دھوان کردو۔ لکڑی کے گوشہ پر گندھک جلانے سے کیڑے
دم گھٹکر بہت جلد غارت ہوجائینگے۔ دھوئین کو شاخون کے اوپر ہوکر گذارنا چاہیے
آدھ سیر گندھک بہت درختون کے لیے کافی ہوسکتی ہے۔

پھولون کا رنگ ۔ درختون کے پرورش کرنیوالے اوصاف
اور رنگ و بو زیادہ تر روشنی کی حرکت پر منحصر ہے۔ درختون کا میلان روشنی کی
طرف گھومنے کا ایک طرف کے سخت اور کڑے ہونے پر منحصر ہے۔ جبکہ دوسری طرف
نرم اور پچکدار رہتی ہے۔ درخت کی اس طرف کی نی جو روشنی کی جانب ہوتی ہے
سخت ہوکر اینٹھ جاتی ہے۔ اور دوسری طرف کی بہ نسبت زیادہ مضبوط اور سکڑی ہوئی
چھوٹی ہوجاتی ہے۔

کھات (پانس یا ایرو) ۔ کھات کئی قسم کی مٹیون یا گوبر یا
دیگر اشیا کا مرکب ہوتا ہے۔ جو عرصہ زمین کو زرخیز اور خاص خاص پودون کو زیادہ
بُرا شکار بنانے کے لیے کام مین لایا جاتا ہے۔ زمین کی درستی کے کھات کا کم و بیش مفید
ہونا اسکی قسم پر منحصر ہے۔ اگر باغ کی زمین ہلکی بالودار اور ڈھیلی ہو۔ تو اسکو خندق
اور تالاب کی چکنی مٹی ڈالکر درست کرنا چاہیے لیکن اگر باغ کی زمین بھاری چکنی
اور سخت ہو۔ تو اس مین بالو اور سب قسم کی راکھ اور سڑے ہوئے چھلکے۔ لکڑی

جبراوہ اور دیگر اشیا جو زمین کو ڈھیلی کر نیوالی ہوں۔ ڈالکر درست کرو۔

درخت کے زخموں کو درست کرنیکا مصالحہ۔ علاج ذیل جو فورستہ صاحب کے نسخے کی مطابق ہے۔ نہایت کارگر ہوتا ہے جب پرانے پھلدار درخت مثل آم وغیرہ سے سڑی گلی ہوئی یا مرجھائی ہوئی شاخیں وغیرہ دور کر دیجائیں۔ اور اس طور علاج کیا جاوے۔ تو وے از سر نو سرسبز ہوکر خوب پھلتی ہیں شاخوں کے تراشنے کے زخم پر اس مصالحہ کو لگانے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے تازہ گوبر کی ایک ڈلیہ اور دیوار کے پرانے چونہ کی نصف ڈلیہ اور باورچی خانہ کی راکھ کی نصف ڈلیہ اور چار مٹھی باریک بالو لو۔ علاوہ گوبر کے سب کو خوب چھان کر ملاؤ۔ اور مونگری سے پیٹ کر خوب باریک اور چکنا کرو۔ تب بطور ⅛ انچ پلسٹر تراشی ہوئی شاخوں کی نوکوں پر رکھدو۔ اور وہاں بھی جہاں سے چھال یا پوست اکھڑ گیا ہو۔ پھر لکڑی کی سفید راکھ لو۔ اور اس میں ⅙ حصہ جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ ملاکر پلاسٹر پر چھڑک دو۔ تاکہ وہ سب ڈھک جاوے۔ اسی طرح اسکو نمی جذب کرنیکے لیے رہنے دو۔ اور پھر اسی سفوف کو چھڑک کر آہستہ ہاتھ سے ملو تا وقتیکہ کل سطح خشک ہو جاوے۔

قلموں کو تراش کر لگانا۔ قلم تراش کر لگانا نہایت آسان ہے۔ اور سخت و جلد اُگنے والے جھاڑ اور بیلیں مثلاً انگور۔ بڑھل۔ اور انجیر قلم سے بہت جلد لگ جاتے ہیں۔ مگر چند درختوں کی قلمیں لگانا مثلاً مرگل و سمرد نہایت مشکل اور نازک کام ہے۔ اس بارہ میں انتخاب قلم اور اسکی طیاری اور زمین گاڑنے اور آیندہ پرورش اور نگرانی کرنے کے لحاظ سے چند ہدایتیں تحریر ہوتی ہیں۔

قلموں کا انتخاب۔ درخت کی وہ شاخیں جو زمین کے

قریب اگی ہوئی اور خصوصاً وہ جو نیچے کی جانب جھکی ہون - یا سطح زمین چھوتی ہوئی
ہون ہمیشہ جڑ پیدا کرنے کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہین - رال آمیز درختون کی
شاخین جو بمشکل قلم سے لگتی ہین جب زمین سے لگی ہوتی ہین - اور اتفاق سے مٹی
سے ڈھک جاتی ہین - تو جڑین پھینک دیتی ہین - اسی طرح صنوبر وغیرہ کے درختون
کی قلمین لگتی ہین - لہذا مناسب ہے - کہ زمین کے قریب کی شاخین (ڈنڈیان) قلم
لگانے کے لیے پسند کرلی چاہئین - قلم لگانے کے لیے وہ وقت مناسب ہوتا ہے
جب آب درخت خوب گردش مین ہو - تاکہ پوست سے واپس آکر چھال اور لکڑی
کے درمیان ایک اندھا سی آگے نکلا ہوا دائرہ بنجاوے جس سے جڑ نکلتی ہے - چونکہ یہ
حلقہ اکثر پختہ لکڑی مین بنتا ہے - قلم جب درخت سے تراشی ہو - تو بیشتر کے
سال کا حصہ اسمین ہونا چاہیے - ایسے پودون مین جو سال مین دوبار اُگتے ہین کچھ لکڑی
پیشتر کی پرانی ہو - اور سدا بہار درختون مین نئی لکڑی ہو جو کہ پکنی شروع ہوگئی ہو - یا
بھورے رنگ کی ہوگئی ہو - وقت کی نسبت تو مذکورہ ہدایتین ہوئین - مگر چند درخت
ایسے ہین جنکی قلمین ہندوستان مین ہر موسم مین لگ سکتی ہین - بشرطیکہ وے زمین
کی گرم ہوا سے محفوظ رکھی جائین - چند درختون مین جہان لعاب ٹھہرا ہوا رہتا ہے
مثلاً انکے ہر حصہ مین اسقدر جان ہوتی ہے - اور اسکے قلم لگانے مین کوئی بڑی دقت
نہین ہوتی - بوٹی کے پودے کی قلم نیچے کی ایسی ڈنڈی سے جوڑنا چاہیے جسمین پھول
نہ لگے ہون - مگر چند ایسے بھی ہین - جنکی پھولدار شاخین بخوبی لگ جاتی ہین - مثلاً
ڈیلیا - روکٹ - وال فلوور - اسٹریشم وغیرہ -

قلم کے ذریعہ سے جنس درخت بڑھانی

کا اصول یہ ہے - جڑ یا پھول
نکالنے کی قوت خصوصاً جوڑ ون پر رہتی ہے جہان پتّی یا پھول موجود ہوتے ہین - لہذا
یہ نہایت ضرور ہے - کہ قلم درست و صحیح شاخون مین سے جوڑ کے نیچ سے تراشی جائین

اور پیوند لگانے کے لیے قلم خوب پختہ سے لینا چاہیے۔ اور ایسے درخت مین لگانا چاہیے جو خوب بڑھ آیا ہو۔ یہ سچ ہے کہ چند اقسام کی قلمین مثلاً انگور درخت توت وغیرہ کے دانہ دار حلقے کے مادے سے جڑین بہیں پھینکتی ہین۔ بلکہ ڈنڈی چارطرف سے جو مٹی کے اندر ہوتی ہے۔ مگر سب ایسے درخت جو بدقت جڑین نکالتے ہین۔ مثلاً ہیتھ۔ وکنولا ونارنگی وغیرہ اول نباتی مادہ کیطرف سے جڑ نکالتے ہین۔ لہذا قلمین نکالنے مین نہایت ہوشیاری اور احتیاط درکار ہوتی ہے۔

قلمون کی سب پتیان نکال ڈالنی مناسب نہین۔ کیونکہ وہ انکو غذا پہونچاتی ہین۔ تاوقتیکہ جڑین نکل آئین اور سامان پرورش پہونچا سکین۔ چند صورتون مین خود پتیان جڑ نکالتی ہین اور درخت بنجاتی ہین۔ ان درختون کی قلمون مین جو مشکل سے لگتی ہین۔ حلقہ بنادینے سے سبت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر اول اس شاخ مین دائرہ بنادیا جائے۔ جس سے قلم نکالنی منظور ہو۔ تو اسمین ایک گرہ بنجائیگی۔ جو زمین مین گاڑنے پر خوب جڑ پھینکتی ہے۔ ایک بند کے باندھ دینے سے بھی بعض اوقات یہی مطلب نکل آتا ہے۔ حلقہ یا بند ہونے کی حالت مین دائرے کے نیچے کی طرف سے قلم تراشنا چاہیے۔ اور قلم کو اس طرح پر زمین مین گاڑنا چاہیے۔ کہ وہ گرہ مٹی سے ڈھک جائے۔
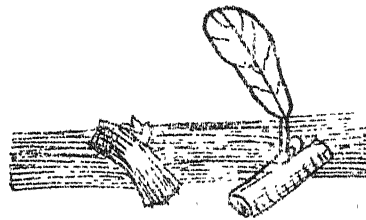
قلمون کا گاڑنا ایک آسان بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر ایک ہوشیار باغبان خیال کرسکتا ہے۔ کہ (گملے) کونڈے کے وسط مین جو قلم لگائی جاتی ہے

اور وسے جو اسکے گرد لگائی جاتی ہین ان مین فرق ہوتا ہے - چند قسم کے درختون کی قلمین جب مٹی مین دبائی جائین - تو شاذ و نادر جڑین پھینکتی ہین لیکن اگر وسے گملے کے ایک طرف یا تو پانی مین اس طور لگائی جائین - کہ اسکو تمام لمبائی بھر چھونی رہے تو ضرور ان مین جڑین نکل آئنگی - چند قسم کی قلمین جلد جڑ نکالدیتی ہین جب انکے سر تو دیلے یا کھپریل پر رکھی جاتی ہین - یا کنکر کی تہ کو چھوئی رہتی ہین - لہذا مناسب ہے کہ ان درختون کی قلمین گملون مین اس طور رکھی جائین کہ انکے سرے پیندی کو چھوتے رہین - اگر گملہ چھوٹا ہو - تو اسکے اوپر شیشے کا آبخورہ رکھنے سے جلد جڑ نکل آتی ہے

قلمون کا انتظام

کسی قلم کو گہرا نصب کرنے کی ضرورت نہین ہے - گو بڑے یا وہ بڑے ہوتے ہین انکو چھوٹے کی بہ نسبت زیادہ گہرا گاڑنا چاہیے جب کسی سدا بہار درخت کی قلم کو نصب کرو - تو احتیاط رکھو کہ پتیان زمین کو نہ چھونی رہین ورنہ وہ سڑ جائنگی - پتی جو زمین یا پانی پر اندرونی طرف سے پڑی ہوگی - تو وہی جلد سڑ جائیگی جیسی جلد تو چاہو دھوپ مین ڈالنے سے سوکھ جاتی ہے - یہی دقت نلی دار اور قندی کے درختون کے قلم لگانے مین پیش آتی ہے - وسے نلی مین پانی سہنے اور سڑجانے کے باعث جلد جڑ نہین پکڑ سکتین - چند صورتون مین قلم کے دونون سرون کو نصف دائرہ کی صورت بناکر مٹی مین گاڑ دینے کی ضرورت ہوتی ہے - اس طرح سے جلد کامیابی ہوجاتی ہے - اور دو درخت پیدا ہوجاتے ہین - معمول سے زیادہ روشنی ہوا گرمی یا سردی یکسان طور پر مضر ہوتی ہے - لہذا مناسب ہے
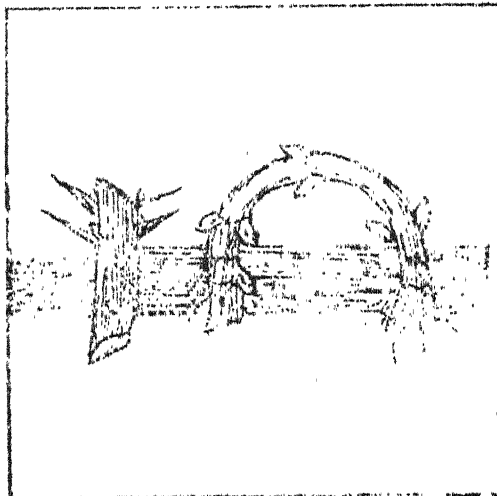
کہ نازک درختون کی قلمون کو ایک گُتھے یا بنڈے سے محفوظ رکھو۔ ایسا کرنے سے ہوا کی
نمی وخاموشی یکسان رہیگی۔ گملون کو زمین مین گاڑ دینے سے (اگر قلمین گملون مین
ہون) قلمون کی جڑون مین نمی بنی رہتی ہے۔ انکو سایہ دار مقام پر نصب کرنے
سے (جبکہ قلمین کھلی جگہ پر ہون) روشنی کی زیادتی سے ضرر [illegible]

لعاب (یا عرق) درخت کا نزول

کی کونپلون کے نکلنے کی حقیقت یہ ہے۔ کہ موسم بہار مین لعاب درخت [illegible]
جاتی ہین۔ اورجب وہ اسقدر ہوتا ہے کہ روشنی و ہوا کو گویا [illegible]
تو انکی پھنگی کے پوست مین اُتر آتا ہے۔ مگر جبتک کہ پتیان بخوبی [illegible]
نہ نکل آئین۔ تب تک نئی لکڑی نہین بنتی اور نہ بن سکتی ہے۔ اِس سبب [illegible]
یہ پتی ہی ہے۔ اور نہ پتی کی کونپلین اِس کارروائی کو کرلی ہین۔

نباتات کے کیڑونکو دور کرنے کی ترکیب۔

باریک کپڑے مین گندھک کے باریک سفوف کو رکھ کر چھان دو۔ یا درخت کو
تمباکو کا دھوان دو۔ یا ترکیب ذیل سے پانی بنا کر پتیون پر چھڑک دو۔
ایک حصہ گندھک۔ تین حصہ چونہ۔ کو سَو حصہ پانی مین خوب جوش دو۔ پھر اسکو
ٹھنڈا کرکے پتیون پر چھڑک دو۔

دیمک دور کرنا۔ سارکوسٹما وِمینل کی ڈالیون کے ایک
گتھے کو لیکر اس چاہ کے حوض مین ڈالو جس سے کھیت یا کیاری سینچی جاتی ہو۔ اور
ایک تھیلی مین خوب کسکر نمک بھی وہان ڈالدو۔ تاکہ وہ بتدریج گھلے۔ پانی مین
جب اِن دونون اشیا کا اثر ہوجاتا ہے۔ تو اس سے دیمک غارت ہوجاتی [illegible] اور
فصل کو کوئی ضرر نہین پہونچتا۔ درخت مذکور کی شاخین خواہ تازہ ہون خواہ [illegible]
دونون سے یکسان مطلب نکل سکتا ہے۔ یہ درخت دکن و کرنک اور کاٹھیاواڑ کے

کنارے پر کثرت سے ہوتا ہے۔ دیسی لوگ اسکو سوم نام سے پکارتے ہیں۔

شبنم۔ وہ نمی ہے جو بسبب معلوم ہوا سے زمین پر جمع ہو جاتی ہے یہ نمی اس شئے کی سردی سے اور زیادہ ہو جاتی ہے جس پر وہ نمایاں ہوتی ہے۔ اور کم و بیش کثرت سے اُس شئے کی سردی کی مطابق نہیں ہوتی۔ بلکہ ہوا کی موجودہ حالت کی نمی کے مطابق ہوتی ہے۔ یہ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ شبنم کے پیدا ہونے سے سردی ہوتی ہے۔ مگر مثل دیگر آسمان سے گرنے والے آب کے وہ بھی گرمی پیدا کرتی ہے۔

گھوڈنا۔ یہ کارروائی عموماً پھاوڑے یا کدال سے کیجاتی ہے اور نہایت مؤثر تدبیر ہے جب زمین میں ہل نہ لگ سکے۔ تو اسکے ذریعہ سے زمین جلد تر گہری جاتی ہے۔ مٹی اس طرح ہل سے الٹ دیجاتی ہے۔ اور ڈھیلے توڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور سرپت وغیرہ خس و خاشاک دُور کر دیا جاتا ہے۔ کچھ ہل کے اور کچھ بیلوں کے چلنے سے اس طور پر جب زمین درست ہو جاتی ہے۔ تو قابل کاشت ہوتی ہے۔

مٹی اُن چٹانوں سے بنتی ہے جو سطح کرۂ زمین پر بنی ہوئی ہیں۔ زمین کے بالائی سطح میں مُردہ جانوروں اور درختوں کا سڑا ہوا مادہ شامل ہوتا ہے۔ لہذا اندرونی مٹی اور اوپری سطح کی مٹی میں بہت فرق ہوتا ہے۔ کرۂ زمین کا خشک حصہ کی اوپری تہ چٹانوں کے گھسے ہوئے جزیات سے بنی ہوئی ہے۔ مطابق تہ پتھر کے زمین کی تہ اقسام اقسام کی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات مٹی سطح پتھر سلیٹ سے بنی ہوئی ہے۔ جیسے نیلی مٹی ہوتی ہے۔ دُوسری بالوئی پتھر سے مرکب ہو کر بنی ہوتی ہے۔ زمانہ گذرنے کے بعد اوپری سطح پر نباتات و حیوانات کے سڑنے سے نئی تہ جم جاتی ہے جبکہ چٹان کے اوپر ذراسی تہ مٹی کی بنجاتی ہے تو کائی اور دُوسرے بغیر پھول کے درختوں کی نہایت باریک تخم جو ہوا میں اُڑتے رہتے ہیں۔ فوراً اُگنے لگتے ہیں۔ انکے نشو

اور سڑ جانے سے نیا مادّہ پیدا ہوتا ہے جو نباتی مادّہ سے ملجاتا ہے - اس ترقی شدہ
مٹی میں ہر قسم کے درخت جم آتے ہیں - یہ اپنے بارہ میں پانی اور ہوا سے غذا جذب کرتے
اور پھر خشک ہو جانے پر زمین میں نیا مادّہ داخل کرتے ہیں - اس طرح پر بتدریج
ایسی زمین بنجاتی ہے جسمیں بڑے بڑے جنگلی درخت اپنی جڑیں جما سکتے ہیں - اب یہ
زمین کاشتکار کی محنت کا ثمرہ دینے لائق ہوجاتی ہے

توڑنا - یہ کارروائی بڑے کدال یا کھرپی سے کیجاتی ہے - وہ یہ ہے - کہ پودوں
کے نیچے زمین کو گوڑ دیا جاوے - اور مٹی آلٹ کر نرم اور ڈھیلی کردیجاوے - تاکہ عمدہ
طور سے انکو غذا حاصل ہو - یہ کارروائی ہر قسم کے نباتات مثلاً لوبیا - مٹر اور آلو وغیرہ
کے مرتکن نشکے لیے نہایت ضروری ہوتی ہے

کھانے کی لائق جڑیں ہلکی بالودار گہری اور خوب کھدی ہوئی زمین میں خوب ہی
اگتی ہیں - انکو پکنے سے میں خشکی ہونی چاہیے - تر ہوا اور متوسط گرمی سے یہ خوب اگتی ہیں
باغ کے اور اکثر بیلدار درخت کہلاتے ہیں جو کہ دیواروں کے پاس یا اوپر
اگاکر چڑھاتے ہیں - ہندوستان میں دیوار کی بنسبت ایسے درخت لگانے نہایت مناسب ہیں

مرجھانا - یہ درختوں کا ایک مرض ہے جو انکی سرسبزی کو برباد کرکے
زرد کر دیتا ہے - وہ روشنی کے نہ ہونے اور کیڑوں کے غارتگری سے پیدا ہوتا ہے
وہ کیڑے درختوں کے تخم میں انڈے دیکر پیدا ہوتے اور درخت کی غذا کو چاٹ جاتے ہیں -
اور پتیوں کے مساموں کو کمزور کر دیتے ہیں جس سے روشنی کی کارروائی کا اثر نہیں ہوتا
کیونکہ جب خردبین سے شہر یا دوسرے درختوں کی پتیاں دیکھی جاتی ہیں جنمیں
کیڑا لگا ہوتا ہے - تو انکے بھورے رنگ ہونے کا باعث ثابت ہوتا ہے - کہ ایک
نہایت باریک قسم کے سبز کیڑے انکے سطح پر انڈے رکھتے ہیں - اور رہتے اور چرتے
رہتے ہیں - اسی سبب سے درختوں کی غذا ان غارت ہوجاتی ہیں - جب برابر ابر

رہتا ہے۔ تو اکثر یہی حال آم کے ثمور [illegible] کا ہوتا ہے۔

پناہ و کھلا ہوا کنجان - لگے ہوئے درختون کی بہ نسبت تنہا یا علیحدہ علیحدہ درخت زیادہ بڑے ہو جاتے ہین۔ اور انکی جڑین بھی انکی شاخون کے اندازہ کے مطابق ہوتی ہین۔ بعینہ یہی حال سب باغ کے درختون کا ہوتا ہے جو جسقدر جگہہ پاتے ہین بڑھتے ہین۔ لہذا مناسب ہے کہ اگر تم چاہو۔ کہ درخت خوب سرسبز ہو کر بڑھے تو اسکو وسیع جگہہ دو۔

درختون کی غذا - نباتات بغیر خوراک پائے زندہ نہین رہ سکتے۔ اور نہ اسکے پانے کے لیے تلاش کرنے کو جنبش کر سکتے ہین۔ سب درختون کی غذا تقریباً یکسان ہوتی ہے۔

باغ کے مختلف درختون مین صرف یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ کوئی زیادہ اور کوئی کم نازک ہوتا ہے۔ لہذا غذا جو انکو دیجاوے مہیا کرنے مین کم و بیش نزاکت اور احتیاط درکار ہوتی ہے۔

تخم سے اُگے ہوئے چھوٹے پودون کو بہ نسبت بڑھے ہوئے پودون کے مختلف غذا کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ وے تخم کے اندر کی موجودہ غذا کو ختم کر چکتے ہین تو درخت دو ذریعون سے اپنی غذا حاصل کرتے ہین۔ زمین و ہوا - مگر خصوصاً اوپری سطح کی مٹی سے بوسیلہ جڑون کے۔ یہ مخصوص پانی کی صورت مین ہوتی ہے جسمین مختلف ٹھوس اشیا گھلکر ملی ہوتی ہین۔ جڑون کے سرون مین منفذ ہوتا ہے جس سے وے پانی چوستی ہین۔

فبرن - ایک خاص شئے ہے جسکو کیمیاگر لوگ جانورون کے خون اور پٹھون سے نکال لیتے ہین۔ یہ شئے پٹھون کے ریشے شامل کرتی ہے۔ اور بحالیا ہستہ اور صورت مین گلوٹن کے مشابہ ہوتی ہے۔ ولسن صاحب نے ایک ایسی شئے

جسکی بالکل خاصیت ایسی ہی ہوتی ہے پپیو کے درخت کے عرق مین دریافت کی ہے۔ وہ "نباتاتی فیبرن" کے نام سے مشہور ہے۔

تخم کا جمنا - چند قسم کے تخم درخت سے اُترتے ہی بونے کی لائق ہوتے ہین - اگر اُنکے بونے مین تاخیر ہو تو درخت کی غذا ایسی سخت ہو جاتی ہے۔ کہ پھر پانی مین گھلنے کے قابل نہین رہجاتی - وے تخم جو بالکل پک جانے کے قبل اُتار لیے جاتے ہین۔ زیادہ پکے ہوؤن کی بنسبت جلد جم آتے ہین - کیونکہ مادّہ پرورش کنندہ کم سخت ہوتا ہے - اور باسانی پانی مین گھل جاتا ہے - گو کم پختہ تخم جلد جم آتے ہین - مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے - کہ ان سے عمدہ درخت پیدا ہوتے ہیں

گلوٹن - گیہون کے آٹے کے اس حصے کا نام ہے - جو پانی سے ماڑے کے نکلجانے پر موجود رہتا ہے - یہ ایک سخت اور لچلچی شئے سیاہی مایل سفید رنگ کی ہوتی ہے - اسمین کچھ ذائقہ نہین ہوتا - مگر ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے - یہ میوہ و غلہ مین پائی جاتی ہے - مثلاً لوبیا - مٹر اور جو اور میوہ انگور - جیسنٹ - سیب سونیس اور چند قسم کے درختون کے پتون مین بھی ہوتی ہے - مثلاً گوبی - زعفران اور کریس وغیرہ - یہ گلاب کی پنکھڑی مین بھی پائی جاتی ہے - کل نباتی اشیا مین یہ سب سے زیادہ ضروری ہے -

باقی آیندہ

متفرقات

امسال جنوبی آسٹریلیا مین گیہون کی زراعت حسب مندرجہ ذیل ہوئی -

۱۵ لاکھ ۱۰ ہزار ایکڑ زمین مین گیہون بویا گیا - اور بحساب فی ایکڑ ساڑھے چھہ من گیہون پیدا ہوا - کل ایک کروڑ ۱۷ لاکھ ۹۰ ہزار بشل گیہون پیدا ہوا (بشل ۳۲ سیر کا پیمانہ ہے) اسمین سے کچھہ تخم اور خوراک کے لیے رکھ کر باقی ایک کروڑ ۳۳ لاکھ بشل یعنی ۳ لاکھ ۵ ہزار

خاص خاص پودونکے بونے کی ترکیب

(۱) اچیمینز پر مشہور درخت نہایت بہار دکھاتا ہین جبکہ وہ کھلتے ہین جو ڈلیہ مین بخوبی لگتے ہین - نیلا لونگی فلورا گلنار رنگیٹا - اور کوکسینا اور ارنجیا گرانڈی فلورا اسکی سب سے عمدہ اقسام ہین - کھلنے کے بعد انکو تمام موسم سرما مین گملون یا ڈلیہ مین خشک رکھنا چاہیے - انکا ایسے مقام پر رہنا مناسب ہے جہان ۴۵ و ۵۵ درجہ سے زیادہ گرمی نہ ہو - اگر ماہ جنوری و فبروری (فروردی) مین خانہ کے درمیان یہ درخت رکھے جاوین اور کچھ نمی دیجاوے تو بہت جلد بڑھتے ہین - انکو کبھی تیز دھوپ مین نہ رکھو - شیشہ کا خانہ یا مکان سبزی اپریل یا مئی تک انکے رکھنے کے لیے مناسب جگہہ ہوتی ہے - بعد ازان گرم و تر جگہہ مین پھول لگنے تک انکو رکھو - پھول نکل آنیکے بعد بہت کم پانی دینے کی حاجت رہجاتی ہے - انکو پھر کسی گرم جگہہ پر جہان دھوپ آتی ہو رکھنا چاہیے - اب انکو گملون (کونڈون) مین گاڑنے کی ضرورت نہین رہتی - پانچ چھ انچ کے گملے مین چھہ یا سات جڑین لگا دو - اور بالو دار چکنی مٹی اور نرم مٹی سے گملہ بھر کر ¾ انچ کی تہ انکے اوپر چڑھا دو -

(۲) جسنیراس اور گلوکسینیاس کے پرورش کرنے مین بھی اسی ترکیب سے کام لیا جاتا ہے جس سے اچیمینز اگایا جاتا ہے - ان مین قرمزی یا گلنار رنگ کے پھول کھلتے ہین - اور اچیمینز کے مثل کئی ماہ تک برابر متواتر کھلتے رہتے ہین - انمین بہت زیادہ پانی نہ دینا چاہیے - کیونکہ انکی خاصیت بھی انکے مثل ہوتی ہے جب تک کہ یہ اگتے رہتے ہین - تو برابر آبپاشی کی ضرورت پڑتی ہے -

(۳) فیوشیاس فروری اور مارچ مین چھوٹی قلمین تراش کر لگانے سے اگتا ہے - اسکو چار انچ کے گملے مین عمدہ ہلکی مٹی مین لگانا چاہیے - اسکے گملے مین کھاد رکھ کر

پھول نکلنے تک خوب پانی دیتے رہو۔ جب کھلنے لگے۔ تو اسکو مضبوط ہونے کے لیے دھوپ مین رکھدو۔ اور کبھی کبھی پانی دیتے رہو۔

یہ درخت اگر احتیاطاً پالے سے محفوظ رکھے جائین۔ تو نہخانہ یا تارتک چھپر یا مکان سنبری مین تمام موسم سرما تک بنے رہتے ہین۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ بخوبی خشک رکھے جائین۔ شروع موسم بہار مین انکو ہلکی زرخیز مٹی سے بھرے ہوئے گملون مین رکھنا چاہیے۔ جڑ مین سے پرانی مٹی جھاڑ ڈالو۔ گملے کو ایسی جگہہ پر رکھو۔ جہان ۵۰ سے ۵۵ درجے تک گرمی ہو۔ اور روشنی ہوا اور پانی برابر پہونچاتے رہو۔ فچیا گلوبوسا ایک خوبصورت چھوٹا درخت ہوتا ہے۔ ونگارڈ بوپیپ۔ سونر چیوک قرمزی رنگ کے پھولون کے لیے منتخب ہو سکتے ہین۔ سفید پھول کے درختون مین ڈچز آف لنکسٹر۔ کلیو۔ فارسٹ آف دی فاٹر (یعنی خوبصورتون مین سب سے خوبصورت) اور پرنسس رائل (شہزادی) سب سے عمدہ ہین اور پودونکے بونے مین ٹوم تھمب۔ کیتھرائن ہیر۔ اور گلوبوسا بہتر ہوتے ہین۔

جب بہار مین اگائے جاتے ہین۔ تو انکو خوش وضع اور خوبصورت بنانے کے لیے قلم کردینا چاہیے۔ اگر وہ یکایک خشک جگہہ مین رکھے جائین اور پانی نہ پائین۔ اور بھوسے رہنے پر دھوپ مین رہین۔ تو ضرور نصف کلیان گر پڑینگی۔ جب اس قسم کے درخت پر ایسی بدنصیبی نازل ہو۔ تو مختلف تدابیر سے اسکو درست کرنا چاہیے۔ اول انکو بہت تر ہوا مین رکھو۔ اور بعدہٗ باعتدال پانی دو۔

(۴) وربیناس۔ گملے۔ ڈلیہ۔ دیوار اور خالی بالاخانون پر لگانے کے لیے اس درخت سے بہتر دوسرے شاید ہون۔ اگر ہم موسم سرما مین زیادہ اور گرما مین کم نمی دین۔ تو یہ درخت کم اگائے جاتے ہین۔ اور جب پھوٹتے ہین۔ تو بہت کم گرمی درکار ہوتی ہے۔

چھوٹے سکلے کو جو ماہ اگست میں ہر جگہہ جم آتے ہین گملے مین رکھکر خشک بالو مین بکس کی چوٹی کے ہموار نومبر مین جما دینا چاہیے۔ اور لکڑی کے کوئلے کی ایک تہ کو بکس کی پیندی مین نم دیکر رکھدو۔ کیونکہ اُنکو بالکل خشک ہونا برداشت نہین ہوتا مُرجھائی ہتیون اور سبز مکھی کو انکے پاس سے ہٹا دینا چاہیے۔ اور ہر روز ہوا دینا چاہیے۔ اس تدبیر سے وہ ہر گوشہ مین رکھے جا سکتے ہین۔ سبزی کی مکان میز اس قسم کے درخت اکثر چھوٹے ہین۔ مگر سرد جگہہ مین رکھو تو قلم نہایت صفائی سے کاٹی جا سکتی ہے۔

روبنس ڈیفائنس چنٹ دس بٹالس۔ بیوٹی سپریم۔ بی بی ہالفرڈ۔ ہیلن۔ بی بی وڈرف اور قدیم ٹگرودس سب سے عمدہ قسمون مین سے ہین۔

ماہ مارچ مین پرانے درختون سے جو قلمین تراشی جاتی ہین اور جو قلمین ان نئے درختون سے لگائی جاتی ہین بہت درخت پیدا کر دیتی ہین جسقدر چھوٹی قلم لگائی جاتی ہے اُسیقدر درخت بہتر ہوتا ہے۔ قلم جمانے کا عمدہ طریق یہی ہے کہ بالو اور پانی مین انکو کاٹکر لگانا چاہیے۔

(۵) سکالسیولاریس کے اُگانے کی ترکیب مثل وربینا کے ہے۔ دونون کے حق مین خشکی اور گرمی مضر ہوتی ہے۔ امپلکسیکاس اور اور ینجبون عمدہ قسمین ہین۔

(۶) **فرنس**۔ ڈلیہ مین اُگانے کے لیے میڈن ہیر۔ اڈین ٹم۔ کونیٹم فورموسم۔ اسپل۔ ہارسفوٹ۔ ڈیویلا ڈیسکنا اور ٹولاٹا نہایت خوبصورت اقسام ہین انکی شاخین جو پتی کی مثل ہوتی ہین۔ نہایت بہار کے ساتھ ڈلیہ کو ڈھک لیتی ہین ناریل کے ریشے کی دھول (گرد) ڈالنے سے یہ نہایت عمدہ طور پر بڑھتے ہین گملون مین لگانے کے لیے علاوہ مذکورہ بالا قسمون کے پٹرس۔ پی اسکا بیرولا

پی لونجی فولیا - اسپیلینیم - جمنوگراماس اور دیگر اقسام کے اڈیانٹم جن مین خوبصورت کیپاس - پٹیرس (جسکو کورے کا بال بھی کہتے ہین) عمدہ قسمین ہین جنھے بعض چند قسمین پسند ہین - انکو کبھی خشک نہ رکھو - اور نہ بھاپ شاخون کو فوراً تراش ڈالو

(۷) بگونیاس اس قسم کے درخت کو گرمی اور نمی دونون کی حاجت رہتی ہے - انکو موسم سرما تک ۵۴ درجہ سے کم گرم جگہہ مین نہ رکھنا چاہیئے - مگر جب معمول سے زیادہ خشکی یا نمی ہوتی ہے - تو پتیان گرنے لگتی ہین اسکا علاج یہی ہے کہ جب نمی زیادہ ہو - تو ہوا دو - اور خشکی زیادہ ہو تو نمی دو - خواہ ہوا خواہ نمی کے ذریعہ سے اگنیہ اسکے اگانے مین بہت آسانی ہے - تاہم اسکو خوبصورت بنائے رہنے مین بہت احتیاط درکار ہے - بگونیا ڈریگی نہایت پیارا چھوٹا سا درخت ہے - اسکے پتے زردی مائل قرمزی کنارہ کے ریشم کی مانند ملائم ہوتے ہین - فیسیوڈس بھی خوب درخت ہے گوکسینیا - سمپر فلورنس اور گرہ دار بیخ کا ڈسکلر کے سبز پتے اور خوشنما پھول ہوتے ہین - ریکس وغیرہ چمکیلے اقسام اقسام کی پتی ہونیکے باعث قابل قدر ہوتے ہین -

(۸) انیمونس - جب یہ پودے سرد روشن ہوادار جگہہ مین رکھے جاتے ہین تو گملون مین خوب پھولتے ہین - انکو معمول سے زیادہ تری کی حاجت نہین ہوتی - انمین خزان - بہار اور سردی مین برابر پھول لگتے ہین خزان مین جو بٹتے ہین وہ دس ماہ قبل تخم سے بوئے جاتے ہین - مگر دیگر چھ ماہ قبل پھول لانے سے بوئے جاتے ہین - انکو دباؤ برداشت ہوتا صرف تیز پالا اور زیادہ نمی سے محفوظ رکھنا کافی ہے - تنہا نیلے اور گلنار انیموننس سب سے عمدہ ہوتے ہین - علاوہ برین سے بوئے بھی اگانے لائق ہوتے ہین - اور زیادہ عرصہ تک قائم رہتے ہین - جب تاریکی مین ہوتے ہین - تو رات کو پھول بند ہو جاتے ہین -

(۹) ارم یا کلا ایتھوپیکا - دوسرا ایک نہایت خوبصورت درخت ہے -

اسکے بڑے چوڑے پتے اور سفید لپٹے ہوئے کاغذ کی شکل پھول نہایت ہی خوشنما
ہوتے ہین چمکیلے رنگ کے پھولون کے درختون کے وسط مین یہ خوب سجتا ہے
وہ ایک کمرے یا مکان سبزی مین بخوبی رہتا ہے جب پھول کھلنے کے بعد اسمین
خشکی رکھی جائے جب پھول نہ کھلے ہون - تو اسکو ایک پیالہ مین بالو کی تہ دیکر رکھو
اور نصف پیالی کو ہر وقت پانی سے بھر رکھو - یہ احتیاط رہے - کہ اسکی پتیان نہ
ٹوٹنے پائین - اس قسم کے سب پودون کو ضرر پہونچتا ہے - جبکہ ایک بھی پتی کا نقصان
ہوتا ہے -

(۱۰) سیکلیمن پرسیکم جب ماہ اکتوبر مین لگایا جاتا ہے - تو ضرور ہوتا ہے - کہ وہ
زرخیز ہلکی مٹی سے بھرے ہوئے گملے مین جو چار انچ کا ہو رکھا جاوے - اور گرمی و تری
اور روشنی بخوبی دیجائے - یہ درخت نہایت دلپسند اور پیارا ہوتا ہے - پھول کھلنے
کے بعد بہتر ہے کہ اسکو گملے مین رہنے دو - اور بالکل خشک رکھو -

(۱۱) جنگلی سوسن جب ایک ہی کونڈے مین سال بسال اُگائے جائین
تو خوب پھولتے ہین - اگر خانہ کے اندر رکھے جائین - تو وے معمول سے چار ہفتہ
قبل پھولتے ہین - اور اس طور تمام جاڑے پھولتے چلے جاتے ہین - اگر پرانے
درختون سے کلیان گرمی مین توڑ لیجائین - تو وہ بھی جاڑے مین پھولتی ہین - انکو
روشنی کی ضرورت رہتی ہے - تاکہ گرمی مین رفتہ رفتہ اُگکر بخوبی سخت پڑجائین -

۱۲ - سدابہار گلابی اور گلنار رنگ کے پھولونکے پودونکو جو مارچ
مین شیشون کے اندر بوئے جائین - چھوٹے گملون مین دو دو چار کرکے لگا دینا چاہیے
اور سایہ مین سرد جگہہ مین رکھہ دینا چاہیے جب وہ زیادہ بڑے ہون - تو پھر دوسرے
گملون مین نکالکر لگادو - جاڑے مین یا دوسرے موسم بہار مین ان مین پھول لگتے
ہین - ہمنے رسالہ کاٹج گارڈنر مین یہ لکھا دیکھا ہے - کہ گلابی پھول کے درختون کو

شروع دسمبر مین کنارے سے باحتیاط نکالکر چھ انچ کے گملون مین لگا دو - اور شیشے کے نزدیک جسکی گرمی ۵۵ سے ۷۰ درجہ تک ہو خانہ مین رکھ دو - اگر انکو بخوبی سینچ جاؤگے - تو شروع فبروری مین یہ پھولنے لگینگے - انکو اگانے کا یہ نہایت سادہ اور آسان طریقہ ہے - پھولونکے کھلنے کے قبل گملون کو اٹھاکر زیادہ سرد جگہہ مین رکھدینا چاہیئے -

(۱۴) پریمولا اور سینسس فمبریٹیا ایا یعنی جھالردار چینی گلاب - صرف ایک قسم ہے جسکو مارچ یا اپریل مین گل خانہ کے سرد گوشہ مین بونا چاہیئے - اور جب پودا نکل آئے - تو اسکو چھوٹے گملے مین لگا دینا چاہیئے - گملے کو حسب معمول ڈوبا ہوا رکھو - اور ہوا دو گرمی اور کسیقدر نمی دیتے رہو - اس طور عام گرمی بھر کے جولائی مین انکو سرد الماری یا سایہ دار سرد خانہ مین رکھ دو - جب پھول نکلنے شروع ہون - (یا دو نوا قسم مین ۴ - انچ یا ۶ - انچ کے گملے مین) تو انکو روشن اور ہوادار جگہہ مین رکھکر بخوبی پانی دو - یہ مکان سبزی کے لیے نہایت خوب پودے ہوتے ہین - اور مدت ایام تک پھول لاتے ہین خصوصاً جبکہ گرم رکھے جائین - پھول نکلنے کے وقت انکو گرم رکھنا ہی مناسب ہوتا ہے -

(۱۵) جریینیم کو بہار مین ہوا پانی اور تازہ مٹی درکار ہوتی ہے - اور مئی مین اکھاڑکر لگانے یا دیوار پر چڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے - اس درخت کو جسقدر زیادہ پانی دو اسیقدر جلد بڑھتا ہے - اسکی قلمین خانون کے اندر مارچ مین اور دروازہ کے باہر یا دوسرے مقام پر جولائی مین لگانا چاہیئے - چھوٹے گملے اور کم زرخیز مٹی مین یہ بخوبی اگتا ہے - مکان سبزی کی دیوارون پر اسکی بیلین چڑھی ہوئی اور درمیان مین گلابی پھول کھلے ہوئے عجیب بہار دکھاتے ہین - گلنارٹر تھم - یا کرسٹل بیلیس (شیشہ کا جگمگاتا محل) ریڈی - لٹل دیوڈ اور

پُرانی توم تھمپ کی قسم مین سے اچھی ہین - سیرس بو نیک (گل بے نظیر) - وٹسر ڈوورا (گل برنگ لیموں) - ہورس سنوڈ (سم اسپ) لگانے لائق ہین - مگر فیہلین مین ایک خاص قسم کی ناگوار بو ہوتی ہے -

(۱۶) پلار گونیم کو لگانے کے لیے ضرور ہوتا ہے کہ گملے مین خوب مٹی دبا دی جاے - اور نچوڑ لیجاے - اور پانی دیا جاے - جب زرد پتے نمایان ہونے لگین - تو سمجھ لینا چاہیے - کہ غفلت کیگئی - مین صدر مین بیان کر آیا ہون - کہ جاڑے مین جب خشک رہتا ہے - تو گرمی کی حاجت نہین ہوتی - مگر نم ہونے پر اسکو ذرا پالا برداشت نہین ہوتا جسقدر خشک اور سخت لکڑی خزان مین ہو جاتی ہے - اسیقدر زیادہ آسانی سے جاڑا برداشت ہو جاتا ہے - انکو دوسرے گملے مین رکھو - اور شاخون اور نئے کلّون کی نوک کو توڑ ڈالو جب پھول کھل چکین تب نئی کلیان نکلنی شروع ہونگی - جب یہ پھول کھل چکین - اور ڈنڈیان تین حصے کم کر دی جائین - تو انکو دھوپ مین رکھ دو - تاکہ جاڑے کے لیے سخت ہو جائین -

اقسام اٹنا اکلپس (اگرہن) فیرسٹ آف دی فیر - برائیڈ (دلہن) برٹش گوئن (ملکہ برٹانیہ) اور سنسناس کو جن عمدہ ہین - جاڑے مین تیز رنگون کے پھولون کے درخت ۴۰ و ۴۵ درجہ کی گرمی کے نیچے زندہ نہین رہتے - اور نہ انکو بالکل خشک ہونا برداشت ہوتا ہے - اقسام کلوتھ آف سلور (روپہلا پارچہ) البا - مولی فلورا - جیم (جواہر) ایونگ اسٹار (شام کا ستارہ) بیوٹی وُنڈروِیز - بیوٹی ٹرنر اور اتھیلو عمدہ ہوتی ہین - گو یہ ننھی ننھی ہین -

(۱۷) ہیلوٹروپس - بہار مین قلم کرنے اور جالیون اور ٹٹیون پر چڑھانے کے لیے سب سے عمدہ اور آسانی سے اُگنے والے درخت ہین - اگر مکان سنہری ہین وہ ایک گڑھے یا بکس مین لگائے جائین - تو بہت جلد بڑھکر چھت تک پہونچ جاتے ہین

شیشہ میں دور بینا۔ مکان بندی میں لگایا جاتا ہے۔ البتہ گرم موسم میں اسکو
سایہ میں گاڑ کر گملہ کی حاجت ہوتی ہے ہم ایسے نازک درختوں کے سایہ میں
ایک دوسرے کے گملے میں رکھنا پسند کرتا ہوں۔ تاکہ درخت کیڑے مکوڑوں سے
محفوظ رہیں۔ اور زمین میں جڑ پکڑنے سے باز رکھی جائے۔

(۱۹) اسٹوک نہایت شیرین اور پسند ہوتا ہے۔ جلدی بویا جاتا ہے
اور چھوٹے چھوٹے گملوں میں صرف ایک ایک درخت لگایا جاتا ہے چند ہفتہ بعد
انکو چار انچ کے گملوں میں لگا کر خوب پانی اور ہوا اور دھوپ دو۔ دوہرے
پھول پیدا کرنے کے لیے یہ عمدہ ترکیب ہے۔ بشرطیکہ عمدہ تخم سے اگائے جائیں۔
اسکی بہت قسمیں اور رنگتیں ہوتی ہیں۔ دوہری بونے جرمن درخت اور دس
ہفتہ میں اگنے والا اور ہمیشہ اسٹوک اچھی قسمیں ہیں۔ برومٹی اسٹوک دوسرے
سال پھولتا ہے۔ جب چند درختوں کی حاجت ہو۔ تو دو سالہ درختوں کو خرید لینا ہی
مناسب ہوتا ہے۔

(۲۰) کرائیسنتھیمم گل داودی مکان کے اندر کاشت کے لیے اور اکتوبر
و جنوری کے درمیان کے کم لمبے دنوں میں دل بہلانے کے لیے کوئی پھول کا درخت
ایسا مرغوب نہیں ہوتا جیسا یہ ہوتا ہے۔

انکو درست رکھنے کے لیے سب سے عمدہ طریق وہی ہے جسکو چینی طریق
کہتے ہیں۔ جب مارچ یا اپریل میں نئے ٹکڑوں اور شاخوں کو کاٹ لگا لیجاتی ہیں
فوراً ان گملوں میں لگا دینی چاہیے جنمیں وہ پھولنے کے لیے تجویز کی گئی ہوں
گملوں کا قد عموماً گیارہ انچ ہوتا ہے۔ اگر سات یا آٹھ انچ کا گملہ مناسب ہوتا ہے
جب تک پودے کو اچھی تیاری کرائی ہوتی ہے۔ تو عموماً چھوٹے گملوں میں زیادہ پھول
لگتے ہیں بانسبت بڑوں کے۔

ان گملون کے لیے پتّے دار نرم مٹی ایک حصّہ۔ اور چکنی مٹی دو حصہ خوب چھانی ہوئی ہونی چاہیے۔ کھات کی مقدار کے باب مین کوئی خاص قاعدہ مقرر نہین ہو سکتا جیسا مناسب ہو دینا چاہیے۔ درختونکو دروازے کے باہر سرد مقام پر رکھنا چاہیے۔ اور اتنے فاصلہ پر کہ ایک دوسرے کو نہ چھوتے رہین۔ گملے کو نصف سنگ یا سرد راکھ مین گاڑے رکھو۔ اور خوب پانی دیتے رہو۔ شروع اکتوبر مین انکو مکان کے اندر رکھ لو۔ اور پچکاری سے صاف کرتے رہو۔ اور خوب پانی دو۔ اور سردی نہ تو انکو خوب ہوا دو۔ جتنی ہوا انکو ملیگی اُسیقدر خوب پھولینگے۔

چھوٹے پودون کے لیے جنمین خوب کلیان آئی ہون جولائی و اگست مین چند تھین نئے کلّون کی نوکون سے بنا لینی چاہئین۔ چھوٹے گملون مین جنمین کہ ڈنڈیان دبائی جائین صرف دو انچ چوٹی پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اس طرح چیر پھاڑ کرکے انکو ایک کھونٹی یا آنکڑے سے مناسب جگہ مین رکھ دینا چاہیے۔ قلمین اتارنے کا چینی طریقہ یہ ہے کہ سب ڈنڈیون کو جب چیر چکو تو ٹاٹ یا چیتھڑے مین مٹی ملا کر اسمین لپیٹ کر گاڑ دو۔ اس ترکیب سے جو درخت لگتے ہین نہایت خوبصورت ہوتے ہین۔ یہ دس یا بارہ انچ بلند ہوتے ہین۔ اور چھ کلیون سے کم انمین نہین لگتین۔ ناریل کے ریشہ کا برادہ انکو مفید ہوتا ہے اس سے گملون کی چوٹی ڈھکدینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ اس قسم کے سب درختونکو یہ فائدہ بخش ہوتا ہے۔

کرسینتھمم کی اقسام ذیل گو پرانی ہین۔ مگر عمدہ ہین۔ اور ہر جگہ ملسکتی ہین۔ سفید اور چھوٹے تُخم سے مرجھا جانیوالی قسم۔ پرفیکشن (کمال) کوئن آف انگلینڈ۔ (ملکۂ انگلستان) ڈیفائنس (مقابلہ) ورجینا (پاکدامن) گلابی و سُرخ قسم للوٹس۔ اینی سالٹر۔ سُرنگ قسم۔ کرسٹن۔ سینٹ تھائیس۔ بوب۔ فینس نون ہیرا

اور کریپ ۔

پومپونس میں سے جو گملے میں اُگانے کے لیے عمدہ ہوتا ہے ۔ اور جو تر لگانے سے بہتر ہو جاتا ہے اقسام ذیل بہتر ہوتی ہیں ۔ سرنگ قسم ۔ پوپ وینیٹ تاسر سفید قسم ۔ انڈر و میڈا نیلی سیڈ ڈوٹی ۔ بکاین سک رنگ کی قسم ہیلن ۔ بیوی ڈکس اور درو فایپ

(۲۱) درخت گنوٹ ۔ اسکے لیے ایک پانچ انچ کا گملہ لینا بہتر ہے ۔ اور لکڑی کے کوئلہ کے ٹکڑے اور پرانے گارے کے ساتھ زرخیز تازہ مٹی اور چونہ کے گوڑے کو ملا کر بھر دو ۔ کمرے کے اندر رکھے جانے والے درختوں کے لیے کھاد مفید نہیں ہوتی اگر انہیں ڈالا جائے ۔ تو درختوں کو جلد جلد نکال کر پھینکنے کی حاجت ہوگی ۔ ایسے درخت نباتی کھاد ۔ نمک اور کوئلے کو خوب نہیں کرتے ۔ گملے کو صرف نصف انچ چوٹی پر چھوڑ کر مٹی سے بھر دو ۔ اور بڑے گنوٹ کے تخم چند ہوشیاری وسط میں گرو دو ۔ یعنی مٹی میں دبا دو ۔ تاکہ عمدہ پودے نکلیں دو فیٹ لمبی ایک لکڑی گملے کے وسط میں پیندے تک گاڑ دو ۔ اور جب کچھ پھوٹ کر نکلیں تو انہیں سے اسکو بکو تخم پسند کرو ۔ لکڑی کے ساتھ ڈھیلا کر کے لپیٹ دو ۔ دو لکڑیاں اور گاڑ دو ۔ تاکہ اگر اول درخت کسی صورت سے خراب ہو جائے ۔ تو دوسرے بنے رہنے کے گملوں کو کسی سایہ دار جگہ میں گاڑ کر پانی سے خوب بھر دو ۔ پانی کا بہاو بخوبی رکھنا چاہیئے ۔ اور درختوں کو کیڑوں مکوڑوں سے صاف پاک رکھو ۔ تاکہ مٹی میں ڈھیلا نہ پنجا میں ۔ اور وہ خراب نہ ہو جائے ۔ پھول اور نئی شاخوں کو نکلتے ہی نوچ ڈالو ۔ مگر جب پھول نکالنے منظور ہوں ۔ تو رہنے دو ۔ کچھ تو یا فرتی خانہ کی پرانی بیٹ (یا بالو) اور کما دو خشک اور صاف کر کے مٹی کے ساتھ ملا کر انہیں دیا جائے ۔ تو درخت خوب زور کرتا ہے کچھ رسالہ مجلس باغبانی نے ان بڑا درختوں کے لیے جو ماہ اگست میں گرمس میں خوب

سے کے لیے بوٹے جاتے ہین۔ اس تدبیر کی سفارش کی ہے مگر یہ تدبیر ہمیشہ کے
لیے مناسب ہوتی ہے۔ بیٹ یا بالو سے یہ مراد ہے۔ کہ کبوتر خانہ کی پرانی مٹی جسمین
بیٹ مخلوط ہو۔ سب گنوٹ کو ہوا۔ روشنی اور پالے سے ضرور حفاظت ہونی
چاہیے۔ جنوری سے ستمبر تک ہر مہینے مین یہ بویا جاتا ہے۔ ہر گملے مین چار
یا پانچ درخت لگائے جاتے ہین۔ موسم سرما مین تخم کے ہر دانہ اور زرد پتے کو تیز
مقراض سے تراش کر نکال ڈالنا چاہیے۔ تاکہ درخت مضبوط اور صحیح سالم بنا رہے۔ جب
گنوٹ مین پھول نکلنے لگین۔ تو اسکو کسیقدر گرمی و دھوپ دینے کی حاجت ہوتی
ہے۔ تاکہ گرمی کی مانند جاڑے مین بھی دلپسند اور شیرین پھول بنے رہین۔

(۲۲) ہانگنگ پلانٹس (لٹکنے والے درخت) سیاہی مائل زرد و نیلا و پیلا
اور خوبصورت گلابی سیڈم۔ سیبولڈے مورنڈیا۔ ملفول جو چکیلا زرد اور پتے کی
طرف جھکا ہوتا ہے۔ باینڈ ویڈ۔ باندھنے کا سرپت (اور خوبصورت چھوٹا لنمریا) و
سبز بیلیا۔ اپیومی ہیڈرفولیا (قسم عشق پیچہ) جو ہمیشہ پتیرون سے پاک و صاف رہتا ہے
اور ہر جگہہ لگایا جاتا ہے۔ اور ایڈنیٹم و کوبئم اور چند دیگر درخت جو اسکے پودے
کے درمیان اُگتے ہین سب سے عمدہ قسمون مین سے ہین۔

ہر شخص ذرا نظر ڈالنے سے جان سکتا ہے کہ کون کون پودے ڈلیہ مین
خوشنما معلوم ہوتے ہین۔ اور ہر درخت کی جو اس طور پر خوب معلوم ہو آزمایش
ہونی چاہیے۔ اول ڈلیہ مین سوار یا کائی کی گوٹ لگا دو۔ تب منتخب پودے کو
وسط مین نصب کرو۔

۲۳ انگریزی جنگلی پھول (انگلش وائلڈ) وڈ سورل۔ ہرب روبرٹ
یا جنگلی چھوٹا گلابی جیرینیم۔ چھوٹا گلابی پھول والا اور بڑا سفید باینڈ ویڈ۔ یا کنولور
خوبصورت وڈ انیمون۔ چھوٹا اسنیپ ڈریگن (جسپٹ کر پکڑنیوالا اژدہا)

اور گھر انیلا ہیر بیل (خرگوشش کا گھنٹہ) سب گرمی کے شیشون کے خانون کے اندر
بالو دار مٹی مین اُگتے ہین - یہ سب مذکورہ بالا درخت ایک ہی خانہ مین اُگ سکتے
ہین - چند قسم کے پتھر یا زمین سے کھود کر نکالے ہوئے کنکر انکے پاس رہنے سے
وے خوب اُگتے ہین ہر شخص ان غیر ملکون کے پودون کے ساتھ اپنے خاص
ملک کے درختونکو دیکھ کر نہایت خوش ہوتا ہے - وہ درخت جنکو ہم بچپن
سے جانتے ہین - اور جنکو ہم سایہ دار بنا ریون مین سے تلاش کرکے نکالا کرتے ہین
اور جہان وہ کچھ زیادہ پھولے اور وفق کے ساتھ زمین مین اُگے ہین -

برساتی پھولونکی تعریف

ناسٹرشیم - اسکی بہت اقسام ہین - اونچائی ایک فیٹ - یہ ایک نہایت عمدہ اور خوشنما ہمیشہ ہری کیاری مین لگانے کا درخت ہے موسم گرما مین مثل جیرینیم کے بہت پھول دیتا ہے جب ہلکی مٹی مین بویا جاتا ہے - تو بہت پھول دیتا ہے - اور بہت عرصہ تک پھول دیتا رہتا ہے - ناسٹرشیم اونچی قسم کا ۱۰ فیٹ اونچا ہوتا ہے - یہ درخت دیوار وغیرہ پر بآسانی چڑھتا ہے - اور پردہ آراؤن کے لیے بہتر ہے

سمر سویٹ پیس - ۴ فیٹ اونچا متوسط دیوارون وغیرہ پر چڑھتا ہے اور پھول خوشبودار ہوتا ہے - اور برآمدے کے لیے بطور پردے کے کارآمد ہے سال بسال تک

سوئیٹ مگنونٹ - بڑے پھول کا درخت ہے - ایک فیٹ اونچا - نہایت خوشبودار اور رنگت باغ مین لگانے کے لیے خوشنما پھول ہے

وربینا - عمدہ قسم اسکی اقسام بہت ہین - یہ درخت چھ مہینے تک رہتا ہے ایک فیٹ اونچا ہوتا ہے -

بالسم (یعنی مہندی) ہمارے پاس اسکی ۲۰ قسم کے تخم موجود ہین - ڈیڑھ فیٹ تک

تک اونچا ہوتا اور سال بھر تک پھول دیتا رہتا ہے۔ گھرون مین سبزی رکھنے لگانا بہتر ہے یا دریچہ کے نزدیک۔

الیسٹر۔ اسکی بہت اقسام ہین۔ فرنچ کے درختون مین افضل ہے۔ دو فٹ اونچا باسانی اگتا۔ اور باغ کے لیے سب سے بہتر پھول دیتا ہے۔

ٹین ویک سٹاک۔ ایک فٹ اونچا۔ چھ مہینے تک بہار دیتا ہے۔ اسکی بہت اقسام ہین۔ کیاریون یا کونڈون مین لگایا جاتا ہے۔ اور بھینی بھینی خوشبو دیتا ہے۔

کینڈی ٹفٹ۔ چھ ماہ تک سفید پھول دیتا ہے۔ ایک فٹ اونچا۔ کیاریون اور کنارون پر گوٹ لگانے کے لیے بہت اچھا درخت ہے۔

پورٹولاکا۔ اسکی بہت اقسام ہین۔ اونچائی ۶ انچ۔ ۶ ماہ تک بہار دیتا ہے۔ یہ درخت نہایت بیش قیمت پھول دیتا ہے۔ اسکا پھول نہایت چمکیلا اور خوشرنگ ہے۔ اور ان کیاریون مین لگانے کے لیے نہایت پسند کیا گیا ہے جنمین روشنی زیادہ ہے یعنی جہان آفتاب کی تیزی زیادہ پڑے۔ اسکو پانی کی کم ضرورت پڑتی ہے۔

پورٹولاکا ڈبل متوسط۔ کونڈون (گملون) کیاریون اور گلدانون مین رکھنے کے واسطے بہتر ہے۔ ماہ مارچ یا اپریل مین ہلکی ریتلی زمین مین بونا چاہیے۔ اور جون کے مہینے مین روشنی مین رکھو۔

اینتھرنیم متوسط۔ ۲ فیٹ اونچا ہے۔ اسکی بہت اقسام ہین۔ باسانی پھول دیتا ہے۔ یہ درخت سخت ہے اسلیے اسکا کنارون پر لگانا بہتر ہے۔

جرمن آسٹر۔ ۲ فیٹ اونچا۔ بہت اقسام۔ ۶ ماہ تک پھولون کی بہار۔ باغ کے پھولون مین سب سے اعلی ہے۔ اور آسانی سے اگتا ہے۔

نیموفلا انسگنس۔ نیلے پھول۔ سال بھر تک کے لیے۔ ۶ انچ اونچا باسانی کیاری یا کنارے پر لگانے سے پھول دیتا رہتا ہے۔ اسکی صفائی اور تیزی رنگ

سال بھر کے پھولوں میں سے ایک نہایت خوبصورت ہے۔ اور تمام گرما مین پھول دیتا رہتا
ہے۔ بآسانی بویا جاتا ہے۔ رنگ تیز۔ پھول خوشبودار اور کم جگہ لینے والا ہے۔ گملون
مین لگانے کے لائق ہے۔

دیانتھس ہیڈی ووگی۔ بہت اقسام ہین۔ ۷ ماہ کے لیے۔ ایک فیٹ اونچا۔
اسکا دوسرا نام جاپان پینک ہے۔ بڑے اور تیز رنگ کے پھول نہایت چمکیلے ہوتے ہین

پینسی۔ متوسط۔ بہت اقسام ہین۔ اونچائی ۶ انچ۔ موسم بہار مین باغ مین
لگانے کے لیے بہتر ہے۔

پیٹونیا۔ موسم بہار کا بہت اچھا پھول ہے۔ اسکے لیے کشادہ جگہ چاہیے
اسکو ہمیشہ پانی دینا پڑتا ہے۔

سوا نیمو فلا کے تمام اقسام متذکرہ بالا کے تخم بحساب فی پڑیہ ۲ ر ہمارے
کارخانہ سے ملسکتے ہین۔ عہ سے کم کے خریدار کو محصول ڈاک دینا پڑیگا۔ اس سے
زائد کے خریدار کو اخراجات روانگی معاف۔

آئی پومیا (عشق پیچہ) کی ۱۹ اقسام سفید سرخ اودی وغیرہ مختلف
رنگتون اور متفرق وضع کی ہین۔ جو جال مین بونی چاہئیین۔ فی قسم ۲ ر

سن فلاور (سورج مکھی) ۱۱ اقسام مختلف الالوان ہین۔ اسکا درخت
مشہور ۷ فیٹ اونچا اور بآسانی خوشنما پھول دینے والا درخت ہے۔ شہد کی مکھی کے
لیئے زیادہ مفید ہے۔ ماہ اپریل مین کشادہ زمین مین بوو۔ مارچ کے مہینے مین اوپر کا بیج کا خانہ
ڈھانپنے سے بخوبی جم آتا ہے۔ اکثر برسات مین بوتے ہین۔ فی قسم ۲ ر

ڈیلیا۔ (روٹ یعنی گڈھے) کی قسم سے ہے۔ اسکی بھی کئی قسم ہین۔ پھول خوشرنگ
خوش وضع ہوتا ہے جیسے گل صد برگ کا دھوکہ ہوتا ہے۔ اسکے
پھولونکے گڈھے مین۔ جو بغیر محصول فی ڈزن ۳ ر

کوئلہ

(بقیہ تمدن نمبر ۳ صفحہ ۱۸)

ہے کانون کی اطراف مین بنائی گئی ہے۔ اور سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کے حکم مورخہ اگست کے موافق چلتی بھی ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ مقام کانون کی تلاش و تفتیش نہین کیجاتی۔ اور کیون نہین انمین سے کوئلہ برآمد کیا جاتا؟ ایک انجنیر صاحب اس کان کیطرف گئے تھے وہ دیکھ کر پھولے نہ سمائے۔ اور انکو معلوم ہوا کہ اگر ریاست ریوان کی کانون سے کوئلہ نکالا جائے تو سوا لاکھ ٹن کوئلہ (ایک ٹن بیس من سے زیادہ ہوتا ہے) سالانہ برآمد ہو سکتا ہے۔ جو اسی مقام پر بآسانی بنرخ تین یا ساڑھے تین روپے فی ٹن فروخت ہوگا۔ بخلاف رانی گنج کے یا بیر ہمی کوئلے کے جو اب ۱۳ روپے سے ۱۵ روپے فی ٹن تک فروخت ہوتا ہے۔ انجنیر موصوف نے اپنی رپورٹ مین تحریر کیا کہ یہانسے فوراً کوئلہ نکالنے کی تجویز کرلی جاہیے۔ کیونکہ گویا یہ کان زر ہے۔ مگر بدقسمتی سے صاحب موصوف رخصت پر چلے گئے۔ اور ابتک واپس نہین آئے۔

کھانون کے ڈائرکٹر صاحب کلکتہ مین طلب ہوئے تھے۔ اور حسب الحکم سرکار کار آزمودہ اور کاریگر لوگون کی راے کے موافق ایک نقشہ اور تجویز کوئلے کی کھدائی کے واسطے طیار کیا تھا مگر اسکو ۵ کونسل انجنیرون اور ایک ممبر کونسل کی منظوری بھی درکار تھی۔ ۴ انجنیرون نے تو اسکو منظور کرلیا۔ اور راضی ہوگئے۔ مگر پانچوین حضرت نے اسکو بالکل الٹ دیا۔ اور پھر کونسل کے ممبر صاحب نے بھی نامنظور کیا جس سے وہ کام تو نہین رہگیا۔ اب تو کلون کے طیار کرنے کا کوئی بندوبست ہوتا ہے۔ نہ کوئی کارخانہ محنت طیار ہوتا ہے۔ اور چونکہ یہی اشیا ضروری ہین اور یہ ندارد ہین۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ قدرتی خزانے بے خبری سے چھوڑ دیئے جاتے ہین اور کسیکو کچھ پرواہ نہین۔ باوصفیکہ کوئلہ کی سخت ضرورت ہے۔

خرابی یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اس قسم کی مشقت سے واقف ہی نہین ہوئی۔ حالانکہ ہندوستان
مین کانی محنتی کارخانے بہت کم ہین۔ کیونکہ لوگ زمین کے اندر کے کام کو اس ملک مین
پسند ہی نہین کرتے۔ نہ اسکی قدر و قیمت سے واقف ہین بس دیہات ہین۔ اور زراعت
کے ٹوٹے پھوٹے آلات ہین۔ اور کچھ بھی نہین غور کرنے کی بات ہے۔ کہ زمین کیسی زرخیز
شئے ہے۔ آدمی کا یہی فرض نہین ہے۔ کہ صرف تخم ریزی اور زراعت کے ذریعہ سے خفتہ ہائے
ارضی سے نفع حاصل کرے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جو ذخیرے زمین مین پوشیدہ ہین انکو
اپنی محنت و مشقت سے برآمد کرے۔ جیسے یہ کوئلے کی کانین جنمین سے کوئلہ نکالتے ہین
گورنمنٹ و رعایا کو لازم ہے۔ کہ ریلوے کمپنیون کو مدد دین۔

ٹپیا ایلی پھنیٹا کا بیان

ٹپیا ایلی پھنیٹا کو مرہٹی زبان مین پان کونس کہتے ہین۔ سالگذشتہ مین بمقام
گنیش کھنڈ ۶ ٹن ۵ ہنڈرڈ ویٹ فی ایکڑ کے حساب سے خشک فصل اسکی حاصل ہوئی لیکن
اس سال ۷ ٹن ۵ ہنڈرڈ ویٹ پیداوار ہوئی۔ سالگذشتہ مین حسب ذیل مصارف ہوئے۔

زمین مین پودے لگانے مین	[illegible]	مالگذاری زمین	[illegible]
خس وخاشاک صاف کرنے مین	[illegible]	کاٹنے اور خشک کرنے مین	[illegible]
آبپاشی کرنے مین	[illegible]	کل	[illegible]

اس نرخ سے فی ٹن صرفہ سمیت ہوا۔ ایک ٹن خشک پتے انگلینڈ روانہ
کرنے کے لیے طیار ہین۔ اور زیادہ قلیل عرصہ مین فرمایش ہونے پر طیار ہو سکتے ہین۔

پنجاب مین ریشم کے کیڑے پالنے کا بیان

(تتمہ فنون نمبر ۳ جلد ۱۳ صفحہ ۱۴)

کیڑون کی کل کارروائی ۴۰ سے ۴۵ روز مین ہوجاتی ہے۔

پالنے کی کارروائی کے درمیان نہایت احتیاط سے آزمایش کرتے رہنا چاہیے
کہ آیا انکے درمیان کوئی مرض تو پیدا نہین ہوا۔ مریض کیڑون کی رنگت گندہ گہری زرد
ہوجاتی ہے۔ اور زیادہ پھول جاتے ہین۔ انکو فوراً مکان سے باہر نکالکر دور پھینکدو
نہین تو وے اور دوسرون مین مرض پھیلاکر سب کی ہلاکت کا باعث ہونگے۔ انکے کھانے
کے وقت دروازہ کھول دو۔ تاکہ تازہ ہوا برابر آتی رہے۔ پتّون کو اول مکان مین
لاکر خوب ہلاکر صاف کرلو تب کیڑون کو دو۔ گرم یا تر پتّون کو دینا خطرناک ہوتا ہے ایسی
بے احتیاطی کرنے سے کیڑون مین مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ اور مرجاتے ہین۔ انکو ایک دوسرے
سے فاصلہ پر رکھو۔ تاکہ وے بخوبی کھا سکین۔ اکثر چھوٹے کیڑے غذا نہ پانے کے باعث
مرجاتے ہین جب بہت نزدیک رکھدیئے جاتے ہین۔ زیادہ نزدیک رکھنے کے
باعث اکثر دم گھٹنے کے باعث مرجاتے ہین۔ بڑے انپر چڑھکر دبا ڈالتے ہین۔

دیسیون کے کیڑے پالنے مین یہ ایک سخت عیب ہے کہ وے اسقدر زیادہ
شمار کیڑون کا پال لیتے ہین۔ کہ جنکا پورا بندوبست نہین کرسکتے۔ یا جنکے لیے
انکے پاس کافی جگہ نہین ہوتی۔ انکا یہ انجام ہوتا ہے۔ کہ نصف سے زیادہ کیڑے
مرجاتے ہین۔ اور بجاے ایک اونس (نصف چھٹانک) انڈون سے ۴۰ سیر ریشم
کے کوئے حاصل کرنے کے انکو صرف ساڑھے ۱۲ سیر نصیب ہوتے ہین۔ انکو سمجھادینا
مشکل ہے۔ کہ اگر وہ کم انڈے لین۔ اور کیڑون کو زیادہ جگہہ دین۔ تو بہتر نتیجہ پیدا
ہوگا۔ وے یہ خیال نہین کرتے۔ کہ زیادہ تر کیڑے جو تیسرے اور چوتھے مرتبہ کینچلی
کرنے مین مرجاتے ہین زیادہ پتّے کھا لیتے ہین۔ اگر وے کیڑے جو بچ رہے ہون
ان پتّون کو کھاتے جو ناحق ضائع گئین اور اگر وہ جگہہ جو مرنے والے کیڑون نے
روکی تھی۔ انکو ملتی۔ تو یقین ہے۔ کہ انکا ریشم زیادہ بھاری اور بہتر قسم کا ہوتا۔

کوئے وزن سے خریدے جاتے ہین - نہ کہ شمار سے - ایک ہوشیار کاریگر فی فصل شمار سے
زیادہ وزندار ریشم کے کوئے حاصل کرسکتا ہے - اتنے کوئے یہانکے کاریگر ویکن سے کوئی بھی
بہت زیادہ شمار سے کبھی پیدا نہین کراسکتا علاوہ برین ہوشیار آدمی کوئی ٹٹے فضول
ضائع بھی نہ ہونے دیگا - نہ فضول تکالیف اٹھائیگا - ایسے کوئون کی قیمت بھی بازار
مین زیادہ وصول ہوگی -

پنجاب مین جو ریشم طیار ہوتا ہے - قسم مین عمدہ ہوتا ہے - وہ اٹلی مین کے ریشم کی
مانند ہوتا ہے - اور بنگال کی پیداوار سے بہت زیادہ بڑھکر ہوتا ہے - پنجاب کی
آب وہوا ریشم کے کیڑون کے لیے نہایت مناسب ہے - اور یہان توت کے درخت
بھی بخوبی سرسبز ہوتے ہین - اگر یہانکے باغون مین کل چینی توت نہ میسر آسکین تو
کم سے کم فیصدی ۲۵ تو ہون - چینی توت شروع فبروری (فروری) مین ننھے سے پتے
لے آتے ہین - مگر دیسی اس مہینے کے اخیر مین پتے لاتے ہین - چینی توت سے کیڑون کا
پالنا جلد شروع ہوجاتا ہے - اور کل کارروائی موسم زیادہ گرم ہونیسے پہلے ختم ہوجاتی ہے -

اب مین کیڑون کی نسل پیدا کرنے کے بارہ مین دو ایک الفاظ تحریر کرونگا
یہ کام نہایت نازک اور مشکل ہے - اسکو بخوبی انجام دینے کے لیے ہوشیار و لائق کارگزار
کاریگر چاہیے - فرانس مین ریشم کم پیدا ہونے کی اصل وجہ ایک یہی ہے - کہ وہان کسان خود
اپنے کام کے لیے انڈے رکھنے کو ضد کرتے ہین - مگر وہ انکو عمدہ طور سے نہین رکھنا جانتے
مردار اور بیمار کیڑون کا جوڑا لگا دیا جاتا ہے - لہذا کمزور اور بیجان انڈے پیدا ہوتے ہین
جنسے ایسی ہی نسل پیدا ہوتی ہے - اور دوبارہ سہ بارہ ایسا ہونیسے کیڑون کی نسل
کسی مصرف کی نہین رہجاتی - یہانتک کہ اخیر مین جاکر وہ ایسے پیدا ہوتے ہین کہ
بالکل ریشم کاتنے لائق نہین ہوتے - اور فصل ضائع ہوجاتی ہے - ہر کیڑے کو جوڑا بنانے
سے قبل جوڑا لگانے کے بخوبی آزمالینا چاہیے - کہ وہ صحیح وسالم ہے - اگر اسمین ذرا بھی

بیماری کی علامت معلوم ہو ۔ تو اسکو بے مصرف سمجھ کر پھینک دینا چاہیے ۔
ریشم کے پیدا کرنے والون کا زیادہ فائدہ اسی مین ہے ۔ کہ خود بے احتیاطی
سے کیڑون کی نسل پیدا کرنے کی بہ نسبت ہر سال مشہور کاریگرون سے انڈے خرید لیا کرین
اس صورت مین انکو بہتر انڈے ملینگے ۔ جس سے وہ ریشم کی عمدہ فصل حاصل کر سکینگے
مین نسل پیدا کرنے کی ترکیب کو تاہم یہان بیان کئے دیتا ہون ۔ سب سے
عمدہ قسم کے کوئے اول منتخب کر لو ۔ انکو اس طور پر مثل ایک پیالہ کے ہار کے سُوت
مین پرو لو مگر یہ احتیاط رہے کہ سوئی سے کیڑہ نہ چھدے ۔ انکو ڈوریون کی قطارون
کے اوپر رکھ دو ۔ جو ایک کمرے مین برابر تانی جاتی ہین ۔ کمرے مین ذرا اندھیرا رکھو
کیڑے ۸ و ۱۱ بجے کے درمیان صبح کو کوئے پھاڑ کر نکل آئینگے ۔ جب کیڑے اپنے قد پر
بخوبی پہونچ جائین ۔ تو نر اور مادہ کو علیحدہ کر لو ۔ اور علیحدہ علیحدہ رکھو ۔ نر اور مادہ
کی پہچان باسانی ہو سکتی ہے ۔ مادہ نر کی بہ نسبت قد مین بہت زیادہ بڑی ہوتی ہے
ہر کیڑے کو بخوبی آزما لو ۔ کہ اسکے بدن اور پر مین کسی قسم کے سیاہ دھبے یا بندکی
تو نہین جس مین یہ نشان ہون اُسکو سمجھ لو کہ تندرست نہین ہے ۔ اور اُسکو فوراً
ہلاک کر ڈالو ۔ اس سے عمدہ تندرست نسل نہ پیدا ہوگی ۔ بجز خالص سفید کیڑے کے
دوسرے کو جوڑا نہ لگنے دو ۔ نر و مادہ کو چٹائی کی چنگیر پر رکھ دو ۔ وہ وہان خود
جوڑا لگ جائینگے ۔ جب وے بخوبی جفتی کر چکینگے ۔ تو نر از خود علیحدہ ہو جائیگا تب
اسکو باہر پھینک دو ۔ اور مادہ کو باریک ململ کے کپڑے پر رکھ دو ۔ جہان وہ انڈے
رکھ کر مر جائیگی ۔ کپڑے کو کھلا رہنے دو ۔ جب تک انڈے سیاہ رنگ نہ ہو جائین
ایک گھڑے کو ذرا گرم پانی سے بھر کر پاس رکھ لو ۔ پانی صرف اسقدر گرم ہو کہ انگلی ٹہری
جاتی رہے ۔ گنگنا رہے ۔ کپڑے کو مع انڈون کے اُٹھا کر پانی مین ڈبا دو ۔ اور
انڈون کو ایک ہاتھی دانت کے کاغذ تراشن سے آہستہ آہستہ ہلا دو ۔ جب کل انڈے

کیڑے پر سے چھوٹ کر پانی مین چلے جائین - تو یہ خیال رکھو - کہ عمدہ اور درست انڈے پانی مین ڈوب جائینگے - اور خالی نادرست تیرتے رہینگے - پانی کو آہستگی سے نکال ڈالو - اور انڈون کو گتے سے نکالکر صاف کپڑے پر اور صاف کمرے مین پھیلادو - اور انکو پنکھے سے ہوا کرو - تاکہ خشک ہو جائین جب بخوبی خشک ہو جائین - تو انکو نئی باریک ململ کی تھیلیون مین رکھو - ہر تھیلی مین چھٹانک انڈون سے زیادہ نہ رہین - ان تھیلیون کو چوبی صندوق مین رکھ دو - اس طور پر رکھو - کہ صندوق کے کنارے کنارے وہ ڈھیلے لٹکتے رہین - اس صندوق مین اوپر اور چارہ طرف سوراخ بنے ہون - اس صندوق کو بہت جلد پہاڑ پر روانہ کردو - اور ایسی تدبیر کردو - کہ وہان بہت کم عرصہ مین پہونچ جائے - وہان پہونچنے پر انکو ایک کمرے کے وسط مین لٹکادو - جہان کسی قسم کی سیل ونمی کا خوف نہو - اسی طور انکو دوسرے سال کے ماہ فروری کے شروع تک رہنے دو - تب وہان سے کیڑے پیدا کرنے اور پالنے کی کارروائی کے لیے لے آنا چاہیے - (م) - ک - ن - ک -

پنجاب مین ریشم کی پیداوار

لاہور کے قریب مقام چھنگا منگا مین ریشم کے کیڑے بخوبی پرورش پائے - غذا اور آب ہوا کے باعث کیڑے عمدہ پلے - دو جھونپڑیان انکے لیے بنائی گئین جو ایک ہزار ۶ سو ۸ فیٹ لمبی اور ۲۰ فیٹ چوڑی تھی - اسمین خانون کی دو قطارین بنائی گئی - جب انمین تمام کیڑے بھر گئے - تو ۳۲ ہزار ۳ سو ۶۰ مربع فیٹ کیڑون کے کوئے ہوئے -

دودھ بڑھنے کا نسخہ

گائے کو اگر دن مین تین بار گرم کنا ہوا پانی ٹھنڈا کرکے پلایا جایا کرے - تو وہ خوب دودھ دیتی ہے

متفرقات

یُوکا نامی بیل سے رسی اور بورئے بنائے جاتے ہین - اسکی ڈالیون . در جڑ سے کاغذ بنتا ہے - جاپان مین یہ بیل بہت پھیلی رہتی ہے لیکن شمالی اضلاع مین فقط ۴ فیٹ تک ہی لمبی ہوتی ہے - اسکا قطر ۱ ۳ - ۲ انچہ رہتا ہے - اطلانٹک دریا مین یہ بیل بہت ملتی ہے - اور وہانسے یونائیٹڈ کنگڈم (نارتھ امریکہ) کیطرف روانہ ہوتی ہے ایک ایک درخت سے کئی کئی ہنڈرڈ ویٹ لُبدی نکلتی ہے جسکا سوکھنے پر ۱۰ فیصدی وزن کم ہوتا ہے - باقی کا کاغذ بنجاتا ہے - لبدی آلہ سے ریشہ نکالکر بنائی جاتی ہے - سُوت کے کاغذ سے اسکا کاغذ بدرجہا بہتر ثابت ہوا ہے - اسپر روشنائی بہت جلد خشک ہوجاتی ہے یہ کاغذ اہل مطابع خصوصاً اخبارات کے لیے بڑے کام کا ہے -

سیلون سے گذشتہ سال مین بیرونجات کو ۱۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ چاء روانہ ہوئی - اور ۳۱ - مارچ ۱۸۹۸ء کے اخیر پر ختم ہونیوالے سال مین ۱۰ لاکھ ۱۰ ہزار ۲ سو ۵۲ پونڈ بمقابلہ ۷ لاکھ ۲ ہزار ۳ سو ۸ پونڈ پچھلے سال کے اُسی عرصہ کے اندر روانہ ہوئی -

ٹانٹسو کے ضلع مین کروسن تیل کا کنوان اور کوئلہ کی کان نکلی ہے - تیل کی کانین مقام ٹراقین مین ہین جو ٹانٹسو سے ۸ میل پر ہے - کُل ۶ چاہ ہین - انمین سے ۳ عمدہ ہین - انسے آہستہ آہستہ تیل رستا ہے - اور ہر ایک سے ایک بیرل ماہوار تیل نکلتا ہے - ایرچا کے مقام انان چانگ مین تیل نکلنے کی زمین ہے - یہ زمین ریتلی ہے جسمین سے پانی رستا ہے ٹراقین کی زمین چکنی ہے جسکے باعث تیل جلد نہین نکلتا اگر اس چکنی مٹی کو پانی مین بھگو دو تو اوپر تیل جم جائیگا - اور مٹی تہ نشین ہوجائیگی - جنوبی ٹانٹسو کے پہاڑونکے قریب کوئلہ ملتا ہے جو ۴ فیٹ موٹا رہتا ہے - اسکی دوسری جانب ۳۰ فیٹ تک کھودا گیا - تو دو طبقے کوئلہ کے ملے -

بڑھانے کی رغبت دلاتی ہے ۔ افسوس ہے کہ سیلون میں خاطر خواہ پیداوار نہ ہوئی ۔
قابل غور یہ امر ہے ۔ کہ پتے سب برابر پھیلاؤ ۔ اوپر تلے نہ ہوں ۔ پرانے پتوں
کو نہ ملاؤ ۔ پھر سکھا کر صندوقوں میں بند کرو ۔ صبح کے وقت پتے چنو ۔ اور بڑے صاف
تختوں پر پھیلا دو ۔ اسکے بعد ایسی جگہ سکھاؤ جہاں روشنی ہو پہنچے ۔ ان پتوں سے
ایک قسم کا نمک الکلائیڈ نکلتا ہے ۔

کوکا کی طیاری کی یہ ترکیب ہے کہ کوکا کے پتوں کو پختہ ہونے کے
وقت جمع کر لو ۔ اسوقت وہ اوپر سے سبز چمکیلے اور پشت کی طرف زردی مائل سبز
رہتے ہیں ۔ انمیں کچھ خوشبو بھی رہتی ہے ۔ پتے ہوشیاری ہاتھ سے جمع کرو ۔ اور
انکو احتیاط سے رکھو کہ پھپھوندی نہ لگے ۔ پتوں کے ساتھ کلیاں بھی رہتی ہیں جنکو خراب
نہ ہونے دو ۔ اسکے بعد ٹوکرے میں بھر کر لاؤ ۔ چونہ کیا ہوا فرش جو ہو ۔ اسپر پتے
پھیلا دو ۔ اور روز تیز دھوپ میں سکھاؤ ۔ کیونکہ اگر پتے جلد سکھاؤ گے ۔ تو رنگ اور
پتوں کی خوشبو باقی رہیگی ۔ اگر سبکو ایک جگہ اکٹھا رکھدو گے ۔ تو پتوں کا رنگ
بگڑ جائیگا ۔ اور خراب بو دینے والا مزا ہو جائیگا ۔ بعض ضلعوں میں کچے پتے گوندھ لئے
جاتے ہیں ۔ اس سے فائدہ غرض ہے ۔ کہ ایسے کرنے سے پتے نہیں مڑتے ۔ یہ بہتر
ہے ۔ پھر ان پتوں کے گٹھے باندھو ۔ اور اوپر سے بوجھ ڈالکر دابو ۔ پھر جہاں
جانا چاہیں ۔ صندوق کے اندر ٹین لپیٹا کراتے ہیں ۔ پتے رکھکر بھیجو ۔ تاکہ پتے بگڑنے
نہ پائیں [illegible] اکثر [illegible] پونڈ پیدا ہوتا ہے ۔ بعض ضلعوں میں
[illegible] نہیں [illegible] ہوتی ہیں ۔ اور پتے فراہم کیے جاتے ہیں

سندھ سے ۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۱۲ ہنڈرڈ ویٹ گیہون قیمتی ۱۸ لاکھ ۳۵ ہزار ۴ سو ۹۲ روپے کا بیرونجات کو روانہ ہُوا۔

جوٹ کم قسم سن) تمام ہندوستان مین ۱۲ کارخانے ہین جنمین ۷۴ ہزار ۸ سو ۸۶ لوگ نوکر ہین۔ دو کے سوا کُل کارخانے بنگال مین ہین جنمین سے اکثر کلکتہ کے قریب ہین۔ ایک بمبئی مین ہے اور ایک وزگاپٹن مین ہے۔ یہ کارخانے کم ترقی پر ہین۔ ان سب کارخانون مین ہر سال ایک لاکھ ۲۴ ہزار ٹن جوٹ نکلتا ہے جسکی قیمت ۲۰ لاکھ ہوتی ہے۔

کمل کے کیڑے نمک کی بکنی ڈالنے سے مرجاتے ہین۔ اور چونہ کی بکنی یا چونہ کے پانی مین تازہ جالے ملا کر ڈالنے سے بھی مرجاتے ہین۔ گندھک کی بکنی درخت پر ڈالنے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ اور پھٹکری کا پانی اگر پچکاری مین بھر کر درخت پر مارین۔ تو اُس سے بھی مرجاتے ہین۔ بارش کے ہوتے ہی بعض مقامات پر خود بخود یہ کیڑے غارت ہوجاتے ہین۔ لیکن موسم گرما مین بہت پیدا ہوتے ہین۔

لکڑی کو ہمیشہ کے لیے مضبوط کرنے کی یہ ترکیب ہے۔ کہ اول لکڑی کو سلوشن (مائع) آف زنک وِٹریل مین تر کرو۔ پھر کلورائڈ آف کلکیم مین تر کرو۔ لکڑی پر وارنش سا اس ترکیب سے ہوجائیگا۔ جو اُسکو ہمیشہ کے لیے بچا سکیگا۔

نارنگی کا درخت میوہ کے سب درختون مین بہت دیرپا ہوتا ہے حتی کہ اسکے ۳ سو برس تک درخت رہتے ثابت ہوئے ہین۔ اور ایک سو برس تک برابر میوے دیتے رہتے ہین۔ اور کسی میوہ کا درخت بغیر اتنی بکھیڑے اور بے مصالحہ پھل نہین دیتا جتنے یہ دیتا ہے۔ اسکا درخت تیسرے برس پھلیان لاتا ہے۔ اور پانچوین برس خوب پھلتا ہے۔ اوائل مین بہت

بعد بڑھتا ہے۔ دسوین سال اتنا بڑھتا ہے۔ کہ آیندہ ۵۰ برس تک اتنا نہ بڑھ سکیگا۔

ربر کے درختون کے بارہ مین فی الحال سوبتہ امریکہ کے ملک بریزل مین ایک قاعدہ ایجاد ہوا ہے جسکی رُو سے ربر کے درخت کی جڑ ارتفاعی میٹر تک چھیدی نہین جا سکتی ہے۔ اور ربر نہ نکالی جا سکیگی۔ ہان اس سے اوپر کے تنہ کو زخم دیکر ربر نکالنی چاہیے۔ چھوٹے درختون سے جنکی عمر ۲۵ برس کی نہ ہو ربر نہ نکالی جاوے۔ تاکہ درخت برباد نہ ہوسکین۔ اگر کوئی اس کے خلاف کریگا تو ہم سو روپے جرمانہ کا سزایاب ہوگا۔ اور اگر کوئی ایک ہزار درخت دو برس کے پرورش کیے ہوئے دکھلاوے۔ تو اسکو دو سو روپے انعام ملیگا۔

کروسن آئیل یا مٹی کا تیل جسکو اکثر حیدرآبادی گیاس کا تیل بولتے مین۔ نہایت بدبو دینے والا ہوتا ہے۔ جب ہاتھ کو لگ جاتا ہے۔ تو اسکی بو بڑی دقت سے جاتی ہے۔ اب میر فیاض علیصاحب نے آزما کر ہمکو بتلایا کہ روغن کنجد لگانے سے بالکل بدبو زائل ہوجاتی ہے۔

لوہے سے زیادہ مضبوط لکڑی طیار کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ السی کا تھوڑا سا تیل لو۔ اور خوب اوٹاؤ۔ اسمین کوئلے ڈالکر ہلاؤ۔ جب خوب سیاہ ہوجاوے۔ تو اسکو خشک کرکے اُس سے لکڑی رنگو۔ اور لکڑی کو اپنے کام مین لاؤ۔ یہ طیار شدہ لکڑی نہایت مضبوط اور کیڑے کے نقصان سے محفوظ رہے گی۔

جنوبی آسٹریلیا مین گڑھون (خوضون) یا کھو کے اندر اناج اور چارا دبانے سے نہایت کامیابی ہوئی۔ پہلے لندن مین چند گڑھے بنے تھے۔ اب ۴ سو سے زیادہ ہوگئے۔ انمین سے ۵ سو ۱۰۴ انگلینڈ مین ہین

اس مُلک کے ۷ حصّے ہین جنکے نام یہ ہین - اور آبادی بھی مرقوم ہے

وکٹوریہ	۹ لاکھ ۱۷ ہزار	۳ سو ۱	
نیوسوتھ ویلز	۸ لاکھ ۳۴ ہزار	۳ سو	۸۹
کوئینس لینڈ	۲ لاکھ ۶۷ ہزار	۸ سو	۶۵
جنوبی آسٹریلیا	۲ لاکھ ۹۹ ہزار	۰	۱۲
مغربی اسٹریلیا	۳۱ ہزار	۲ سو	۳۴
تسمینیا	ایک لاکھ ۲۴ ہزار	۳ سو	۵۰
نیوزیلینڈ	۵ لاکھ ۲۹ ہزار	۲ سو	۹۲

ماہ جولائی - اگست - ستمبر کی

اس مہینے مین گلاب کارنیشنس - اور بعض جرینیم اور کچھ بیگونیا پھول دیتے ہین - اور باغ کی سفید کیلی اور بہت سے خوبصورت مکان مین رہنے والی اقسام اور برسانی بوئے جانے والے درخت اب پھولون کی بہار دیتے ہین - اور پیشن فلاور (طاقتور پھول) اور ارغوانی کیک ٹوسس اور اسٹیفانوٹس اور گارڈینیاس اور ایکمینس اور چمکیلے کنولوولس پھول دیتے ہین - یہ آخری دونون شام لگے سکے بارڈن کے لیے موزون ہین - اور کلیم بنگ ٹیلی یا لیجیے جیرانیوڈریا برسانی اُگنے ہین - اور یہ پھول دیوارون مثل ہار کے لٹکتے رہتے اور کئی مہینے تک بہار دیتے رہتے ہین - یہ پھول ماہ مئی سے کھلتے اور ستمبر کے اخیر تک رہتے ہین - ہمنے اسکا ایک پھول توڑکر چراغ کے سامنے میز پر چھ روز تک رکھا جسکا بالکل رنگ نہین بگڑا - بعدہٗ رطوبت نہ رہنے اور تری نہ پہونچنے کے باعث پنکھڑیان جھڑنے لگین - اسکی پنکھڑیان موٹی ہوتی ہین اور رنگ چمکیلا قرمزی ہوتا ہے - اور مثل گھنٹی کے ۳ - انچ لمبا ہوتا ہے - درخت کے پتے بہت گہرے سبز رہتے ہین -

اکے مینس کی قسم بہت دلپسند ہے موسم گرما اور سرما کے لیے خصوصاً ٹوکریون مین لٹکانے سے - یہ گلدانون مین لگانے کے واسطے بھی کارآمد ہے - اسکی اقسام مسٹر اور ڈیزل قرمزی چمکیلے رنگ کے پھول دیتی ہین - یہ تما برسات مین بھی پھول دیتی ہے لینجی فلورا آلبا - مارگریٹا - ڈاکٹر ہوپف یہ تینون سفید پھول دیتی ہین - اور یو مینی - کارل حم الفاریتھ اور لینجی فلورا میجر اور دے نیلے اور ارغوانی پھول دیتی ہین - اور ڈیوک آن ڈچیزڈی باربرنٹ - لیڈی گوسن - پیرل ڈس ٹیڈاس - پرنسس چارلوٹ گلابی پھول دینے والی اقسام ہین - ان پھولونکو ترتیب وار اگر ایک قطار مین لگایا جاے - تو

نہایت خوبصورت معلوم ہوتے ہین -

گلوسینیاس - اِسکی اقسام مین سے درخت ای بی می ٹیبل نئی مشہور اعلی قسم بہت خوشنما پھول دیتی ہے - اِسکا رنگ قرمزی اور بیچ مین سفید نقطے ہوتے ہین چونکہ گلوسینیاس کی ذات ہی خوشنما اور وضعدار ہے - اِسلیے اِسکے بیان کی زیادہ ضرورت نہین ہے - اِسکی وہ قسم بھی عمدہ ہے جسکی پنکھڑی سفید اور زیرہ کے قریب ارغوانی ہوتی ہے - اِسکی قسم مین سے ڈونا کلونا - کنگیری - آبا دائی پولیکا ناوسٹی - پرنس آف رائل خاص خاص بہتر اور عمدہ ہین - اور آبا گرینڈی فلورا - ایری کیولیٹا البا - ڈچ ڈی ہرا بانٹ زیادہ سفید پھول دیتی ہین - اور پرنسس الائیس - رگ سگ نیوپس - ڈیوک آف ولنگٹن - وکٹوریہ رجینا - جولو - لوینس - گلابی سفید اور گلابی پھول دیتی ہین

بگونیا - یہ گلدانون کے کام کا ہے - اِسکی پنکھڑیان دیرپا نہین ہوتین تازہ پھول ماہ جولائی مین رہتے ہین - اِسکی دو ایک نئی اقسام نکلی ہین - جنکے پھول مثل برف سفید رہتے ہین - ایک قسم کا نام برنٹ ہے جو خوشبودار ہے اور سرخ کارنیشن کے پھول سے بڑھتا چڑھتا ہے - سرخ کارنیشن پرانے وقت کا پسند کیا ہوا پھول ہے جسکو اُسوقت کے تمام لوگ بہت پسند کرتے تھے -

ریننکس کا بہت خوبصورت پھول ہوتے ہین جب ٹوکریون مین بھرے ہوئے [illegible] پھول نظر پڑتے ہین تو نہایت تعجب خیز اور خوشنما معلوم ہوتے ہین - اِسکے [illegible] رنگ [illegible] پھول جدا کرلینے چاہئین - کیونکہ وہ دوسری اقسام کے ساتھ اُنکی [illegible] اِسکی وہ قسم جنکے نیچے سے سفید پنکھڑی ہوتی ہے لیڈی روز لین ہے [illegible] اور میڈ آف باتھ - ڈچز آف ہملٹن - ایبا کریگ - لیڈی لوسی [illegible] ٹیس - ڈیوک آف ولنگٹن - لارڈ کلیڈ - مسٹرس ڈوولی - پرنسس [illegible] پنکھڑی کے نیچے کیطرف سنہری زردی والی ہین - اُنمین ارغوانی بھی رہتی ہیں

- سیاہ رنگ کے پھولون کی اقسام الگزنڈرہ مینا جیبتی - اکلاٹ - کنگ آف پرلس
رس کار نیجی - نیپالی چیف ہین جو ٹوکریون اور پتلی ہموار تشتریون مین لگانے
کے لیے نہایت مفید ہین -

فلاکس - اب پھول دیتے ہین - یہ پھول تمام گرما مین رہتے ہین
اور تشتریون مین دوسرے پھولون کے ساتھ رکھنے کے واسطے زیادہ خوب ہین
اسکی اتنی اقسام ہین - کہ جنکا بیان ایک علیحدہ کتاب مین کیا جاسکتا ہے - منجملہ انکے
خوبصورت پنکھڑیان سفید اور رنگ گلابی یا اودی والی قسم اور گلابی پھول اور قرمزی
بیج والی قسم بہت بہتر ہین - انمین لکیرون والے پھول بھی رہتے ہین جو چندان قیمتی
نہین سمجھے جاتے - **انتھرنم** نہایت خوشنما اور خوبصورت پھول اسکی اقسام بہت
سے ہے - اوربن اسکیماس - اور رموس - یہ اقسام سایہ مین خوب اگتی ہین - اور
نہایت بہار دکھلاتی ہین - اور پانی زیادہ نہین چاہتین - اور بہت پھول دیتی
ہین - **وربینا** - اخیر گرما کے لیے مخصوص پھول ہے - اسمین سے قرمزی
مع ہلکی آنکھ نہایت خوبصورت قسم ہے جسکی اقسام مین سے یہ درخت ہین ڈیاڈم
لارڈ کلیٹر - کارمٹ - اکلپس - نیوبلس الٹرا - ڈفاکیس - سرپرائز مسس اوڈرف
فیر فلالی - اسنوفلیک (یہ نہایت سفید ہے) اور مسس ہالفارڈ - بلانچ - (دوم درجہ کا
سفید) فرسٹ آف دی فیر - (یہ سفید ہے ارغوانی آنکھ والا) ہنرل سمسن - کلیٹو
گینٹ ڈس بٹاس قرمزی چمکیلے پھول دیتے ہین - ٹیوکری ووڈس اودے
پھول دیتا ہے - ایک قسم ہملن بھی خوبصورت ہے - آخری نوبلی سما بھی گلابی
قسم نہایت خوبصورت ہے ہلکی آنکھ والی -

جیساکہ کنز پریاس بہت پھول دیتا ہے ویساہی لاکسفر
اور ڈیلیاس اور چینا آسٹرس حد درجہ کے پھول دینے والے ہین - اور

جولائی کے مہینے مین کیا کرنا چاہیے

ترکاریان

بینگن - اکرو - بلول - کھیرا - پچایان - یہ دیسی ترکاریان اس مہینے مین بو سکتے ہین انگریزی ترکاریون کے بونے کا موسم قریب ہے لیکن اب کالیفلاور بویا جا سکتا ہے اورک - لھسن - جروسلم - آرٹی چوک - جہان بوئے ہوئے ہون آنیرمٹی چڑھاؤ - زمین تھا کر کے طیار کرو - تاکہ آیندہ اسمین چیزین بو سکو - براکولی کیاریون مین بوؤ - گوبی کی حفاظت کرو - سرما کے موسم مین لگانے کے لیے سب اقسام کے تخم اب بوؤ - کارڈون کی روپ کو علیحدہ علیحدہ بوو - سلیری برساتی موسم مین بوؤ - لیکن تخم بونے کا اب وقت نہین ہے - ان پود روپ کو بوؤ - کھیرے اونچی زمینون پر بغیر پانی کے بخوبی ہوتے ہین مگر ایسا کبھی نہ ہو - کہ پانی کی خواہش سے سوکھ جائین - اگر پانی کی ضرورت ہو - تو شام کے وقت دو چار روز متواتر پانی دو - پھر ایک ہفتہ تک نہ دو - انڈو سرما کے لیے اس مہینے کے شروع اور اخیر مین بوؤ - لھسن اور شالٹ طیار شدہ کو نکال لو - کڑنی کی قسم کی پھلی شروع مہینے مین بونا مفید ہے - سرما کے استعمال کے واسطے پارسلی بوؤ یہ بہت ضروری چیز ہے جسقدر ہو سکے اسکی کاشت کرو - اقسام گول مٹر جون کے مہینے مین عمدہ ہوتی ہین - ٹنگ لیڈر - اور لٹل جم پی کی اقسام حال مین بو سکتے ہین - مگر کامیابی کی پوری امید نہین کیجا سکتی - اب ان آلوؤن کو نکال لو جنکے پتے خشک ہو گئے ہون - مولی بونے مین تامل نہ کرو - گوبی کو علیحدہ کرو - اگر ہوا خشک ہے تو پانی دیا کرو اس مہینے کے شروع مین شلجم بافراط بوؤ - ولایتی بینگنون کے پتے درخت پر سے نوچ کر پھینک دو - تاکہ پھلون کو ہوا پہونچے - گاجر - کالیفلاور - اور لٹیوس تینون کو بوؤ -

اسیلیے اطلاع دیجاتی ہے - کہ جن حضرات نے اوائل مین درخواستین بھجوائی تھین - اور انمین سے بعض کی تعمیل نہ ہوئی تھی - وہ پھر اپنا پتا اور مقدار خریدی تخم سے مطلع فرمائیں تاکہ انکی فرمایش روانہ کیجاے - اور انکا انتظار مٹایا جاے - (ایڈیٹر فنون)

نیا گوند

مسٹر کرسٹی ان کو کارخانہ دار ایک نئی قسم کے افریقہ کے گوند کو آزما رہے ہین جو انڈین ربر سے مشابہ ہے - اور جسکو افریقہ کے لوگ بکثرت فراہم کرتے ہین - لیکن ابھی یہ کچھ معلوم نہین ہوا - کہ یہ گوند کس درخت سے اُتار کر لاتے ہین - اسیلیے ابھی اسکا نام بھی کچھ تجویز نہین ہوا - دوسرے کارخانہ دار بھی اسکو امتحان مین لارہے ہین - کیونکہ یہ ربر مین ملا کر بہت سے کامون مین لگایا جاتا ہے - ہم خیال کرتے ہین - کہ چند روز مین یہ گوند بھی تجارت مین داخل ہو جائیگا -

انجمن زراعت

نرساپور ضلع گوداوری مین ایک انجمن قائم ہوئی ہے - جسکا نام اگریکلچرل سوسائٹی رکھا گیا ہے - اس انجمن نے سرکار سے دو ایکڑ زمین آزمایش کے فارم بنانے کے لیے مانگی تھی - جسپر گورنمنٹ مدراس سے عجیب جواب ملا ہے - کہ "جب انجمن قائم ہو جائیگی - اُسوقت درخواست پر مناسب لحاظ ہوگا" !!!

یہ حکم نہایت تعجب خیز ہے - اگر انجمن قائم نہ ہوتی - تو یہ درخواست ہی کیون روانہ کیجاتی - صاحب کلکٹر ضلع نے اس انجمن کی بڑی سفارش کی ہے - اور لکھا ہے کہ "اگر ایک سال مین انجمن نے کچھ فائدہ معلوم نہ کرایا - تو زمین واپس لیجاسکتی ہے" - ہمنے خیال کیا تھا - کہ گورنمنٹ ایسے کام مین خوب مدد دیگی - لیکن اُسنے تو کچھ اور ہی شگوفہ کھلایا -

ایک کالا کیچڑ نامی کیڑا ہوتا ہے - جو درختوں میں ہمیشہ رہتا ہے اور پتوں اور پھولوں کو چاٹتا رہتا ہے - اور رات کو نقصان کرتا ہے - اسی وجہ سے اسکا نام بھیڑیا (گرگ) رکھا گیا ہے - اسکا علاج مار ڈالنا ہے کیڑوں کو -

براکس پریکن کلاک دوسرا کیڑا ہے - یہ جولائی (شہر یورپ) میں زمین میں انڈے دیتا ہے - انڈوں سے فوراً بچے نکل آتے ہیں - اور جلد بڑھ جاتے ہیں - اور درختوں کی جڑوں کو کھا جاتے ہیں - جب بڑے ہوتے ہیں - تو اوپر کے پتے کھاتے ہیں - یہ گلاب کے پھول کے زیرہ میں بھی پائے جاتے ہیں - اور پتوں میں گول سوراخ کردیتے ہیں - انکا علاج یہ ہے - کہ اول بچے نکلتے وقت مٹی کو پاؤں سے ملنے سے مرجاتے ہیں - اس مٹی کو اٹھاکر پھینک دو - پھر روح چونہ - اور جالے - یا امونیا لکوئڈ ایک ایک حصہ - یہ چیزیں لیکر ان سے دس حصے پانی میں ملاکر درختوں پر چھڑکو تمام کیڑے مرجائینگے -

مچھر بھی بہت ستاتے ہیں - اگرچہ یہ جانور چھوٹا سا ہے مگر بڑا شریر ہے - اسکی مادہ کے پر نہیں ہوتے جو غنچہ پر رینگتی ہوئی جاکر انڈے دیتی ہے - گرمی میں وہ انڈے نکلتے ہیں - بیان ہے - کہ اسکے پچھلے انڈوں سے کمل کے کیڑے پیدا ہوتے ہیں پرندے اگرچہ ہمکو ان کیڑوں کے غارت کرنے میں مدد دیتے ہیں - اور اٹھاکر لیجاتے ہیں لیکن یہ برائی ہے - کہ وہ مع کیڑے کے پھول کو بھی اٹھا لیجاتے ہیں -

ہمکو ہوشیار رہنا چاہیے - کہ موسم گرما میں سرد پانی جڑ میں یا اوپر ڈالنے سے درخت کی بالیدگی سست ہوجاتی ہے - اور کیڑوں کو حملہ کرنے کا موقع ملجاتا ہے درخت کی صفائی کے لیے ایک پونڈ نرم صابون دو گیلن پانی میں ملالو - روز اس مرکب کی پچکاری مارنی چاہیے - پچکاری مارنے کے بعد دو گیلن بارش کے پانی سے دھوؤ اسکے بعد درخت جہاں سے متضرت رسیدہ ہو وہاں گندھک کی بکنی جڑ پر ڈالو -

گلاب لگاتے وقت سوکھے پتے یا لکڑی گڑھے مین نہ رہنے دو - ورنہ جڑ مین کوئی
دک پیدا ہوجائیگا - اگر دیکھو کہ درخت کی جڑ خراب ہوگئی ہے - تو اسکو آہستگی باہر نکالو - اور
تنی جڑین خراب ہوگئی ہون انکو کاٹ ڈالو باقی کو خوب دھو - پھر کو پاک نیم کی بگنی چھڑ
ورنئی تازہ مٹی مین از سرنو نصب کرو - انشاء اللہ درخت سرسبز ہوجائیگا - اگر زمین کی
ت ہو - تو درخت کو نکال لو - اور اس کے گڑھے مین سے پرانی مٹی نکالکر نئی تازہ مٹی
ات ملاکر گڑھے مین بھرو اسمین درخت کو نصب کرو -

پانی کے باعث اکثر درخت کی جڑ کی مٹی پر کی سطح پر سبزی پیدا ہوجاتی ہے یا کائی
م جاتی ہے جسمین کیڑے رہنے لگتے ہین - اور ہوا اندر جانیسے رک جاتی ہے جس سے
رخت بگڑ جاتا ہے - اسکا علاج یہی ہے - کہ سبزی کو نکالتے رہا کرو -

ماہ اگست مین کیا کرنا چاہیے

ترکاریان

میدانی مقامات مین ترکاریان بوؤ - سلیری کونڈون یا صندوق مین کسیقدر بوؤ
اور اسکو سایہ مین رکھکر بارش کے پانی سے بچاؤ - تخم سے بدیر اسکے موکلے (پنیری) نکلینگی
لیکن اکتوبر مین پود لگانے کے لیے برابر او نچے ہوجا ئینگے - جبکہ برسات اخیر ہوجاتی ہے
اسوقت اسکو کھیت مین لگانے کا عمدہ زمانہ ہے - اب کیبیج (گوبی) بھی کسیقدر بوسکتے
ہین - اگر اگلے مہینے مین بوؤ - تو زیادہ تر مفید ہے - ستمبر کے پہلے بونے سے اگرچہ
درخت اگتے ہین لیکن بڑی احتیاط کرنی پڑتی ہے - اور نفع کم ملتا ہے - نول کول بھی
ستمبر کے مہینے مین بونا - کالیفلاور - براکولی - ایس پرگس اب بوؤ - تاکہ ماہ اکتوبر مین
ئی کیاریون مین بونے کے لیے پوری پود (روپ) بنسکے - ولایتی بینگن بوؤ - جب
کھیت مین لگاؤ - تو اسکی ڈالیونکی سہارے کے واسطے ایک لکڑی کھڑی کردو -

آرٹی چوک (ہاتی چاپ) اگر ماہ گزشتہ مین نہ بویا ہو۔ تو اب بوؤ یا زیادہ بونے کے لیے
بھی یہی موقع ہے چقندر (بیٹ) اگرچہ اب بو سکتے ہین۔ مگر ستمبر کے اخیر مین بونا بہتر ہے
ممالک مغربی و شمالی مین گاجر بو سکتے ہین۔ آلو بوؤ۔ بنگالی کاسنی (قسم سلاد) بھی بوؤ
اونچے مقامات پر آرٹی چوک کے اول سر کاٹو۔ بعدہٗ پتے نکالو۔ زمین
کے اندر جڑونکو رہنے دو۔ تاکہ پھر دوسری فصل مین اُگے ہر کوئی کھلی جگہہ پر ذرا فاصلہ
سے بوؤ۔ گوبی نزدیک نزدیک بوؤ۔ لیکن بڑے قد کے درختونکو فاصلہ سے۔ کالیفلاور
بھی بو سکتے ہین سیلری کی جڑ کی مٹی پھیلاؤ کیونکہ سفید ہونے کے لیے ۵ ہفتے چاہئین
مٹی پھیلانا اسکے درختون کی ترقی کو روکتا ہے۔ اور وہ پختہ ہونے لگتا ہے لیکن مٹی
پھیلانے مین جڑ کو صدمہ نہ پہونچے۔ انڈیو (کاسنی) بوؤ۔ جو پہلے بویا گیا تھا۔ اُسکو
اُکھاڑ کر دوسری جگہہ لگاؤ۔ لٹوس (کاہو قسم سلاد) پیاز۔ وسط ماہ مین بوؤ۔ تاکہ سرما
مین وہ طیار ہو سکین۔ گول مٹر ان مقامات پر بوؤ جہان سردی کا موسم آتا ہو۔ جو
درخت اُگین اُنکی حفاظت کرو۔ اگر ہوا خشک ہے۔ تو پانی دیتے رہو۔ پالک (اسپینچ)
کو جاڑے کے لیے اب بوؤ۔ شلجم بوؤ۔ گرما کی مولی سے زیادہ فاصلہ سے مولی بوؤ
ہلون سدا لی۔ مولی اب بفراغت بو سکتے ہین۔ اور موسم خزان اور جاڑے مین استعمال
کر سکتے ہین۔ گاجر۔ پارسنپ۔ کی زمین کو نلاؤ۔ ہر کوئی کو دوسری جگہہ بدلو۔ سرخ گوبی بوؤ
اونچے مقامات پر پستہ قد کی گاجر بوؤ۔
اچار مین ڈالنے کے واسطے ترکاریان اب جمع کر سکتے ہین لہسن کو نکالو۔
جبکہ اُسکے پتے زرد ہو کر جھڑنے لگین۔ لہسن کی گانٹھون کو خشک کرنے کے بعد انھین
خشک ڈنٹھلون سے باندھ دو۔

پھلواری

میدان مین گلاب کی قلم لگاؤ۔ جو درخت گرم مقامات پر پیدا ہوتے ہین اُنکی

ڈالیاں کتر کر ریتی مین رکھو تاکہ اُگین - اچھے ریشم اب بو سکتے ہین - زینیا کو بھی
بو کر دیکھ سکتے ہین -

اونچے مقامات پر - گلاب کو گوبر پانی مین گھولکر کھات دو - اور خشک پھولون
اور پتون کو نکالو - اور سوکھی ڈالیون کو تراش ڈالو - پلارگونیم کی ڈالین لگا - پٹونیا
وربینیا - لوبیلیا - کیسیولریا اب بو سکتے ہین - اور رائسٹاک بھی - اسکو برآمدے
کے سایہ مین رکھو - پنک - وال فلاور - پنسی کے نیچے جو ڈالیون سے اُگے ہین میدان
مین لگاؤ - انہین سے بعض کو گملے یا صندوق مین بو کر سایہ مین رکھ سکتے ہین - جو جیرینیم
بہار دیچکے ہین اُنکو دوسرے کونڈے یا دوسری جگہہ بدلو - خزان کے موسم مین اُگنے
والے گانٹھ دار (گٹھے والے) درختون کو اب لگاؤ - بیلون کو چھانٹو - اور گلاب کی قلم
لگاؤ - اور بارہ ماسیہ درختون کو اس مہینے کے اخیر مین کونڈون مین لگاؤ - تاکہ وہ
موسم گرما مین میدان مین بوئے جا سکین - اب مگناٹ اور ٹن وک اسٹاک سرما مین
پھولنے کے لیے اب بوؤ -

بعض لوگ تخم بوتے ہین اور نہ اُگنے کی شکایت کرتے ہین - اسکا سبب
یہ ہے کہ وہ تخم کو گہرا بو دیتے ہین - اسی سبب سے وہ نہین اُگتا -

---

گریھاب اور ایس پریکس کو ایک جگہہ سے نکالکر دوسری جگہہ لگانے کی
یہی ترکیب ہے - کہ انکو کھود کر جڑ کے ساتھ تھوڑی مٹی رکھ کر دوسری جگہہ لگا دو -

---

جو درخت سدا بہار بارہ ماسیہ ہین اُنکو ہر سال شروع گرما مین دوسری جگہہ
یا دوسرے کونڈے مین بدلتے رہو - یہ عمل اُن درختون پر کرسکتے ہین جنکے گڑھے

یا سایہ دار درخت نہ ہون -

بارہ ماسیہ نازک درختون کا تخم بونے کے واسطے چینی کے کپس یا اس سے چھوٹے صندوق بہتر ہین - اول تہ مین ٹوٹا ہوا بانس (ایرو) دو - پھر ہلکی ریتلی مٹی سے بھر دو - اور پٹونیا - بنسی - وربینا - اسٹاک کے باریک تخم اوپر چھڑک دو - اور ذرا انگلی سے دبا دو - سوکھے (نیچے) نکل آئینگے -

---

ایک حصہ (بالو) ریت - دو حصہ لال مٹی (یا ہندوستان مین پنڈول یا پیلی مٹی) ایک حصہ بھی (یعنی) دیمک کے گھر کی مٹی جسکو حیدرآبادی ونڈ کی مٹی کہتے ہین - دو حصہ خشک گوبر - یا بقدر نصف حصہ پرانے مکان کے جالے - ان سب کو ایک جا ملا کر باریک کر کے کونڈون (گملون) مین بھرو - سطح برابر کر کے اسپر تخم چھڑکو پھر ذرا ریت سے ڈھانپ کر کونڈون کو اندھیرے مین رکھو - انشاء اللہ تخم نہایت عمدگی سے اگینگے - ان کونڈون کے درختونکو کیڑے بھی خراب نہین کر سکینگے - کونڈون کو تخم اگنے کے بعد رفتہ رفتہ روشنی کیطرف لاتے جاؤ -

---

کتری ہوئی ڈالی سے سردی مین رکھنے سے انکھوے پیدا ہوتے ہین - سرد خاصیت والی اشیا مین اینٹ کا چورا (کھورا) ریت ہے - اور پانی بھی اسی مین شامل ہے لیکن گرما مین کارروائی کے لیے صاف بالو کافی ہے - بالو کو اول خوب دیکھ کر دھو ڈالو دھونے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک بڑے برتن مین بالو بھر کر اسمین پانی بھر دو - اور ریت کو دو تین بار ہلاؤ - پھر ذرا چھوڑ دو - ریت نیچے تہ نشین ہو جائیگی - اب پانی کو بہا دو

گھر کے اندر رہنے والے درختوں کو تازہ ہوا ایسی ہی ضرور ہے - جیسا کہ انسان کے لیے سردی یا گرمی میں یکا یک ہوا پہونچانا ایسا ہی درختوں کو مضر ہے جیسا کہ انسان کو -

---

بیمار درخت کو اگر پُر زور کھاد دیجائے - تو اُسکا وہی حال ہوگا - جیسا کہ انسان کا سوء ہضمی میں ثقیل غذا کھانے سے -

---

پیشن فلاور (گل عشق) کے تخم کھانے میں بھی آتے ہیں - اسکا ثمر ہیڈ سے تربوز کی برابر بھی ہوتا ہے - پختہ ہوکر زرد رنگ ہوجاتا ہے - اسکے مغز میں تخم اسفنج کے طور پر بھرا ہوا رہتا ہے جس سے تیل نکلتا ہے - ایک قسم اسکی جیسی فلورا میکروکارپا نامی ایسا رنگت ہی ہے - کہ دل کو بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے - اسکا مزا تربوز کے مانند ہوتا ہے جسکے مغز اور تخم کو لوگ نوش کرتے ہیں -

---

کیکٹس - اسکی دو اقسام پھل دیتی ہیں - جو کھائے جاتے ہیں - انکی لمبائی بڑی اور ڈنڈی پتلی بیلگون - پھول بڑے سفید رات کے وقت کھلتے ہیں - سرخ پھل تخم سے پُر ہوتے ہیں - انکا ذائقہ شیریں ہوتا ہے -

---

سن فلاور (سورج مکھی) کے تخم سے فیصدی ۱۵ کے حساب سے تیل نکلتا ہے اسکے تخم کھلانے سے مرغیاں موٹی ہوتی اور بکثرت انڈے دیتی ہیں - بعض کا بیان ہے - کہ اسکے تخم کھلانے سے گھوڑوں کو بھی فائدہ پہونچتا ہے -

---

اگر تمام میدان کو سبز بنانا چاہتے ہو - تو گھانس کا تخم نہ ہونے دیا کرو - یعنی کترواتے رہنا چاہیے

اگر اتفاقاً بعض آلو کچے زمین سے نکالے جائیں - تو انکو نکالکر اول خشک جگہہ پر رکھو - پختہ ہو جائینگے -

سلاد (کاہو) ندی یا نالے کے کنارے پر بڑی عمدگی سے شروع گرما میں اگتا ہے

نلائی (گوڈائی) کے وقت یا مٹی پھلپھلاتے میں زمین زیادہ تر نہ ہو - ورنہ جڑ کے قریب کے ڈھیلے خشک ہوکر زیادہ سخت بنجائینگے -

ہر ایک قسم کا تخم پُر زور ملائم مٹی میں لگانے سے بعمدگی اُگتا ہے -

نئے لگائے ہوئے درخت سردی کو برداشت کر سکتے ہیں - بمقابلہ پُرانے لگائے ہوئے درختوں کے اگر ایسے درختوں کی جڑوں کو ذرا گرم بتے رہا کرو - تو پُرانے درخت بھی سردی برداشت کر سکتے ہیں -

نئے نازک درخت اکثر روشنی کے قریب رکھو - اور سخت قسم کے درخت اگر اندر رہیں - تو کچھ مضائقہ نہیں -

اسکے کیا میو ملیریا اگرچہ چھوٹا درخت ہے - لیکن ٹوکروں میں اگانے کے واسطے خوشنما درخت ہے -

ہیاسنتھ - ٹیولپ - نارگس کے گڈھے (بلب یا گانٹھ دار بیخین) جبکہ تمام جڑہیں ہین پھوٹتے رہتے ہین - اُنکو نکالکر خشک رکھو جبتک کہ میدان مین اُنکا لگانا ممکن نہ ہو -

---

لیلی کی تمام اقسام چھوٹے درختونکے قریب بعمدگی اُگتی ہین

سکلے میاٹس اگرچہ عمدہ بیل کہی جاتی ہے - مگر کیاریون مین بھی اسکا لگانا نہایت موزون ہے -

---

تمباکو کی بکنی گلاب کی کیاریون یا گونڈون مین ڈالنے سے نہ فقط چیونٹیونکے وغیرہ ہی دفع ہوتے ہین - بلکہ کھاد بنکر اُنکو خوب سرسبز کرتے ہین -

---

دریچون مین رکھنے کیلیے فرن خوبصورت اور عمدہ اُگنے والے درخت ہین

مٹی کا تیل (کروسن آئیل) ایک حصہ - نرم صابون ۲ حصہ اُنکو پانی مین گھولو یہ مائع کھٹملون اور سُرخ مکڑیونکو مفید ہے -

---

نہر کے پانی کے بارہ مین مسٹر فلورڈ نہایت درست بیان کرتے ہین "کہ بعض کاشتکار شاکی ہین - کہ نہر کے پانی سے پیداوار کم ہوتی ہے - کیونکہ نہر کا پانی سرد ہوتا ہے - اسکو زیادہ گوبر دینے کی ضرورت پڑتی ہے" درحقیقت یہ اثر ہے - کہ سرکاری پانی مفت سمجھکر کاشتکار زیادہ دیدیتا ہے باولی یا تالاب سے محنت کے سبب سے حسب ضرورت پانی لیتا ہے - جب نہر کا پانی زیادہ دیدیا جاتا تو وہ اناج کو گلا سڑا دیتا ہے - نالے کے پانی مین محنت کم ہے اور نفع زیادہ ہے - باولی (چاہ) کے کھیت بالکل خراب ہوگئے ہین - اسکا یہی سبب ہے - کہ چاہ کا پانی نہین

فہرست اشجار و تخم بقولات و اجناس اثمار ملکی و غیر ملکی مع شرح قیمت

(۱) ہمارے کارخانہ سے مندرجۂ ذیل پودے اور تخم نقد قیمت بھیجنے پر مل سکتے ہین خصوصاً ہر قسم کے تخم بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ ہو سکتے ہین۔ موجودہ تخم اور درخت فوراً روانہ ہو سکینگے۔ لیکن اگر بعض اقسام کے تخم اور درخت موجود نہ ہونگے۔ تو غیر ممالک سے منگوا کر بھیجے جائینگے۔ اخراجات ریلوے و جہاز اور محصول ڈاک ہر شئے کے خریدار کو معاف۔ لیکن دو روپیہ آٹھ آنہ سے کم کی فرمایش کا محصول ذمہ خریدار ہوگا۔ اسمین کمپنی سکہ لکھا گیا ہے۔

(۲) اگر کوئی صاحب کئی اقسام کے درخت (بیچے) لینگے۔ تو اُن سب کی تعداد کم سے کم ایک سو شجر ہونی چاہیے۔

(۳) ہر درخواست مین نام درخت یا شئے مع نمبر شمار صاف اور خوشخط لکھنا ضرور ہے۔

(۴) رسالہ فنون مین جو مضامین درج ہوتے ہین۔ اُنکی اشیا کے تخم بغرض امتحان ارزان قیمت پر دیئے جائینگے۔

(۵) اگر غیر ملکی پھلواری کے درختونکے گدے (بلب یعنی جن کی جڑ این گانٹھ دار مثل آلو یا اروی کے ہوتی ہین) کوئی صاحب منگانا چاہین۔ تو وہ بھی منگوا دیئے جائینگے۔

(۶) ہر شئے مطلوبہ کی ترکیب کاشت و ہدایات پرورش و حفاظت ہمراہ روانہ ہونگی۔

(۷) بعض درختون کی قیمت مین بلحاظ فاصلہ کسیقدر تخفیف ہو سکیگی۔ اِس بارہ مین خط و کتابت کرنی چاہیے۔

(۸) جہانتک ریل ہے۔ وہانتک ہم اپنی ذمہ داری سے درخت روانہ کرینگے۔ صاحب فرمایش کو اپنا آدمی بھیجنا نہ پڑیگا۔ بلکہ اپنے قریب کے اسٹیشن ریلوے سے درخت لینے ہونگے۔

(۹) درخواست خریداری بنام ایم جونس سپرنٹنڈنٹ کارخانہ فنون و سیڈ اسٹور وغیرہ حیدرآباد دکن کے پتے پر بھیجنی چاہیے۔

نمبر	نام	قیمت	نمبر	نام	قیمت
۱	تخم سنکونا لیجرنا فی ۲ تولہ	عہ/	۹	تخم دارچینی فی ۲ تولہ	۱۲/
۲	درخت سنکونا ہائی برڈ فی شجر	عصہ/	۱۰	درخت لونگ فی شجر	عصہ/
۳	درخت کوکوا (اسکو بنا کر مثل چاء کے پیتے ہین انگریز لوگ) فی شجر	عصہ/	۱۱	" جائفل "	عصہ/
			۱۲	تخم جائفل فی دو تولہ	۱۲/
۴	پوست (بارک) سنکونا۔ واسطے بخار کے دیسی لوگونکے مزاج کے موافق فی پونڈ	۵	۱۳	تخم الائچی ربٹا "	للعہ/
			۱۴	ایضاً ملبورن "	سے/
۵	تخم چاء ڈارجلنگ فی دو تولہ	۸/	۱۵	یک صندوق ۱۲ درخت وارڈین میوہ	۱ا/
۶	ایضاً ایضاً فی پونڈ	للعہ	۱۶	ایضاً ۱۰۰ سو شجر و سے ۱۰۰ (انگریزی کتھا فون مین اسکا مصالحہ پڑتا ہے)	۱ا ۵
۷	تخم صندل سرخ و سفید فی دو تولہ	۸/			
۸	کابچی یعنی ڈالی سیاہ مرچ فیصدی	۵ سے	۱۷	تخم سیپن رنگ برنگ کے درخت فی ہزار	عہ/

کلید امتحان مڈل اسکول و انٹرنس

یہ رسالہ لاہور سے منشی عبد العزیز صاحب کے اہتمام سے بنابر افادہ امیدواران امتحان مڈل اسکول و انٹرنس پنجاب یونیورسٹی انگریزی اور اردو مین ماہانہ نکلتا ہے جسمین مدارس کے سب قسم کے سوالات و جوابات اور مستقین درج ہوتی ہین - قیمت سالانہ طلبا سے عہ جنکی آمدنی ۵ سے کم ہو - عہ سرکار سے ...

اسٹوڈنٹس ٹیچر لاہور

یہ ماہواری رسالہ بھی لاہور سے ۴۸ صفحہ پر اردو و انگریزی مین نکلتا ہے - اور مدارس کے طلبا کے بڑا مطلب کا ہے قیمت سالانہ پیشگی عام شایقین سے عہ امرا سے ... اور والیان ملک سے ... درخواست لالہ اوتم چند کپور منیجر کے پاس بھیجنی چاہیے -

راوی بے نظیر لاہور

یہ ماہواری رسالہ لاہور کے مطبع غمخوار ہند سے پی - جی - دناتری صاحب کے اہتمام سے نکلتا ہے - اسمین بزرگان ماضی و حال کی سوانح عمریان اور علمی و اخلاقی مضامین - نوع بنوع کی خبرین درج ہوتی ہین - علوم و فنون وغیرہ کے علاوہ ناولون کا ترجمہ بھی چھاپا جاتا ہے - قیمت سالانہ روسا سے ... عوام سے للعہ ممبران سوسائٹی سے عہ -

ماہ جولائی سے اسی قیمت پر مہینے مین دو بار شائع ہونے لگے گا -

المیزان

یہ اخبار مہینے مین دو بار ۸ صفحہ پر ترملکھیڑی مدراس سے حکیم عبد القادر عرف قادر حسین صاحب سعید کے اہتمام سے نکلنے لگا ہے - جو اخبارات مدراس کے مضامین کو اپنے انصاف کی ترازو مین تولا کریگا - اسمین دوسرے مضامین اور خبرین بھی درج ہوتی ہین قیمت عام خریدارون سے سالانہ عہ پیشگی - نوابون اور ذیعم حضرات سے ... گورنمنٹ سے ... والیان ملک سے ... نمونہ کا پرچہ ۲ ر کو -

دلچسپ

ہم مدت سے مسٹر محمد عبدالحلیم صاحب شرر کے پرجوش دماغ کی تحریروں کے دیکھنے سے ایسے ہی محروم تھے۔ جیسیکہ انکے اشتیاق تا محبات سے۔ بارے شکر کا مقام ہے کہ انکی تصانیف سے حال میں مسٹر شاہ حسین صاحب شاد مہتمم رسالہ پیام یار لکھنؤ وغیرہ نے مندرجہ عنوان ناول ہری صابانی اور ندرت سے چھپوا کر شائع کرایا ہے۔ جسکے دیکھنے سے مسٹر موصوف کی اعلیٰ درجہ کی لیاقت کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے طرز تحریر تو خدا نے گویا انہیں سب سے الگ چھپاکے عطا کیا ہے۔ اسمین ہندوستان کے معزز خاندانوں کی حالت انگریزی انشا پردازی مین بیان کی ہے۔ اس کا نام فرخ اور مہدی رکھا ہے۔ غرضکہ یہ ناول دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت فی جلد ۶

متھرا اخبار

یہ اخبار مہینے مین چار بار متھرا سے بابو بنسی دھر صاحب کے زیر اہتمام جاری ہوکر نکلنے لگا ہے۔ اس مین ہر طرح کے علمی مضامین اور تازہ بتازہ خبرین درج ہوتی ہین۔ قیمت سالانہ عام لوگوں سے تین روپیہ طلبا سے للعہ پیشگی مقرر ہے۔

اتفاق

یہ اخبار مدراس مین روزانہ دو بڑے ورقوں پر چھپتا ہے۔ چونکہ یہ پرچہ اسلامی ہے۔ اسلیے اسکی قیمت سب سے کم مقرر کیگئی ہے۔ اسمین طرح طرح کے مضامین اور نئی نئی خبرین درج ہوتی ہین۔ درخواست خریداری بنام مہتمم اخبار اتفاق مدراس بھیجنی چاہیے۔